فضائل عمامه

حضور ﷺ کی اطاعت فرض ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (الانفال ۲۴)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ ورسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

قرآن کریم کا فیصلہ حضور ﷺ کی اطاعت کرو

امام فضل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قال سمعت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یقول: نظرت فی الصحف فوجدت فیہ طاعۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فی ثلاثۃ وثلاثین موضعا ثم جعل یتلو ھذہ الآیۃ: فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ (النور ۶۳) وجعل یتلو ھذہ الآیۃ: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ (النساء ۶۵)

ترجمہ: میں نے سنا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے تھے: میں نے قرآن کریم میں دیکھا تو میں نے وہاں اطاعت رسول ﷺ تینتیس ۳۳ جگہ پائی اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی: پس ڈرنا چاہئے انہیں جو اس کے امر کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور اس آیت کی بھی تلاوت

فرمائی: آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتے جب تک آپ کو حکم (فیصل) نہ مان لیں ان مسائل میں جن میں آپس میں وہ جھگڑتے ہیں۔[1]

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آل عمران ا ۳)

ترجمہ: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمان بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔[2]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

واخرج ابن ابی حاتم من طریق حوشب عن الحسن فی قوله (فاتبعونی یحببکم اللہ) قال فکان علامة حبهم ایاه اتباع سنة رسوله۔[3]

خصوصاً اس پر فتن اور جہالت کے دور میں حبیب کبریا ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا ظاہراً مشکل ہے مگر ایسے جہالت اور فتنوں کے زمانہ میں سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے کا اجر وثواب بھی خود حضور ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے عظیم بیان فرمایا: فساد کے وقت سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھنے پر سو شہید کا اجر ہے۔

---

1 (الطبوریات ج ۴ ص ۱۳۷۷ قال المحقق رجاله ثقات)

2 (تفسیر نور العرفان سورۃ آل عمران: پارہ ۳ آیت نمبر ۳۱ ص ۶۵ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

3 (الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج ۲ ص ۳۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن احمد بن ابی خیثمة قال حدثنا محمد بن صالح العدوی قال حدثنا عبدالمجید بن عبدالعزیز عن ابیه عن عطاء عن ابی ہریرة قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم المستمسک بسنتی فسادامتی لہ اجر شہید۔[4]

امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم المنذری ۶۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم قال من تمسک بسنتی ثم فسادامتی فله اجر مائة شهید۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری امت میں فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھا۔ اس کے لئے سو شہید کا اجر ہے۔[5]

اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے:

من تمسک بالسنة دخل الجنة۔

ترجمہ: جس نے سنت کو مضبوطی سے تھاما وہ جنت میں داخل ہوگا۔[6]

---

4 (طبرانی الاوسط ج ۵ ص ۳۱۵ رقم الحدیث ۵۴۱۴ مطبوعہ دار الحرمین القاهرة)

5 (الترغیب والترهیب ج ۱ ص ۴۱ رقم الحدیث ۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت)، (کنز العمال ج ۱ ص ۱۸۴ رقم الحدیث ۹۳۶ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (مشکوۃ شریف ص ۳۰ مطبوعہ نور محمد کتب خانه کراچی)، (سبل الهدی والرشاد ج ۱۱ ص ۴۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت)، (الکامل لابن عدی ج ۳ ص ۳۲۷ برقم ۴۶۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (حلیة الاولیاء ج ۸ ص ۲۰۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

6 (کنز العمال ج ۱ ص ۱۸۴ رقم الحدیث ۹۳۵ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر رقم الحدیث ۲۰۴۹۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (جمع الجوامع ج ۷ ص ۱۱ رقم الحدیث ۲۰۴۹۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج ۳ ص ۱۷۱ رقم الحدیث ۱۱۶۱۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (الجامع الصغیر ج ۲ ص ۵۲۲ رقم الحدیث ۸۶۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت)، (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۶ ص ۱۴۰ رقم الحدیث ۸۶۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۱۶ جز ۳۲ ص ۹۷ رقم الحدیث ۶۵۷۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم من احی سنتی فقد احبّنی و من احبّنی کان معی فی الجنة۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت کو زندہ کیا بیشک اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔[7]

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں:

عن عمرو بن عوف المزنی حدثنی ابی عن جدی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم قال من أحیا سنّة من سنّتي فعمل بها النّاس کان له مثل أجر من عمل بها لا ینقص من اجورهم شیئا و من ابتدع بدعة فعمل بها کان علیه اوزار من عمل بها لا ینقص من اوزار من عمل بها شیئا۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا پھر لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا، اور ان لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی۔ اور جس نے خلاف سنت

[7] (کنز العمال ج ۱ ص ۱۸۴ رقم الحدیث ۹۳۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر ج ۶ ص ۴۸۸ رقم الحدیث ۲۰۱۳۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (جمع الجوامع ج ۶ ص ۴۰۶ رقم الحدیث ۲۰۱۳۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۳ ص ۱۴۳ رقم الحدیث ۱۱۲۵۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (جامع الصغیر ج ۲ ص ۵۰۹ رقم الحدیث ۸۳۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (فیض القدیر شرح جامع الصغیر ج ۶ ص ۵۲ رقم الحدیث ۸۳۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۲ مطبوعہ مکتبہ اکرمیہ پشاور)، (مشکوۃ شریف ص ۳۰ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)، (سبل الهدی و الرشاد ج ۱۱ ص ۴۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ناپسندیدہ راستہ ایجاد کیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کر کے گنہگار ہوں گے سب کے گناہ اس پر اور ان کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی۔[8]

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت ایمان کے لئے شرط ہے

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز تر نہ ہو جاؤں۔[9]

---

[8] (سنن ابن ماجہ المقدمۃ ص ۴۵ رقم الحدیث ۲۰۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (مسند بزار ج ۸ ص ۲۱۴۔ ۲۱۵ رقم الحدیث ۳۳۸۵۔ ۳۳۸۶ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ)، (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۲ مطبوعہ مکتبہ اکرمیہ، پشاور)، (مسند عبد بن حمید ج ۱ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۲۸۹ مطبوعہ مکتبۃ السنۃ القاھرۃ)، (الاعتقاد امام بیہقی ج ۱ ص ۲۳۱ مطبوعہ دار الآفاق الجدیدۃ بیروت)، (الترغیب والترھیب ج ۱ ص ۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۳ ص ۱۴۳ رقم الحدیث ۱۱۲۵۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر ج ۶ ص ۴۸۸ رقم الحدیث ۲۰۱۳۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (جمع الجوامع ج ۶ ص ۴۰۶ رقم الحدیث ۲۰۱۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (شرح السنۃ امام بغوی ج ۱ ص ۱۹۷۔ ۱۹۸ رقم الحدیث ۱۱۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۱۱ ص ۴۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

[9] (صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۷ رقم الحدیث ۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (صحیح مسلم ج ۱ ص ۶۷ رقم الحدیث ۴۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۶ رقم الحدیث ۶۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم امام ابونعیم الاصبہانی ج ۱ ص ۱۳۳ رقم الحدیث ۱۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (مسند ابی عوانہ ج ۱ ص ۴۱ رقم الحدیث ۹۰ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (مسند عبد بن حمید ج ۱ ص ۱۵۵ رقم الحدیث ۱۱۷۵ مکتبۃ السنۃ القاھرۃ)، (جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج ۲۲ ص ۶۲۱۸ رقم الحدیث ۱۸۷۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (شرح السنۃ امام بغوی ج ۱ ص ۸۵ رقم الحدیث ۲۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر ج ۸ ص ۳۱۸ رقم الحدیث ۲۶۳۲۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند ابی یعلی ج ۳ ص ۱۱۷۔ ۱۱۸ رقم الحدیث ۳۰۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (جمع

اسی طرح ایک دوسری حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہونگی وہ حلاوت ایمان پاجائے گا۔ پہلی بات تو یہ کہ اس مرد مومن کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور دوسری بات یہ کہ وہ کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے کرے۔ اور تیسری بات یہ کہ کفر سے نجات پالینے کے بعد اس کی طرف پلٹ کر آنے کو اس طرح ناپسند کرے جس طرح وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔[10]

اس حدیث میں ایمان کی بنیاد اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کو بتایا گیا۔ اور اس محبت کو ایمان کی دوسری حلاوتوں پر مقدم کرکے اس کی غیر معمولی اہمیت بھی بتادی گئی جس سے واضح ہوجاتا ہے کہ محبت رسول ﷺ جان ایمان ہے۔

الجوامع ج ۸ ص ۲۹۰ رقم الحدیث ۲۶۳۲۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(سنن نسائی ج ۸ ص ۱۱۴ رقم الحدیث ۵۰۱۳ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب)،(سنن دارمی ج ۲ ص ۳۹۷ رقم الحدیث ۲۷۴۱ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)،(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ٦ ص ۵۷۱ رقم الحدیث ۹۹۳۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) ، (الفتح الکبیرفی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج۳ص ۳۳٦رقم الحدیث ۱۳۷۹۳ مطبوعہ دارالفکربیروت)،(مسنداحمد ج۳ص۱۷۷ رقم الحدیث ۱۲۸۳۷ مطبوعہ موسسۃقرطبۃمصر)،(الجامع الصغیر ج ۲ ص ۵۸٦ رقم الحدیث ۹۹۳۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(مسندابی ہریرۃ ج ۱ ص ۲٦۳ رقم الحدیث ۲۵۷۱ مطبوعہ دارالفکربیروت)، (دیلمی، الفردوس بماثورالخطاب ج ۵ ص ۱۵۳ رقم الحدیث ۷۷۹۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

[10] (صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۷ رقم الحدیث ۱٦ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم امام ابونعیم الاصبہانی ج ۱ ص ۱۳۲ رقم الحدیث ۱٦۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(سنن الترمذی ج۵ ص ۱۵ رقم الحدیث ۲٦۲۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)،(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۳۳۸ رقم الحدیث ۴۰۳۳ مطبوعہ دارالفکربیروت) ، (مسند احمد ج ۳ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۱۲۰۲۱ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)،(جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج ۲۲ ص ۵۹۸۷ رقم الحدیث ۸۱۹ مطبوعہ دارالفکربیروت)،(سنن نسائی ج ۸ ص ۹٦ رقم الحدیث ۴۹۸۸ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب)،(مسند ابی یعلی ج ۳ ص ۲۴۔۲۵ رقم الحدیث ۲۸۰۵ و ص ۱۰۴ رقم الحدیث ۲۹۹۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(مسندعبدبن حمید ج ۱ ص ۳۹۴ رقم الحدیث ۱۳۲۸ مکتبۃالسنۃالقاہرۃ)،(شرح السنۃ امام بغوی ج ۱ ص ۸۴۔۸۵ رقم الحدیث ۲۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)،(طبرانی صغیر ج ۱ ص ۲۵۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

شیخ عبداللہ سراج الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ان اللہ تعالیٰ اوجب علی المومنین ان یحبوا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فوق محبۃ الآباء والابناء والازواج والعشیرۃ والتجارۃ والاموال واوعد من تخلف عن تحقیق ذلک بالعقاب فقال قل ان کان آباء کم وابناء کم واخوانکم الآیۃ ولا ریب ان اسباب المحبۃ ترجع الی انواع الجمال والکمال والنوال کما قررہ الامام الغزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ۔ فاذا کان الرجل یحب لکرمہ او بشجاعتہ او لحلمہ او لعلمہ او لتواضعہ او لتعبدہ او تقواہ او لزھدہ وورعہ او لکمال عقلہ او وفور نعمہ او جمال ادب او حسن خلقہ او فصاحۃ لسانہ او حسن معاشرۃ او کثرۃ برہ وخیرہ او لشفقتہ ورحمتہ او نحو ذلک من صفاۃ الکمال فکیف اذا تاصلت واجتمعت ھذہ الصفات الکاملۃ وغیرھا من صفات الکمال فی رجل واحد وتحققت فیہ اوصاف الکمال ومحاسن الجمال علی اکمل وجوھھا الا وھو السید الا کرم سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم الذی ھو مجمع صفات الکمال ومحاسن الخصال قد ابدع اللہ تعالی صورتہ العظیمۃ وھیئتہ الکریمۃ وطوی فیہ انواع الحسن والبھاء بحیث یقول کل من نعتہ لم یر قبلہ ولا بعدہ مثلہ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر یہ لازم وواجب کر دیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو اپنے والدین، اولاد، بیوی، خاندان، تجارت اور اموال سے بڑھ کر محبوب سمجھیں اور اس کے خلاف کرنے والے کو عذاب کی وعید سنائی ہے۔ ارشاد ربانی ہے اے محبوب! فرمادیجئے اگر تم اپنے والدین، اولاد اور بھائی۔ الی آخر الآیۃ اور اسباب محبت کی وجوہ یہ ہی ہو سکتی ہیں حسن وجمال کمال اور احسان۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بھی یہی بیان کیا ہے۔ کہ جب کسی آدمی سے اس کی ایک صفت کی وجہ سے محبت کی جاتی ہے مثلاً اس کا کرم یا اس کی بہادری حلم یا علم یا تواضع یا عبادت وتقویٰ یا زھد وورع یا کمال عقل یا بہتر فہم یا جمال ادب یا حسن اخلاق یا فصاحت زبان یا بہتر برتاؤ یا کثرت نیکی یا شفقت ورحمت یا اس کی مثل کسی اور وجہ سے اور جب یہ تمام صفات ہی ایک شخصیت میں جمع

ہو جائیں اور یہ تمام اوصاف و محاسن اپنے شباب و کمال پر بھی ہوں تو اس وقت اس شخصیت سے محبت کا عالم کیا ہو گا اور یہ شخصیت ہمارے آقا ﷺ کی ہے کیونکہ آپ ﷺ تمام صفات کاملہ اور محاسن فاضلہ کے جامع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی عظیم ہیبت و صورت اتنے احسن انداز پر بنائی ہے کہ تمام حسن و جمال کی خوبیاں اس طرح جمع ہو گئی ہیں کہ آپ ﷺ کا وصف کرنے والا ہر شخص پکار اٹھتا ہے کہ آپ ﷺ کی مثل کوئی نہیں۔ [11]

عمامہ کی مختصر تعریف

عمامہ بکسر العین یعنی عین کے نیچے کسرہ پڑھا جاتا ہے۔ اور بعض نے ضمہ بھی پڑھا ہے لیکن اس پر فتحہ پڑھنا غلط ہے۔ لغت میں عمامہ ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو سر پر باندھی جائے اور اس کو سر سے لپیٹا جائے۔ عمامہ کی جمع عمائم ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے: **العمائم تیجان العرب**۔ ایک اور حدیث میں ہے: **علیکم بالعمائم فانھا سیماء الملائکۃ**۔ عمامہ کو عمامہ اس لئے کہتے ہیں کہ عام طور پر پورے سر کو ڈھانپ لیتا ہے۔

امام محمد باقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ لکھتے ہیں:

بکسر العین کما فی القاموس وغیرہ وبعض ضمھا المعفر و البیضۃ وما یلف علی الراس۔ [12]

عبد الحیٔ لکھنوی لکھتے ہیں:

العمامۃ بکسر العین ما یعتم بہ الرجل راسہ۔

ترجمہ: عمامہ بکسر العین یعنی عین کے نیچے کسرہ کے ساتھ۔ وہ کپڑا جو سر سے لپیٹا جاتا ہے۔ [13]

---

[11] (سیدنا محمد رسول اللہ ص ٦ مطابع الاصیل حلب سوریا)

[12] (زرقانی علی المواھب ج ۵ ص ۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

[13] (التعلیق الممجد علی مؤطا امام محمد ص ۷۰۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

سب سے پہلے عمامہ باندھنے والے سیدنا آدم علیہ السلام تھے

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وقد ذکر صاحب محاضرۃ الاوائل للسیوطی ان اول من کور راسه بالعمامة ابونا آدم علیه السلام کوره جبریل علی راسه لما خرج من الجنة الی الدنیا وکان متوجاً فی الجنة۔
وان اول من لبسها یعنی بعد زمن سیدنا آدم علیه السلام ذوالقرنین وکانوا یلبسون التیجان قبله قال وسببه انه کان طلع فی راسه قرنان کالظلفین یتحر کان فلبسها ستراً ثم انه دخل الحمام یوماً ومعه کاتب سره فوضع العمامة عن راسه فقال لکاتبه هذا امر لم یطلع علیه احد غیرک فان سمعته من احد قتلتک فخرج الکاتب من الحمام فاخذه کهیئة الموت فاتی الصحراء فوضع فمه فی الارض ثم نادی ان للملک قرنین فانبت اللہ تعالیٰ من کلمته قصبتین فمر بهما راع فقطعهما واتخذهما مزماراً فکان اذا زمر خرج من القصبتین صدی ان للملک قرنین فانتشر ذلک فی المدینة فقال ذوالقرنین هذا امر اراد اللہ ان یبدیه آوائل السیوطی۔

ترجمہ خلاصہ: سب سے پہلے اپنے سر پر عمامہ باندھنے والے سیدنا آدم علیہ السلام تھے کہ جب جنت میں سے دنیا میں تشریف لائے تو جبریل امین علیہ السلام نے باندھا تھا۔ دوسرے شخص ذوالقرنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب ان کے سر پر قرن نکل آئے تھے تو ان کو چھپانے کے لئے عمامہ باندھا۔[14]

عمامہ شریف حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بہت پیاری سنت ہے۔ ہمیشہ اپنے سر مبارک پر سجاتے تھے اور اس کی فضیلت میں کثیر احادیث وارد ہیں۔ اس رسالہ میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ عمامہ شریف کے تقریباً ہر مسئلہ کو بیان کریں گے۔ اس رسالہ کا نام استاد محترم محقق العصر مفتی محب الرحمن برکاتی مدظلہ

---

14 (الدعامۃ لمعرفۃ احکام سنۃ العمامۃ ص ۵ مطبوعہ مکتبۃ العلم الاسلامی شام الطبعۃ الاولی ۱۳۴۲ھ)

العالی نے "الدعامۃ فی احکام سنۃ العمامۃ" تجویز کیا فقیر بڑے فخر سے اسی نام سے اس رسالہ کو موسوم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین

اس رسالہ میں ۹ باب ہیں:

پہلا باب	قرآن اور تفاسیر سے ثبوت
دوسرا باب	احادیث مبارکہ و آثار صحابہ سے ثبوت
تیسرا باب	عمامہ شریف کے فضائل
چوتھا باب	عمامہ شریف کے طول و عرض اور شملہ لٹکانے کی تحقیق
پانچواں باب	شملہ کا بیان
چھٹا باب	عمامہ شریف کے رنگوں کے بیان میں
ساتواں باب	ٹوپی کے بیان میں
آٹھواں باب	عمامہ شریف کا شرعی حکم
نواں باب	عمامہ شریف کے بعض فقہی مسائل

پہلا باب
قرآن اور تفاسیر سے ثبوت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ (۱۲۴) بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ (آل عمران ۱۲۵)

ترجمہ: جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

بے شک یہی عمامے نشانیاں تھیں

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی الطبرانی وابن مردویه بسند ضعیف عن ابن عباس مرفوعاً فی قوله تعالی: (مسومین) قال: معلمین وکانت سیما الملائکة یوم بدر عمائم سود ویوم احد عمائم حمر۔[15]

امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فانها سیماء الملائکة ای علامتهم یوم بدر قال اللہ تعالی یمددکم ربکم بخمسة الآف من الملائکة مسومین قال الکلبی معتمین بعمائم صفر مرخاة علی اکتافهم۔

ترجمہ: بے شک یہی عمامے نشانیاں تھیں یعنی بدر کے دن علامتیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تمہاری مدد فرمائی تمہارے رب نے پانچ ہزار نشانیوں والے فرشتے بھیج کر۔

---

[15] (سبل الهدی والرشاد ذکر سیماء الملائکة یوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

کلبی کہتے ہیں کہ فرشتے زرد رنگ کے عمامے پہنے ہوئے اور انہیں اپنے کندھوں پر لٹکائے ہوئے تھے۔[16]

امام محمد بن احمد بن ابی بکر قرطبی متوفی ۶۷۱ھ لکھتے ہیں:

ودلت الاية على حسن الابيض والاصفر من الالوان لنزول الملائكة بذلک وقد قال ابن عباس من لبس نعلاً اصفر فقيت حاجته وقال عليه السلام البسوا من ثيابكم البياض فانه من خير ثيابكم وكفنوا فيه موتاكم العمائم فتيجان العرب ولباسها۔

ترجمہ: سفید اور زرد رنگ کے بہترین رنگ ہونے پر یہ آیت مبارکہ دلالت کرتی ہے اس وجہ سے کہ فرشتے ایسے ہی نازل ہوئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو زرد جوتے پہنے تو اس کی حاجتیں پوری ہونگی اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو کہ یہ بہترین کپڑوں میں سے ہیں اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو اور عمامے اہل عرب کی پہچان اور ان کے لباس ہیں۔[17]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

واخرج الطبرانی وابن مردويه بسند ضعيف عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم فی قوله (مسومين) قال معلمين وكانت سيما الملائكة يوم بدر عمائم سوداً ويوم احد عمائم حمرا۔

ترجمہ: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے مسومین سے جانے پہچانے مراد لیا ہے غزوہ بدر کے روز فرشتوں کی علامت سیاہ عمامے تھے اور یوم احد کے روز سرخ عمامے تھے۔

---

16 (شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح المسمی الکاشف عن حقائق السنن ج ۸ ص ۲۲۸ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی)

17 (جامع الاحکام الفقهية للامام القرطبی من تفسيرة فريد عبدالعزيز الجندی مسالة ۱۹۳۷ ج ۳ ص ۲۸۸ مطبوعه دارالکتب العلمیۃ بیروت)

واخرج ابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ عن عبداللہ بن الزبیر ان الزبیر کان علیہ یوم بدر عمامۃ صفراء معتمراً او معتما بھا فنزلت الملائکۃ علیھم عمائم صفر۔

ترجمہ: امام ابن ابی شیبہ، امام ابن جریر، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن الزبیر ص سے روایت نقل کی ہے کہ غزوہ بدر کے روز حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زرد رنگ کا عمامہ تھا جسے آپ سر پر باندھے ہوئے تھے۔ فرشتے نازل ہوئے تو ان کے سروں پر بھی زرد رنگ کے عمامے تھے۔

واخرج ابن اسحق والطبرانی عن ابن عباس قال کانت سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیضاً قدارسلوھا فی ظھورھم ویوم حنین عمائم حمراً ولم تضرب الملائکۃ فی یوم سوی یوم بدر وکانوا یکونون عدداً ومدداً لا یضربون۔

ترجمہ: امام ابن اسحاق اور امام طبرانی رحمہا اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ غزوہ بدر میں فرشتوں کی نشانی سفید عمامے تھے انہوں نے اپنی پشتوں پر انہیں ڈال رکھا تھا جب کہ غزوہ حنین میں ان کے عمامے سرخ تھے۔ غزوہ بدر کے علاوہ فرشتوں نے کسی غزوہ میں تلوار نہیں چلائی وہ باقی جنگوں میں مددگار تو ہوتے تھے لیکن جنگ میں حصہ نہیں لیتے تھے۔

واخرج الطسی عن ابن عباس ان نافع بن الازرق قال له اخبرنی عن قوله تعالی (مسومین) قال الملائکۃ علیھم عمائم بیض مسومۃ فتلک سیما الملائکۃ....۔

ترجمہ: امام طسی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا اللہ تعالیٰ کے فرمان مسومین کے بارے میں مجھے بتائیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا فرشتوں کے نشان سفید عمامے تھے اور وہی فرشتوں کی علامت تھی۔

واخرج ابن جریر عن ابی سید وکان بدریاًانه کان یقول لو ان بصری معی ثم ذهبتم معی الی احد لاخبرتکم بالشعب الذی خرجت منه الملائکة فی عمائم صفر قد طرحوها بین اکتافهم۔

ترجمہ: امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے ابو سعید سے روایت نقل کی ہے وہ ایک بدری صحابی تھے وہ کہا کرتے تھے اگر میری آنکھ ساتھ دیتی پھر تم میرے ساتھ میدان احد میں جاتے تو میں تمہیں وہ گھاٹی بتاتا جس سے فرشتے زرد رنگ کے عمامے پہنے نکلے تھے جنہیں انہوں نے کندھوں کے درمیان ڈال رکھا تھا۔[18]

واخرج عبدالرزاق وعبد بن حمید وابن جریر عن عروة قال نزلت الملائکة یوم بدر علی خیل بلق وکان علی الزبیر یومئذ عمامة صفراء۔

ترجمہ: امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور امام ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عروہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ غزوہ بدر میں فرشتے سیاہ داغوں والے سفید گھوڑوں پر اترے تھے اس روز حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ شریف پہنا ہوا تھا۔

واخرج ابو نعیم فی فضائل الصحابة عن عروة قال نزل جبریل یوم بدر علی سیما الزبیر وهو معتم بعمامة صفراء۔

ترجمہ: امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل صحابہ میں حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ غزوہ بدر میں فرشتے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علامت پر نازل ہوئے انہوں نے زرد رنگ کے عمامے پہن رکھے تھے۔

واخرج ابو نعیم وابن عساکر عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر انه بلغه ان الملائکة نزلت یوم بدر وهم طیر بیض علیهم عمائم صفر وکان علی راس الزبیر یومئذ عمامة صفراء من بین

[18] (تفسیر الطبری ج ۴ ص ۷۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

الناس فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نزلت الملائکۃ علی سیما ابی عبد اللہ وجاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ عمامۃ صفراء۔

ترجمہ: امام ابو نعیم اور امام ابن عساکر رحمہا اللہ نے حضرت عباد بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ غزوہ بدر میں فرشتے اترے یہ سفید پرندے تھے جن پر زرد رنگ کے عمامے تھے اس روز لوگوں کے درمیان حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر زرد رنگ کا عمامہ شریف تھا۔

حضور ﷺ نے فرمایا فرشتے ابو عبد اللہ کی نشانی پر اترے تھے حضور ﷺ تشریف لائے تو ان پر زرد رنگ کا عمامہ تھا۔[19]

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وقال لھم نبیھم ان ایۃ ملکہ ان یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ من ربکم وبقیۃ مما ترک اٰل موسیٰ واٰل ھرون تحملہ الملٰئکۃ ان فی ذلک لاٰیۃ لکم ان کنتم مومنین۔

ترجمہ: اور ان کے نبی نے ان سے فرمایا اس کی سلطنت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس صندوق آئے گا اس میں تمہارے رب کی طرف سے سکون قلب کا سامان ہو گا اور کچھ آل موسیٰ اور آل ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہوں گے اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہو گا اگر تم ایمان والے ہو تو بے شک اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے۔[20]

---

[19] (الدرالمنثور فی التفسیر الماثور ج ۲ ص ۱۲۴۔ ۱۲۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (تفسیر القرآن العظیم المعروف تفسیر ابن ابی حاتم ج ۳ ص ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵ رقم الحدیث ۴۱۰۴ تا ۴۱۱۳ مطبوعہ المکتبۃ العصریہ بیروت)

[20] (تفسیر نور العرفان سورۃ البقرۃ پارہ ۲ آیت نمبر ۲۴۸ ص ۴۹ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

وبقیۃمماترک سے ائمہ تفسیر نے تبرکات لیے ہیں

امام حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ لکھتے ہیں:

(وبقیۃ مما ترک اٰل موسیٰ واٰل ھٰرون) یعنی موسیٰ وھارون نفسھما کان فیه لوحان من التوراۃ ورضاض الالواح التی تکسرت وکان فیه عصا موسیٰ ونعلاہ وعمامۃ ھارون وعصاہ وقفیز من المن الذی کان ینزل علی بنی اسرائیل۔

ترجمہ: (وبقیۃ مما ترک اٰل موسیٰ واٰل ھٰرون) آل سے مراد حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کے تبرکات ہیں اس میں تورات کی دو مکمل تختیاں اور کچھ ان تختیوں کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے تھے اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور نعلین اور حضرت ہارون ں کا عمامہ اور عصا اور (جنت کا کھانا) من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا اس کا ٹکڑا بھی اس میں شامل تھا۔[21]

امام ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۳۷۵ھ لکھتے ہیں:

وعصاموسیٰ وعمامۃھارون۔[22]

علامہ ابو البرکات احمد بن محمد نسفی متوفی ۷۱۰ھ لکھتے ہیں:

ونعلاًموسیٰ وعمامۃھارون علیھما السلام۔[23]

تفسیر جلالین میں ہے:

وھی نعلاموسیٰ وعصاہ وعمامۃھارون۔[24]

---

[21] (تفسیر معالم التنزیل ج ۱ ص ۲۲۹ مطبوعہ دار العرفۃ بیروت)

[22] (تفسیر السمرقندی ص ۱۶۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[23] (تفسیر مدارک التنزیل ج ۱ ص ۱۳۹ مطبوعہ مکتبۃ القرآن والسنۃ پشاور)

[24] (تفسیر جلالین ص ۵۴ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)

موسیٰ علیہ السلام کا عمامہ مبارک اور دیدار الٰہی

امام عبداللہ بن احمد بن حنبل متوفی ۲۹۰ھ لکھتے ہیں:

حدثنی ابو معمر نا خلف بن خلیفۃ عن حمید الاعرج عن عبداللہ بن الحارث عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم قال لما کلم موسی علیہ السلام ربہ جل جلالہ کان علیہ جبۃ صوف و عمامۃ صوف و نعلان من جلد حمار غیر ذکی۔[25]

نیز اسی طرح امام ابو بکر احمد بن سلیمان بن حسن بغدادی النجاد حنبلی متوفی ۳۴۸ھ نے "جزء فیہ الرد علی من یقول القرآن مخلوق لابن النجاد الحنبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷۴ رقم الحدیث ۶۲ بتحقیق عبدالسلام عمر علی" میں روایت کیا ہے:

اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یَابَنِي آدَمَ خُذُوا زِینَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (الأعراف ۳۱)

ترجمہ: اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔

اس سے معلوم ہوا کہ نماز جہاں تک ہو سکے اچھے لباس میں پڑھے اور مسجد میں اچھی حالت میں آوے بدبودار کپڑے بدبودار منہ لے کر مسجد میں نہ آوے ایسے ہی ننگا مسجد میں نہ آوے۔

---

25 (کتاب السنۃ لعبد اللہ بن احمد ج ۱ ص ۲۹۳ رقم الحدیث ۵۶۴ مطبوعہ دار ابن القیم الدمام الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۶ء بتحقیق الدکتور محمد بن سعید بن سالم القحطانی)

انور شاہ کشمیری دیوبندی نے اس آیت کریمہ سے عمامہ کے لئے بھی استدلال کیا ہے لکھتے ہیں:

لفظ ''زینت'' یہ چاہتا ہے کہ آدمی جب مسجد میں آئے تو اچھی سے اچھی حالت میں ہو چنانچہ حدیث وفقہ نے اس کو بیان کیا ہے فقہ میں ہے کہ تین کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے ان میں سے ایک عمامہ بھی ہے۔[26]

بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند کرتا ہے

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم قال لا یدخل النار یعنی من کان فی قبلہ مثقال ذرۃ من ایمان فقال لہ رجل انہ یعجبنی ان یکون ثوبی حسنا ونعلی حسنۃ قال ان اللہ یحب الجمال ولکن الکبر بطر الحق وغمص الناس۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا اور وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا ایک آدمی نے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ! انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا خوبصورت ہو اور اس کی جوتی خوبصورت ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور لیکن تکبر! وہ جو شخص حق کو ماننے سے اکڑے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔[27]

---

[26] (فیض الباری میں ج ۲ ص ۷۔۸ مطبوعہ مجلس علمی سورت ہند)

[27] (سنن الترمذی قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح غریب ج ۴ ص ۳۶۱ رقم الحدیث ۱۹۹۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (صحیح ابن حبان ج ۱۲ ص ۲۸۰ رقم الحدیث ۵۴۶۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۵۹ رقم الحدیث ۴۰۹۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند ابویعلی ج ۸ ص ۴۷۶۔۴۷۷ رقم الحدیث ۵۰۶۵ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)، (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۲۰۔۱۲۱ رقم الحدیث ۶۱۹۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی ثنا عبدالوھاب ثنا ھشام عن محمد عن ابی ھریرۃ ثم ان رجلا جمیلا فقال یارسول اللہ انی رجل حبب الی الجمال و اعطیت منه ماتری حتی ما احب ان یفوقنی احد اما بشراک نعلی و اما قال بشسع نعلی افمن الکبر ذلک قال لا و لکن الکبر من بطر الحق و غمط الناس۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس آیا وہ خوبصورت آدمی تھا کہنے لگا یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں ایسا آدمی ہوں جو حسن کی طرف مائل ہو کہ مجھے حسن بہت محبوب ہے اور مجھے بھی خوبصورتی عطا کی گئی ہے جو آپ کے سامنے ہے حتیٰ کہ میں یہ پسند نہیں کر سکتا کہ مجھ سے کوئی اونچا ہو خواہ وہ میری جوتی کا تسمہ ہی کیوں نہ ہو۔ کیا یہ بات بھی تکبر میں سے ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تکبر میں سے یہ بات ہے جو شخص حق ماننے سے اترائے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔[28]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

عن قتادۃ قال رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم رجلا رث الھیئۃ و قال مرۃ رای رجلا علیه اطمار له یعنی خلق الثیاب قال فدعاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فقال ھل لک من مال؟ قال نعم قال فکل و اشرب و البس و تصدق فی غیر سرف و لا مخیلۃ فان اللہ یحب ان یری اثر نعمته علی عبدہ۔

---

[28] (سنن ابو داؤد ج ۴ ص ۵۹ رقم الحدیث ۴۰۹۲ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (صحیح ابن حبان ج ۱۲ ص ۲۸۱ رقم الحدیث ۵۴۶۷ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)، (مصنف عبدالرزاق ج ۱۱ ص ۲۶۸ مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)، (شعب الایمان للبیهقی ج ۵ ص ۱۶۱ رقم الحدیث ۶۱۹۳ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (مستدرک للحاکم هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه ج ۴ ص ۲۰۱ رقم الحدیث ۷۳۶۶ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا اس پر اطمار یعنی پرانے کپڑے تھے حضور ﷺ نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ کیا تیرے پاس کوئی شے ہے؟ کہتے ہیں کہ اس نے کہا جی ہاں ہے۔ حضور ﷺ نے اس کو فرمایا کھایئے اور پیئے اور پہنئے اور صدقہ کیجئے بغیر اسراف کے اور بغیر تکبر کے۔ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر نظر آئے۔[29]

امام احمد بن علی المثنیٰ التمیمی متوفی ۳۰۷ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہ و سلم ان اللہ جمیل یحب الجمال و یحب ان یری نعمتہ علی عبدہ۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی نعمت اس کے بندے پر نظر آئے۔[30]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا محمد بن عبد اللہ الحافظ حدثنا علی بن محمد الحبیبی حدثنا بکر بن سھل الدمیاطی قال سمعت عبد اللہ بن یوسف التنیسی یقول سمعت مالک بن انس یقول ما ادرکت فقھاء بلادنا الا و ھم یلبسون الثیاب الحسان۔

---

[29] (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۶۱ رقم الحدیث ۶۱۹۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مصنف عبد الرزاق ج ۱۱ ص ۲۷۰ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (طبرانی کبیر ج ۱۹ ص ۲۷۸ رقم الحدیث ۶۱۰ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (مسند احمد ج ۳ ص ۴۷۳ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (سنن النسائی ج ۸ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۵۲۲۴ مطبوعہ کتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)، (مسند الطیالسی ص ۱۸۴ رقم الحدیث ۱۳۰۳ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

[30] (مسند ابی یعلی ج ۲ ص ۳۲۰ رقم الحدیث ۱۰۵۵ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)، (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۶۳ رقم الحدیث ۶۲۰۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے شہر کے جن فقہاء کو دیکھا ہے وہ خوش لباس تھے خوبصورت کپڑے پہنتے تھے۔[31]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

عن نافع قال رانی ابن عمر وانا اصلی فی ثوب واحد فقال له الم اکسک قلت بلی قال فلو بعثتک کنت تذهب هکذا قلت لا قال فالله احق ان تزین له۔۔۔۔

ترجمہ: نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ میں نے تمہیں دو کپڑے نہیں پہنائے میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر میں تمہیں کسی جگہ بھیجوں تو اسی حالت میں چلے جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے۔[32]

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ وسعت عطا فرمائے تو قمیص تہبند اور عمامہ کے ساتھ نماز ادا کرنی چاہیئے۔

★......★

---

31 (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۶۷ رقم الحدیث ۶۲۲۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

32 (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۲۳۶ رقم الحدیث ۳۰۸۹ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۳۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (التمہید ابن عبد البر ج ۶ ص ۳۷۱ مطبوعہ وزارۃ عموم الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ المغرب)، (صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۳۷۶ رقم الحدیث ۷۶۶ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی ج ۱ ص ۳۰۹ رقم الحدیث ۲۰۰ مطبوعہ مکتبہ النہضۃ الحدیثۃ مکۃ المکرمۃ)، (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۲۲۵ رقم الحدیث ۳۰۸۸ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۳۵۸ رقم الحدیث ۱۳۹۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

دوسرا باب
احادیث وآثار صحابہ سے عمامہ شریف کا ثبوت

حدیث نمبر(۱)

مکے میں اس طرح داخل ہوئے کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا علی بن حکیم الاودی اخبرنا شریک عن عمار الدھنی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکے میں اس طرح داخل ہوئے کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا۔[33]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا شریک عن عمار الدھنی عن ابی الزبیر عن جابر قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عام الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عام الفتح میں رسول اللہ ﷺ اس طرح مکہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔[34]

امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں:

دخل مکۃ عام الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء۔

[33] (صحیح مسلم باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[34] (طبقات الکبری ابن سعد سریۃ رسول اللہ عام الفتح ج ۲ ص ۱۴۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)

ترجمہ: عام الفتح میں رسول اللہ ﷺ اس طرح مکہ میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔[35]

حدیث نمبر (۲)

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة والحسن الحلوانی قالا حدثنا ابو اسامة عن مساور الوراق قال حدثنی وفی روایة الحلوانی قال سمعت جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیه قال ثم کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم علی المنبر وعلیه عمامة سوداء قد ارخی طرفیها بین کتفیه ولم یقل ابو بکر علی المنبر۔

ترجمہ: جعفر بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میری نظروں کے سامنے اب بھی یہ منظر ہے کہ حضور ﷺ سیاہ عمامہ باندھے منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ نے اس کا شملہ دو کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔[36]

حدیث نمبر (۳)

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں:

واخبرنا معاویة بن علی بن معاویة الصوفی فی کتابه ان الحسن بن احمد الحداد اخبرهم ابنا ابو نعیم احمد بن عبد اللہ ابنا ابو القاسم سلیمان بن احمد بن سنان ثنا محمد بن

---

35 (حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء ذکر عبدالرحمن بن مهدی رحمة اللہ علیه ج ۹ ص ۱۹ مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت)

36 (صحیح مسلم باب جواز دخول مکة بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۹ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

صدران ثنا عنبسة بن سالم صاحب الالواح ثنا عبيد الله بن ابی بکر عن انس بن مالک انه رای رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یعتم بعمامة سوداء۔ قال الطبرانی لم یروه عن عبید الله الا عنبسة تفرد ابن صدران روی مسلم من حدیث ابی الزبیر عن جابر النبی صلی الله تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم دخل مکة و علیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔[37]

حدیث نمبر (۴)

امام محمد بن اسحاق بن العباس الفاکھی متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنی احمد بن عبید عن عاصم بن مضرس الانصاری قال اخبرنی ابو بکر عمرو الضبی عن المغیرة عن ابرهیم قال کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یوم فتح مکة معتجرا بعمامة سوداء۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح مکہ کے دن بغیر تحنیک کے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔[38]

حدیث نمبر (۵)

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم اذا استجد ثوبا سماه باسمه اما قمیصا او عمامة یقول اللهم لک الحمد انت کسوتنیه اسالک من خیره و خیر ما صنع له و اعوذ بک من شره و شر ما صنع له۔

---

[37] (الاحادیث المختارة ج ۶ ص ۲۵۳ رقم الحدیث ۲۲۷۱ مطبوعه مکتبة النهضة الحدیثه مکه مکرمة)

[38] (اخبار مکة فی قدیم الدهر و حدیثه ذکر ما کان یلبس النبی اعلی رأسه حین دخل مکة ج ۵ ص ۲۱۵۔۲۱۶ رقم الحدیث ۱۷۳۔۱۷۴۔۱۷۵ مطبوعه دار خضر بیروت)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری صبیان کرتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ کوئی نیا کپڑا پہنتے تو (بسم اللہ) پڑھتے خواہ قمیص ہو یا عمامہ پھر فرماتے اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی خیر کا اور جس لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔[39]

حدیث نمبر (٦)

حضور ﷺ نے عمامہ مبارک پر مسح کیا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن بشار و محمد بن حاتم جمیعا عن یحیی القطان قال بن حاتم حدثنا یحیی بن سعید عن التیمی عن بکر بن عبد اللہ عن الحسن عن المغیرۃ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم توضا فمسح بناصیتہ و علی یباع و علی الخفین۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضوء کیا پس اپنی پیشانی کی مقدار (سر پر) مسح کیا اور عمامہ اور موزوں پر (مسح کیا)۔[40]

---

[39] (سنن ابی داؤد کتاب اللباس ج۴ ص ۴۱ رقم الحدیث ۴۰۲۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن الترمذی کتاب اللباس باب مایقول اذالبس ثوباً جدیداً ج۴ ص ۲۳۹ رقم الحدیث ۱۷۶۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (شعب الایمان ج۵ ص ۱۸۰ رقم الحدیث ۶۲۸۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (سنن الکبریٰ للنسائی ج۶ ص ۸۵ رقم الحدیث ۱۰۱۴۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (نیل الاوطار ج۲ ص ۱۱۷ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ ص ۱۴۰ رقم الحدیث ۵۲۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (صحیح ابن حبان ج ۱۲ ص ۲۳۹ رقم الحدیث ۵۴۲۰ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (شرح السنۃ قال البغوی ھذا حدیث حسن ج۶ ص ۱۷۳ـ۱۷۴ رقم الحدیث ۳۰۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (شرح الزرقانی علی المواھب ج۵ ص ۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (المجموع شرح المھذب للنووی ج۴ ص ۳۹۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[40] (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۱ رقم الحدیث ۲۷۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (صحیح ابن حبان ج ۴ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۱۳۴۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (مسند احمد ج ۴ ص ۲۵۵ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (سنن الترمذی ج ۱ ص ۱۷۰ـ۱۷۱ رقم الحدیث ۱۰۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (طبرانی کبیر ج ۲۰ ص

امام محمد بن ادریس الشافعی متوفی ۲۰۴ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا الربیع قال اخبرنا الشافعی قال اخبرنا ابراھیم بن محمد عن علی بن یحیی عن ابن سیرین عن المغیرة بن شعبة ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم مسح ناصیته او قال مقدم راسه بالماء۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی پیشانی پر مسح کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ ﷺ نے پانی کے ذریعے اپنے سر کے اگلے والے حصے پر مسح کیا۔[41]

---

۳۸۰ رقم الحدیث ۷۸۸ مطبوعه مکتبة العلوم و الحکم الموصل)، (سنن الکبریٰ للبیهقی ج ۱ ص ۵۸ رقم الحدیث ۲۷۰ مطبوعه مکتبة دار الباز مکة المکرمة)، (مصنف ابن ابی شیبه ج ۱ ص ۳۰ رقم الحدیث ۲۴۰ مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)، (المنتقی لابن الجارود ص ۳۲ رقم الحدیث ۸۳ مطبوعه موسسة الکتاب الثقافیة بیروت)، (سنن الدارقطنی باب فی جواز المسح علی بعض الرأس ج ۱ ص ۱۹۲ رقم الحدیث ۱ مطبوعه دار المعرفة بیروت)، (طبرانی الاوسط ج ۲ ص ۳۱۱ رقم الحدیث ۵۴۰۴ مطبوعه دار الحرمین القاهرة) (مسند الامام الشافعی کتاب الطهارة باب ما خرج من کتاب الوضوء ج ۱ ص ۱۱۸ رقم الحدیث ۴۴ مطبوعه دار البشائر الاسلامیة بیروت الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۵ء بتحقیق الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب قال المحقق سنده صحیح) (مشکاة المصابیح کتاب الطهارة باب سنن الوضوء الفصل الاول ج ۱ ص ۹۱ رقم الحدیث ۳۹۹ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۳ء بتحقیق شیخ جمال عیتانی و فی نسخة ص ۴۶ مطبوعه نور محمد اصح المطابع و کارخانه تجارت کتب کراچی) (شرح السنة کتاب الطهارة باب المسح علی الخفین ج ۱ ص ۳۲۶ رقم الحدیث ۲۳۲ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الثانیة ۲۰۰۳ء بتحقیق الشیخ عادل احمد بن عبد الموجود) (التهذیب فی فقه الامام الشافعی کتاب الطهارة ج ۱ ص ۲۴۹ مطبوعه دار اللکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۷ء بتحقیق الشیخ عادل احمد عبد الموجود) (مسند ابی داؤد الطیالسی ص ۹۵ رقم الحدیث ۶۹۹) (مسند ابی عوانة المسیٰ المسند الصحیح المخرج علی صحیح مسلم کتاب الطهارة بیان الاباحة للمتوضی ان یعینه علی وضوئه غیره و یصبه علیه و الدلیل علی اجازة المسح علی الخفین کیف ما مسح اذا وقع علیه اسم المسح ج ۱ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۵۵۴ ـ ۵۵۵ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۶ء بتحقیق ابو علی النظیف) (سنن النسائی (مجلد) کتاب الطهارة باب ۸۷ المسح علی العمامة مع الناصیة ص ۲۲ رقم الحدیث ۱۰۷ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۱ء)

[41] (مسند الامام الشافعی کتاب الطهارة باب ما خرج من کتاب الوضوء ج ۱ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۴۶ مطبوعه دار البشائر الاسلامیة بیروت الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۵ء بتحقیق الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب قال المحقق سنده حسن لغیره)

حدیث نمبر (۷)

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا الاوزاعی عن یحیی عن ابی سلمۃ عن جعفر بن عمرو عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یمسح علی عمامتہ و خفیہ۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے اپنے عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔[42]

حدیث نمبر (۸)

امام عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کی روایت امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا موسی بن داؤد اخبرنا مندل عن بن جریج عن عطاء ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم توضاء و علیہ عمامۃ فرفع عمامۃ عن رأسہ و مسح مقدم راسہ۔

ترجمہ: امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا آپ ﷺ کے سر پر عمامہ تھا عمامہ سر سے اٹھایا اور سر مبارک کے آگے حصہ پر مسح کیا۔[43]

---

42 (صحیح البخاری کتاب الوضوء باب المسح علی الخفین ج ۱ ص رقم الحدیث ۲۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

43 (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۵۔۴۵۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)

امام محمد بن ادریس الشافعی متوفی ۲۰۴ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا الربیع قال اخبرنا الشافعی قال اخبرنا مسلم عن ابن جریج عن عطاء ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم توضا فحسر العمامۃ و مسح مقدم راسہ او قال ناصیتہ بالماء۔

ترجمہ: عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا آپ ﷺ نے اپنے عمامے کو پیچھے کر لیا اور سر کے آگے والے حصے پر مسح کیا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے ذریعے پیشانی پر مسح کیا۔[44]

حدیث نمبر (۹)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عبد الرزاق عن حماد عن قتادۃ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یمسح علی عمامتہ قال یضع یدہ علی ناصیتہ ثم یمر بیدہ علی العمامۃ۔

ترجمہ مختصراً: حضرت قتادہ رض بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے عمامہ پر مسح کیا۔[45]

حدیث نمبر (۱۰)

---

44 (مسند الامام الشافعی کتاب الطھارۃ باب ما خرج من کتاب الوضوء ج ۱ ص ۱۱۹ رقم الحدیث ۴۵ مطبوعہ دار البشائر الاسلامیۃ بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۵ء بتحقیق الدکتور رفعت فوزی عبد المطلب قال المحقق سندہ حسن لغیرہ) (معرفۃ السنن و الآثار کتاب الطھارۃ باب ۱۰ فریضۃ الوضوء فی غسل الوجہ ج ۱ ص ۱۶۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت طبع سنۃ ۲۰۰۱ء بتحقیق سید کسروی حسن) (مصنف عبد الرزاق کتاب الطھارۃ باب المسح علی الخفین و العمامۃ ج ۱ ص ۱۸۹ رقم الحدیث ۷۳۹ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۸۳ء بتحقیق حبیب الرحمن اعظمی)

45 (مصنف عبد الرزاق کتاب الطھارۃ باب المسح علی الخفین و العمامۃ ج ۱ ص ۱۸۹ رقم الحدیث ۷۴۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۸۳ء بتحقیق حبیب الرحمن اعظمی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام ابو عبداللہ محمد بن عبدالواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو حامد عبد اللہ بن مسلم بن ثابت بن زید ببغداد ان ابا بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد الانصاری اخبرھم ابنا ابو الحسین محمد بن علی المھتدی باللہ ابنا عبید اللہ بن احمد بن علی الصیدلانی قیل لہ حدثکم عبد اللہ بن محمد بن زیاد النیسابوری قال حدثنی عیسی بن ابراھیم و احمد بن عبد الرحمن قالا ثنا عبد اللہ بن وھب قال حدثنی معاویۃ بن صالح عن عبد العزیز بن مسلم عن ابن معقل عن انس بن مالک قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یتوضا و علیہ عمامۃ قطریۃ فادخل یدہ من تحت یا ع فمسح مقدم راسہ و لم ینقض بیا ع۔ اخرجہ ابو داؤد عن احمد بن صالح عن ابن وھب بنحوہ او مثلہ۔[46]

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد بن صالح ثنا ابن وھب حدثنی معاویۃ بن صالح عن عبد العزیز بن مسلم عن ابی معقل عن انس بن مالک قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یتوضا و علیہ عمامۃ قطریۃ فادخل یدہ من تحت یا ع فمسح مقدم راسہ و لم ینقض بیا ع۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ کے اوپر قطری کا بنا ہوا عمامہ تھا پس آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک عمامے کے نیچے داخل کرکے سر اقدس کے اگلے حصے کا مسح کیا اور مقدس عمامے کی بندش کو نہ توڑا۔[47]

---

[46] (الاحادیث المختارۃ ج ۶ ص ۲۳۹۔۲۴۰ رقم الحدیث ۲۲۵۲ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)

[47] (سنن ابی داؤد کتاب الطھارۃ باب ۵۸ المسح علی العمامۃ ج ۱ ص ۳۶ رقم الحدیث ۱۴۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن ابن ماجہ کتاب الطھارۃ و سننھا باب ماجاء فی المسح فعلی العمامۃ ج ۱ ص ۱۸۷ رقم الحدیث ۵۶۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت) (المستدرک علی الصحیحین کتاب الطھارۃ ج ۱ ص ۲۷۵ رقم الحدیث ۶۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

مستدرک للحاکم کے محقق مصطفی عبد القادر عطا اس روایت کے تحت لکھتے ہیں:

قال فی التلخیص لو صح لدل علی مسح بعض الراس۔[48]

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابن ابی حاتم نا یونس نا ابن وھب حدثنی معاویة بن صالح عن عبد العزیز مسلم عن ابی معقل عن انس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یتوضا و علیہ عمامة قطریة۔[49]

حدیث نمبر (۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد قال حدثنا ابراھیم بن راشد الادمی قال حدثنا معلی بن عبد الرحمن الواسطی قال حدثنا عبد الحمید بن جعفر الانصاری عن یحیی بن کثیر عن ابی سلمة عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم مسح علی الخفین و الخمار یعنی العمامة۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔[50]

الطبعة الاولی ۱۹۹۰ بتحقیق مصطفی عبد القادر عطا) (معرفة السنن و الآثار کتاب الطهارة باب ۱۰ فریضة الوضوء فی غسل الوجه ج ۱ ص ۱۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت طبع سنة ۲۰۰۱ء بتحقیق سید کسروی حسن)

[48] (المستدرک علی الصحیحین کتاب الطهارة ج ۱ ص ۲۷۵ رقم الحدیث ۶۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۰ بتحقیق مصطفی عبد القادر عطا)

[49] (اخلاق النبی او آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۲۰۲ رقم الحدیث ۳۱۰ مطبوعہ دار المسلم الریاض)، (نصب الرایة کتاب الطهارات ج ۱ ص ۱ مطبوعہ دار الحدیث مصر)

[50] (المعجم الاوسط باب الالف من اسمه احمد ج ۲ ص ۲۸۳ رقم الحدیث ۱۴۹۶ مطبوعہ مکتبة المعارف الریاض الطبعة الاولی ۱۹۸۵ء بتحقیق الدکتور محمود الطحان)

حدیث نمبر (۱۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو بکر بن ابی شیۃب حدثنا یونس بن محمد عن داؤد بن ابی الفرات عن محمد بن زید عن ابی شریح عن ابی مسلم مولی زید بن صوحان قال کنت مع سلمان فرای رجلا ینزع خفیہ للوضوء فقال لہ سلمان امسح علی خفیک و علی خمارک و بناصیتک فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یمسح علی الخفین و الخمار۔

ترجمہ: حضرت ابو مسلم سے روایت ہے کہ میں سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو وضو کی غرض سے موزے اتار رہا تھا۔ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا موزے عمامہ اور ماتھے پر مسح کر لیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔[51]

امام احمد بن حنبل شیبانی متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی حدثنا عبد الصمد حدثنا داؤد یعنی ابن ابی الفرات حدثنا محمد بن زید عن ابی شریح عن ابی مسلم مولی زید بن صوحان العبدی قال کنت مع سلمان الفارسی فرای رجلا قد احدث و ھو یرید ان ینزع خفیہ فامرہ سلمان ان یمسح علی خفیہ و علی عمامتہ و یمسح بناصیتہ و قال سلمان رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یمسح علی خفیہ و علی خمارہ۔

---

[51] (سنن ابن ماجہ ابواب الطھارۃ و سننھا باب ماجآء فی المسح علی العمامۃ (مجلد) ج ۱ ص ۹۹ رقم الحدیث ۵۶۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعۃ الاولی ۲۰۰۰ء) (سبل الھدی و الرشاد فی سیرۃ خیر العباد جماع ابواب سیرتہ افی الطھارۃ للصلاۃ الباب السادس فی مسحہا علی الخف و الجبائر ج ۸ ص ۵۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت الطبعۃ الاولی ۱۹۹۳ء بتحقیق الشیخ عادل احمد الموجود و الشیخ علی محمد معوض)

ترجمہ: ابو مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا، انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو حدث لاحق ہوا اور وہ اپنے موزے اتارنا چاہتا ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے حکم دیا کہ موزوں اور عمامہ پر مسح کرے اور اپنی پیشانی کے بقدر (سرپر) مسح کرے اور فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو اپنے موزوں اور اوراوڑھنی (عمامے) پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔[52]

یہی روایت امام سلیمان بن داوٗد الجارود الشہیر بابی داوٗد الطیالسی متوفی ۲۰۴ھ نے بھی روایت کی ہے جن کے الفاظ یہ ہیں:

فامرہ سلمان ان یمسح علی خفیہ و عمامتہ و شعرہ۔[53]

حدیث نمبر (۱۳)

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة و محمد بن العلاء قال نا ابو معاویة و حدثنا اسحاق قال انا عیسی بن یونس کلاهما عن الاعمش عن الحکم عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن کعب بن عجرة عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم علی الخفین و الخمار و فی حدیث عیسی حدثنی الحکم قال حدثنی بلال۔

---

[52] (مسند احمد (حدیث سلمان الفارسی ص) ج ۶ ص ۲۱۱۔۲۱۲ رقم الحدیث ۲۳۲۰۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعة الثالثة ۱۹۹۴ء) ابن حبان ۱۳۴۴۔

[53] (مسند ابی داؤد الطیالسی الجزالاول احادیث سلمان الفارسی ص عنہ ص ۹۱ رقم الحدیث ۶۵۶ مطبوعہ دار الباز عباس احمد الباز مکة المکرمة)

ترجمہ: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔[54]

امام الحافظ الکبیر ابی بکر عبداللہ بن الزبیر الحمیدی متوفی ۲۱۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان ثنا ابان بن تغلب و محمد بن عبدالرحمن ابی لیلی عن الحکم عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن بلال قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم مسح علی الخفین و الخمار۔

ترجمہ: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔[55]

---

[54] (صحیح مسلم کتاب الطهارة باب ۹۷ مسح علی الخفین) (المسند الضعیف للعقیلی ص ۱۹۵ رقم الحدیث ۳۴۰ مکتبة نزار مصطفی الباز المملکة العربیة السعودیة الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۱ء بتحقیق کامل عویضة) (مسند الامام الشافعی کتاب الطهارة ج ۱ ص ۱۳۱ رقم الحدیث ۵۴ و ج ۹ ص ۳۸۳۔ ۳۸۴ رقم الحدیث ۸۸۲۶ مطبوعه دار البشائر الاسلامیة بیروت الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۵ء بتحقیق الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب قال المحقق سنده صحیح) (سنن النسائی (مجلد) کتاب الطهارة باب ۸۶ المسح علی العمامة ص ۲۲ رقم الحدیث ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۱ء) (مسند احمد (حدیث بلالص) ج ۶ ص ۲۱ رقم الحدیث ۲۳۳۶۷ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعة الثالثة ۱۹۹۴ء) (سبل الهدی و الرشاد فی سیرة خیر العباد جماع ابواب سیرته ا فی الطهارة للصلاة الباب السادس فی مسحه ا علی الخف و الجبائر ج ۸ ص ۵۴ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۱۹۹۳ء بتحقیق الشیخ عادل احمد الموجود و الشیخ علی محمد معوض)

[55] (مسند الحمیدی (احادیث بلال بن رباح ص) ج ۱ ص ۸۲ رقم الحدیث ۱۵۰ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولیٰ ۱۹۸۸ء بتحقیق حبیب الرحمن الاعظمی) (سنن ابن ماجه ابواب الطهارة و سننها باب ما جآء فی المسح علی العمامة (مجلد) ج ۱ ص ۹۹ رقم الحدیث ۵۶۱ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۰ء) (المعجم الاوسط باب الالف من اسمه بکر ج ۴ ص ۱۴۰ رقم الحدیث ۳۲۳۸ مطبوعه مکتبة المعارف الریاض الطبعة الاولی ۱۹۸۵ء بتحقیق الدکتور محمود الطحان) (ابو داؤد الطیالسی ص ۱۵۲) (مسند ابی عوانة المسمی المسند الصحیح المخرج علی صحیح مسلم کتاب الطهارة بیان الاباحة للمتوضی ان یعینه علی وضوئه غیره و یصبه علیه و الدلیل علی اجازة المسح علی الخفین کیف ما مسح اذا وقع علیه اسم المسح ج ۱ ص ۱۷۸۔ ۱۷۹ رقم الحدیث ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۶ء بتحقیق ابو علی النظیف) (مصنف عبد الرزاق کتاب الطهارة باب المسح علی الخفین و العمامة ج ۱ ص ۱۸۸ رقم الحدیث ۷۳۵۔ ۷۳۶ مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت الطبعة الثانیة ۱۹۸۳ء بتحقیق حبیب

حدیث نمبر (۱۴)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت الامام الحافظ ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ العقیلی متوفی ۳۲۲ھ لکھتے ہیں:

عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یمسح علی الخفین والعمامۃ۔

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔[56]

امام حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد قال حدثنا ابو جعفر قال حدثنا عفیر بن عدان عن سلیم بن عامر عن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم مسح علی الخفین والعمامۃ فی غزوۃ تبوک۔

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔[57]

الرحمن اعظمی) (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ترجمۃ ۲۶۵ سوید بن غفلۃ ج ۴ ص ۱۹۶۔۱۹۷ برقم ۵۲۳۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت الطبعۃ الاولی ۱۹۹۷ء بتحقیق مصطفی عبد القادر عطا)

[56] (المسند الضعیف للعقیلی ص ۲۲۸ رقم الحدیث ۴۰۱ مکتبۃ نزار مصطفی الباز المملکۃ العربیۃ السعودیۃ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۱ء بتحقیق کامل عویضۃ) طبرانی ج ۸ ص ۱۴۴۔ (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۴ ص ۲۰۴) تاریخ اصفہان ج ۲ ص ۹۶)

[57] (المعجم الاوسط باب الالف من اسمہ احمد ج ۲ ص ۶۰۔۶۱ رقم الحدیث ۱۱۰۳ مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض الطبعۃ الاولی ۱۹۸۵ء بتحقیق الدکتور محمود الطحان)

حدیث نمبر (١۵)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت امام حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ٣٦٠ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد قال حدثنا محمد بن غالب الرافقی قال حدثنا الاحوص بن جواب قال حدثنا عمار بن رزیق عن سعید بن مسروق عن ابراھیم التیمی عن عمرو بن میمون الاودی عن ابی عبد اللہ الجدلی عن خزیمۃ بن ثابت ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یمسح علی الخفین والخمار۔

ترجمہ: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔[58]

عمامہ شریف پر مسح کرنا

صرف عمامہ شریف پر مسح کرنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جائز نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک صرف عمامہ شریف پر مسح جائز ہے۔ اس مسئلہ کا مختصراً ذکر انشاء اللہ آگے نویں باب عمامے شریف کے بعض اہم فقہی مسائل میں بیان کیا جائے گا اور اس مسئلہ کی اور زیادہ تفصیل دیکھنے کے لئے فقیر ناچیز کی کتاب "فقہ حنفی احادیث و آثار صحابہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

[58] (المعجم الاوسط باب الالف من اسمہ احمد ج ٢ ص ٢۵٦ رقم الحدیث ١۴۵۴ مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض الطبعۃ الاولی ١٩٨۵ء بتحقیق الدکتور محمود الطحان)

حدیث نمبر (۱۶)

محرم کے لئے عمامہ پہننا جائز نہیں

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعن الزھری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ان رجلاً سالہ ما یلبس المحرم؟ فقال لا یلبس القمیص ولا العمامۃ ولا السراویل ولا البرنس ولا ثوباً مسہ الورس او الزعفران فان لم یجد النعلین فلیلبس الخفین ولیقطعھما حتی یکونا تحت الکعبین۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضور ﷺ سے سوال کہ کیا محرم میں کیا پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ قمیص نہ پہنے اور عمامہ نہ پہنے اور شلوار نہ پہنے اور نہ ٹوپی پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جس کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو پس اگر اس کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور ان کو کاٹ لے حتیٰ کہ وہ ٹخنوں کے نیچے ہو جائیں۔[59]

علامہ محمد بن عبد اللہ بن محمد المعروف بابن العربی متوفی ۵۴۳ھ لکھتے ہیں:

وھذا یدل علی انھا کانت عادۃ امر باجتنابھا حالۃ الاحرام وشرع کشف الراس اجلالاً لذی الجلال والاکرام۔[60]

---

59 (صحیح البخاری کتاب العلم باب من اجاب السائل باکثر مما سالہ ج ۱ ص ۲۰۹، ج ۲ ص ۸۶۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۳۴ رقم الحدیث ۱۱۷۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (مسند احمد ج ۲ ص ۶۳ رقم الحدیث ۵۳۰۸ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر) (سنن ابو داؤد رقم الحدیث ۱۸۲۴) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث ۳۷۸۴) (سنن بیھقی ج ۵ ص ۴۹)

60 (عارضۃ الاحوذی ج ۷ ص ۲۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہر وقت عمامہ باندھتے تھے اس لئے سرکار دوعالم ﷺ نے حالت احرام میں اس سے منع فرمایا۔

حدیث نمبر (۱۷)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی تلوار دی اور عمامہ باندھا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ جنگ خندق کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

وھو بن تسعین سنة فقال علی بن ابی طالب انا ابارزہ یارسول اللہ فاعطاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سیفه وعممه وقال اللّٰھم اعنه علیه ثم برز له ودنا من صاحبه وثارت بینھما غبرۃ وضربه علی فقتله وکبر۔

ترجمہ: عمرو بن عبدواس وقت نوے برس کا تھا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میں اس سے لڑوں گا حضور ﷺ نے انہیں اپنی تلوار دی اور عمامہ باندھا اور فرمایا کہ اے اللہ! اس کے مقابلے میں ان کی مدد کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے مقابلے کے لئے نکلے ان میں سے ایک دوسرے کے قریب ہوگیا غبار اڑا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مار کر قتل کردیا اور تکبیر کہی۔[61]

حدیث نمبر (۱۸)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

تمیم بن سلمة روی ابو موسی من طریق وھیب بن خالد عن خالد الحذاء عن رجل عن تمیم بن سلمة قال بینما انا ثم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم اذا انصرف من

---

61 (طبقات الکبری ابن سعد ج ۲ ص ۶۸ مطبوعہ دار صادر بیروت)

عنده رجل فنظرت اليه موليا معتما بعمامة قد ارسلها من ورائه قلت يارسول الله امن هذا قال جبريل۔[62]

حدیث نمبر (۱۹)

سرکار دوعالم ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ہاتھ مبارک سے عمامہ باندھا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

سرية عبدالرحمن بن عوف الى دومة الجندل فی شعبان سنة ست من مهاجر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و آله و اصحابه و سلم قالوا دعا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و آله و اصحابه و سلم عبدالرحمن بن عوف فاقعده بين يديه و عممه بيده و قال اغز بسم الله و فی سبيل الله فقاتل من كفر ب الله لا تغل و لا تغدر و لا تقتل وليدا۔

ترجمہ: شعبان ۶ھ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سریہ دومۃ الجندل ہوا حضور ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اپنے سامنے بٹھایا اپنے ہاتھ سے عمامہ باندھا فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو جو اللہ کے ساتھ کفر کرے تم اس سے اس طرح لڑو کہ نہ تو خیانت کرو اور نہ بدعہدی کرو اور نہ کسی بچے کو قتل کرو۔[63]

امام علی بن محمود بن سعود الخزاعی متوفی ۷۸۹ھ لکھتے ہیں:

و بعثه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و آله و اصحابه و سلم الی دومة الجندل الی كلب و عممه بيده و سدلها بين كتفيه۔[64]

[62] (الاصابة فی تمیز الصحابة ذکر تمیم بن سلمة ص ج ۱ ص ۳۷۱ برقم ۸۴۷ مطبوعه دار الجیل بیروت)
[63] (طبقات الکبری ابن سعد سریة عبدالرحمن بن عوف الی دومة الجندل ج ۲ ص ۸۹ مطبوعه دار صادر بیروت)
[64] (تخریج الدلالات السمعیة ص ۴۵۳ مطبوعه دار الغرب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر (۲۰)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا خالد بن خداش اخبرنا عبد اللہ بن وھب عن ابی صخر عن قسیط عن عروۃ بن الزبیر قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عمامۃ معلمۃ فقطع علمھاثم لبسھا۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن الزبیر ص سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کو ایک نقش ونگار کا عمامہ ہدیتہ دیا گیا آپ ﷺ نے اس کے نقش ونگار کو کاٹ ڈالا پھر اسے باندھا۔[65]

حدیث نمبر (۲۱)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

یقال ان اول من بایعه طلحة بیده الیمنی وکان شلاء من یوم احد لما وقی لھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فقال بعض القوم واللہ ان ھذا الامر لا یتم وخرج علی الی المسجد فصعد المنبر وعلیه ازار وعمامة خز نعلاہ فی یدہ توکأ علی قوسه فبایعه عامة الناس وذلک الیوم السبت التاسع عشر۔[66]

حدیث نمبر (۲۲)

امام محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم التمیمی متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں:

قال ابشر یا ابابکر ھذا جبریل متعجر بعمامة۔[67]

---

[65] (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[66] (البدایۃ والنھایۃ ذکر بیعۃ علیص بالخلافۃ ج ۷ ص ۲۲۶ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

[67] (الثقات ج ۱ ص ۱۲۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حدیث نمبر (۲۳)

امام محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم التمیمی متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں:

فقام معاذ بن جبل فقال انا یا رسول اللہ ! فقال یا بلال ائتنی بعمامتی فاتاہ بعمامتہ فعمم راسہ۔[68]

حدیث نمبر (۲۴)

امام ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابراھیم بن محمد بن الحسن نا محمد بن صدران نا عنبسۃ بن سالم عن عبید اللہ عن انس انہ رأی رسول اللہ تعمم بعمامۃ سوداء۔[69]

حدیث نمبر (۲۵)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عن عبد اللہ بن الشخیر عن عبدالرحمن بن عدی البحرانی عن اخیہ عبدالاعلی بن عدیص ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم دعا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فعممہ و ارخی عذبۃ العمامۃ من خلفہ ثم قال ھکذا فاعتموا فان العمامۃ سیما الاسلام وھی حاجزۃ بین المسلمین و المشرکین۔

ترجمہ: عبدالرحمن بن عدی البہرانی اپنے بھائی عبدالاعلیٰ بن عدی سے بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا انہیں عمامہ پہنایا

---

68 (السیرۃ النبویۃ و اخبار الخلفاء لابن حبان السنۃ التاسعۃ من الھجرۃ ص ۳۸۰۔ ۳۸۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

69 (اخلاق النبی او آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۱۹۲ رقم الحدیث ۳۰۴ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

اور عمامے کے شملے کو پیچھے کی جانب سے لٹکا دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اسی طریقے سے عمامہ باندھا کرو کیونکہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان حد فاصل ہیں۔[70]

غیر مقلد محمد عبد الرحمن ابن عبد الرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں:

اخرجه ابو نعيم في معرفة الصحابة من رواية اسماعيل بن عياش بن عن عبد الله بن بشر عن عبد الرحمن بن عدى البهرانى عن اخيه عبد الاعلى بن عدى ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه و سلم دعا على بن ابى طالب يوم غدير خم فعممه و ارخى عذبة يبا ع من خلفه ثم قال هكذا فاعتموا الحديث۔[71]

حدیث نمبر (۲۶)

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

عن عائشة انها قالت رايت رجلا يوم الخندق على صورة دحية بن خليفة الكلبى على دابة يناجى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه و سلم و عليه عمامة قد اسدلها خلفه فسالت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه و سلم عنه قال كان ذلك جبريل عليه السلام امرنى ان اخرج الى بنى قريظة۔ و قد قيل عن عبد الله بن عمر عن اخيه عن القاسم و قيل غير ذلك۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو جنگ خندق کے دن دیکھا جو دحیہ بن خلیفہ کلبی کی شکل وصورت پر تھا اور سواری پر سوار تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرگوشی کر رہا تھا اس سوار کے سر پر عمامہ تھا اور اس کے سرے کو اس نے پیچھے کی طرف لٹکایا ہوا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ

---

70 (جامع الاحاديث الكبير ج ۲۰ ص ۲۴۶ رقم الحديث ۱۶۵۵۵ مطبوعه دار الفكر بيروت)

71 (تحفة الاحوذى ج ۵ ص ۳۳۶ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

السلام تھے مجھے انہوں نے آکر حکم دیا کہ میں بنو قریظہ کی طرف نکلوں اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اپنے بھائی سے اس نے قاسم سے اور اس کے علاوہ بھی کہا گیا ہے۔[72]

حدیث نمبر (۲۷)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ ایک روایت میں لکھتے ہیں:

ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم بیتہ و معہ ابوبکر و عمر فعمماہ ولبساہ۔

ترجمہ: پھر حضور ﷺ اپنے گھر مبارک میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو حضور ﷺ نے دونوں کو عمامے بندھائے اور دونوں کو لباس پہنائے۔[73]

حدیث نمبر (۲۸)

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا عبدالرحمن عن عبد اللہ بن عمر عن اخیہ عن القاسم عن عائشۃ ثم ان جبریل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم علی برذون وعلیہ عمامۃ طرفھا بین کتفیہ فسالت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فقال رایتہ ذالک جبریل۔[74]

---

[72] (شعب الایمان للبیھقی ج ۵ ص ۱۷۵ رقم الحدیث ۶۲۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مستدرک للحاکم ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ج ۴ ص ۲۱۴ رقم الحدیث ۷۴۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[73] (طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۳۸ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[74] (مسند احمد ج ۶ ص ۱۴۸ رقم الحدیث ۲۵۱۹۵ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (مستدرک للحاکم ج ۴ ص ۲۱۵ رقم الحدیث ۷۴۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر (۲۹)

محدث کبیر امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں:

حدثنا محمد بن علی بن حبیش ثنا جعفر بن محمد الفریابی ثنا سلیمان بن عبد الرحمن الدمشقی حدثنی خالد بن یزید بن ابی مالک عن ابیه عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عمر انه جاءه رجل من اهل البصرة فساله عن ارسال العمامة خلفه؟ فقال ابن عمر ساخبرک ذلک حتی تعلم کنت عاشر عشرة فی مسجد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ابو بکر و عمر و عثمان و علی و ابن مسعود و معاذ و حذیفة و عبد الرحمن بن عوف و ابو سعید و ابن عمر فامر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ابن عوف ان یتجهز لسریة یبعثه علیها فاصبح و قد اعتم بعمامة کرابیس سوداء فادناه النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ثم نقضها فعممه فاستل من خلفه اربع اصابع او نحو ذلک ثم قال هکذا یا ابن عوف فاعتم فانها اعرف و احسن۔

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا ایک شخص نے ان سے عمامہ کے شملے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں اس کو جانتا ہوں تم کو صحیح بتاؤں گا فرمایا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مسجد میں تھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ساتھ یہ صحابہ بھی تھے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کل دس ہوئے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور ﷺ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ ایک دستہ جانے والا ہے اس کے لئے تم تیار ہو جاؤ صبح کو عبد الرحمن بن عوف

رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیار ہو کر آ گئے کالے رنگ کا سوتی عمامہ باندھے ہوئے تھے حضور ﷺ نے ان کو اپنے قریب کیا ان کا عمامہ کھولا اور (سفید رنگ کا) عمامہ باندھا اور پیچھے چار انگل یا اس کے قریب لٹکایا اور فرمایا ابن عوف اس طرح عمامہ باندھا کرو یہ واضح اور بہتر ہے۔[75]

حدیث نمبر (۳۰)

محدث کبیر امام بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

اخرج ابن ابی عاصم فی کتاب الجهاد قال حدثنا ابو موسی حدثنا عثمان بن عمر عن الزبیر بن جوان عن رجل من الانصار قال جاء رجل الی ابن عمر فقال یا اباعبدالرحمن العمامة سنة؟ فقال نعم قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم لعبدالرحمن بن عوف اذهب فاسدل علیک ثیابک و البس سلاحک ففعل ثم اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فقبض ماسدل بنفسه ثم عممه فسدل من بین یدیه و من خلفه۔

ترجمہ: ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور پوچھا کہ ابو عبدالرحمن کیا عمامہ سنت ہے؟ فرمایا ہاں حضور ﷺ نے ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جاؤ اپنے کپڑے اپنے اوپر لٹکالو اور اپنا ہتھیار پہن لو چنانچہ انہوں نے ایسا کیا پھر نبی کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے کپڑے کولے کر عمامہ باندھا تو آگے اور پیچھے لٹکایا۔[76]

---

[75] (معرفة الصحابة لابی نعیم الاصبهانی ترجمة عبدالرحمن بن عوف ص ج ۱ ص ۱۳۴ برقم ۴۸۲ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

[76] (عمدة القاری شرح صحیح البخاری ج ۱۵ ص ۲۲ مطبوعه دارالفکر العربی بیروت)

حدیث نمبر (۳۱)

امام الحافظ عبد اللہ بن عدی الجرجانی متوفی ۳۶۵ھ روایت کرتے ہیں:

عن عبداللہ بن عمر و ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم قالا ما خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فی یوم جمعۃ قط الا وھو معتم و ان کان فی ازار ورداء و ان لم یکن عندہ عمامۃ وصل الخرق بعضھا الی بعض و اعتم بھا۔[77]

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

عن ابی ھریرۃ عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم انہ قال ما خرج الینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فی یوم جمعۃ الا وھو معتم۔[78]

حدیث نمبر (۳۲)

عمامہ باندھو اور اپنے سے پہلی امتوں کی مخالفت کرو

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو طاھر الفقیہ اخبرنا ابو بکر القطان حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن ثور عن خالد بن معدان قال اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم بثیاب من الصدقۃ فقسمھا بین اصحابہ فقال اعتموا خالفوا علی الامم قبلکم۔

---

77 (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ترجمہ موسی بن مطیر ج ٦ ص ٢٣٣٨ مطبوعہ دار الفکر العربی بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

78 (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج ٦ ص ٣٣٨ برقم ١٨١٧ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ترجمہ: خالد بن معدان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس صدقہ کے کپڑے آئے آپ ﷺ نے ان کو اصحاب کے درمیان تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ عمامے باندھو اور اپنے سے پہلی امتوں کی مخالفت کرو۔[79]

حدیث نمبر (۳۳)

مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

قال بن السلام اخبرنی محمد بن ربیعة قال حدثنا ابو الحسن العسقلانی عن ابی جعفر بن محمد بن رکانة عن ابیه ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آله و اصحابه وسلم صارع رکانة فصرعه فسمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آله و اصحابه وسلم یقول فرق ما بیننا و بین المشرکین العمائم علی القلانس۔

ترجمہ: امام ابو جعفر محمد بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کشتی لڑی نبی کریم ﷺ نے انہیں پچھاڑ دیا۔ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے۔ (یعنی مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر)[80]

---

[79] (شعب الایمان للبیهقی ج ۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۱ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمه الاحوص بن حکیم ج ۱ ص ۴۱۵ برقم ۲۲۸ مطبوعه دار الفکر بیروت)

[80] (التاریخ الکبیر ج ۳ ص ۳۳۷ برقم ۱۱۴۶ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (شعب الایمان للبیهقی ج ۵ ص ۱۷۵ رقم الحدیث ۶۲۵۸ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (کشف الخفاء ج ۲ ص ۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)، (سنن الکبریٰ للبیهقی ج ۱۰ ص ۱۸ مطبوعه مکتبة دار الباز مکة المکرمة)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ابی جعفر محمد بن رکانۃ عن ابیہ انہ صارع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وسمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یقول فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس۔

ترجمہ: امام ابو جعفر محمد بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سے کشتی لڑی نبی کریم ﷺ نے انہیں پچھاڑ دیا۔ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے۔(یعنی مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر)[81]

امام ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن یزید بن رکانۃ لاتزال امتی علی الفطرۃ مالبسوا العمائم علی القلانس۔

ترجمہ: حضرت یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔[82]

حدیث نمبر (۳۴)

بے شک عمامہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والا ہے

امام سلیمان بن داؤد الطیالسی متوفی ۲۰۴ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو داؤد قال حدثنا الاشعث بن سعید حدثنا عبد اللہ بن بسر عن ابی راشد الحبرانی عن علی قال ثم عممنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یوم غدیر

---

81 (طبقات الکبریٰ ابن سعد ج ۱ ص ۳۷۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)

82 (الفردوس بماثور الخطاب ج ۵ ص ۹۳ رقم الحدیث ۷۵۶۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

خم بعمامة سدلها خلفی ثم قال اناالله جل جلاله امدنی یوم بدر و حنین بملائکة یعتمون هذه العمةفقال ان یبا ع حاجزة بین الکفر و الایمان۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم کے دن ایسے عمامے سے میری دستار بندی کروائی اس کا شملہ پیچھے لٹکا دیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے بدر و حنین میں (جن) فرشتوں کے ذریعے میری مدد کی انہوں نے اسی ہیئت کے عمامے باندھ رکھے تھے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا بے شک عمامہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔[83]

حدیث نمبر (۳۵)

امام ابو عثمان سعید بن منصور الخراسانی متوفی ۲۲۷ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا سعید قال نا اسماعیل بن عیاش عن صفوان بن عمرو قال سمعت خالد بن معدان و فضیل بن فضالة یقولان قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم اکرم اللہ جل جلالہ هذه الامة بالعمائم و الالویة۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ جل جلالہ نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔[84]

---

83 (مسند طیالسی ص ۲۳ رقم الحدیث ۱۵۴ مطبوعہ دار المعرفة بیروت)، (سنن الکبریٰ بیہقی ج ۱۰ ص ۱۴ مطبوعہ مکتبة دار الباز مکة المکرمة)، (کنز العمال ج ۱۵ ص ۳۰۶۔ ۴۸۲ رقم الحدیث ۴۱۱۴۱۔ ۴۱۹۰۹ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (اسد الغابہ فی معرفة الصحابة ج ۳ ص ۱۷۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)، (الریاض النضرة فی مناقب العشرة ج ۳ ص ۱۹۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)، (زرقانی شرح المواهب اللدنیہ ج ۶ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

84 (کتاب السنن باب ما جاء فی الالویة و العمایم ج ۲ ص ۲۴۶ رقم الحدیث ۲۵۲۸ مطبوعہ الدار السلفیة الهند)

حدیث نمبر (۳۶)

عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ہے

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا یحیی بن عثمان بن صالح ثنا محمد بن الفرج الھاشمی ثنا عیسی بن یونس عن مالک بن مغول عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثم علیکم بالعمائم {★} فانھا سیماء الملائکۃ وارخوا لھا خلف ظھورکم۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عمامے تم پر لازم ہیں اور عمامے کے شملے اپنی پشتوں کے پیچھے لٹکاؤ اس لئے کہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے۔[85]

حاشیہ:...★

لفظ "علیکم" عربی زبان میں اسم فعل بمعنی "الزمو" امر کا صیغہ ہے لیکن یہاں امر اپنے حقیقی معنی یعنی وجوب کے لئے نہیں بلکہ استحباباً ہے مثلاً دیکھئے سیاہ خضاب لگانا جائز ہے۔

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت صہیب الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ان احسن ما اختضبتم بہ لھذا السواد ارغب لنسائکم فیکم واھیب لکم فی صدور عدوکم۔

---

[85] (طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۳۸۳ رقم الحدیث ۱۳۴۱۸ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

ترجمہ: بے شک سیاہ خضاب جو تم کرتے ہو بہت ہی اچھا ہے اس میں تمہاری بیویوں کے لئے رغبت ہے اور تمہارے دشمنوں کے سینے میں ہیبت ہے۔[86]

امام احمد بن عمرو بن عبد الخالق عتیکی بزار متوفی ۲۹۲ھ روایت کرتے ہیں:

و نا زیاد بن عبید اللہ قال نا زیاد بن عبد اللہ القرشی قال حدثنی عبدالحمید بن صیفی بن صهیب عن ابیه عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم علیکم بخضاب السواد فانه ارهب لکم فی صدور عدوکم و ارغب نسائکم فیکم۔[87]

اس حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے سیاہ خضاب کو احسن فرمایا اور مسند بزار کی روایت میں حضور ﷺ نے سیاہ خضاب لگانے کا امر فرمایا یہاں بھی لفظ "**علیکم**" اسم فعل بمعنی **الزموا** امر کا صیغہ ہے لیکن یہاں بھی امر اپنے حقیقی معنیٰ یعنی وجوب کے لئے نہیں بلکہ استحباباً ہے۔ سیاہ خضاب کے جواز پر فقیر کا رسالہ "**القول الاجود فی خضاب الاسود**" ملاحظہ فرمائیں۔

دوم یہاں قرینہ صارفہ پایا جاتا ہے یعنی حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین کرام رحمہم اللہ اور فقہاء کرام رحمہم اللہ سے ٹوپی پہننا ثابت ہے۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں:

حدیث مبارکہ میں ہے:

غیروا الشیب و لا تشبهوا بالیهود۔

اور ایک روایت میں ہے:

ان الیهود و النصاریٰ لا یصبغون فخالفهم۔

یہاں پر حضور ﷺ نے خضاب لگانے کا امر فرمایا لیکن اس کے باوجود خضاب لگانا واجب نہیں مستحب ہے اس لئے کہ یہاں قرینہ صارفہ پایا جاتا ہے اس لئے کثیر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

---

86 (سنن ابن ماجہ کتاب اللباس باب الخضاب بالسواد ص ۲۵۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

87 (البحر الزخار، المعروف بمسند البزار ج ۶ ص ۳۰ رقم الحدیث ۲۰۹۷ مطبوعہ مکتبۃ العلوم و الحکم المدینۃ المنورۃ)

خضاب نہیں لگاتے تھے۔ اس لئے یہاں جو حضور ﷺ نے علیکم فرمایا ہے لیکن دوسری طرف خود حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین کرام رحمہم اللہ سے صرف ٹوپی پہننا ثابت ہے اس لئے یہاں علیکم وجوب کے لئے نہیں۔

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں۔

واخبرنا ابو سعد المالینی اخبرنا ابو احمد بن عدی الحافظ حدثنا عبدالعزیز ابن سلیمان حدثنا یعقوب بن کعب حدثنا عیسی بن یونس عن الاحوص بن حکیم عن خالد بن معدان عن عبادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علیکم بالعمائم فانھا سیما الملائکۃ وارخوھا خلف ظھورکم۔

ترجمہ: عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ہیں اور لٹکاؤ ان کو اپنی پشت کے پیچھے۔[88]

امام الحافظ عبد اللہ بن عدی الجرجانی متوفی ۳۶۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبدالعزیز بن سلیمان الحرملی حدثنا یعقوب بن کعب حدثنا عیسی بن یونس عن الاحوص بن حکیم عن خالدبن معدان عن عبادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علیکم بالعمائم فانھا سیماء الملائکۃ وارخولھا خلف ظھورکم۔

ترجمہ: عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ہیں اور لٹکاؤ ان کو اپنی پشت کے پیچھے۔[89]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

علیکم بالعمائم فانھا سیما الملائکۃ وارخوالھا خلف ظھورکم۔

---

[88] (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

[89] (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ترجمہ الاحوص بن حکیم ج ۱ ص ۴۱۵ برقم ۲۲۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ترجمہ: تم لوگ عماموں کو لازم پکڑو بے شک وہ فرشتوں کی علامت ہیں اور لٹکاؤ ان کو اپنی پشت کے پیچھے۔[90]

صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت مبارک

ابو رافع کا قتل کا واقعہ

صحیح بخاری شریف میں ابو رافع عبد اللہ بن ابو حقیق کا قتل کا واقعہ تفصیلاً موجود ہے جن کے بعض الفاظ یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

فعرفت انی قتلته فجعلت افتح الابواب باباً باباً حتی انتهيت الی درجة له فوضعت رجلی وانا اری انی قد انتهيت الی الارض فوقعت فی ليلة مقمرة فانكسرت ساقی فعصبتها بعمامة ثم انطلقت حتی جلست علی الباب . . .

ترجمہ: مجھے یقین ہو گیا کہ ابو رافع ملک عدم میں پہنچ گیا ہے پس میں ہر ایک دروازے کو کھول کر باہر نکلتا رہا یہاں تک کہ ایک منزل سے اترتے ہوئے جب میں نے اپنا پیر آگے رکھا اور میں چاندنی رات میں یہی محسوس کر رہا تھا کہ زمین پر پہنچا ہوں پس میں اوپر سے زمین پر گرا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے عمامہ سے باندھ لیا اور دروازے پر بیٹھ گیا۔[91]

---

[90] (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف العین ج ۱ ص ۳۴۳ رقم الحدیث ۵۵۴۱ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۲۷ رقم الحدیث ۷۷۹۷ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (مشکوۃ کتاب اللباس ص ۳۷۷)

[91] (صحیح البخاری کتاب المغاذی باب قتل ابی رافع عبداللہ بن ابی الحقیق الخ ج ۴ ص ۱۴۸۳ رقم الحدیث ۳۸۱۳ مطبوعه دار القلم شام طبع سنة ۱۹۸۱ء وفی نسخة ج ۲ ص ۵۷۷ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی) (سنن الکبری للبیهقی ج ۹ ص ۸۰ مطبوعه مکتبة دار الباز مکة المکرمة طبع سنة ۱۹۹۴ء) (تاریخ الامم والملوک ج ۲ ص ۵۶ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت طبع سنة ۱۴۰۷ھ) (الاستیعاب لابن عبد البر ج ۳ ص ۹۴۶ مطبوعه دار الجیل بیروت طبع سنة ۱۴۱۲ھ) (دلائل النبوۃ لابی نعیم ج ۱ ص ۱۲۵ رقم الحدیث ۱۳۴ مطبوعه مجلس دائرہ معارف عثمانیه حیدر آباد بھارت) (البدایة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک دیہاتی کو عمامہ عطا کرنا

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنی ابو الطاھر احمد بن عمرو بن سرح اخبرنا عبداللہ بن وھب اخبرنی سعید بن ابی ایوب عن الولید بن ابی الولید عن عبداللہ بن دینار عن عبداللہ بن عمر ان رجلاً من الاعراب لقیہ بطریق مکۃ فسلم علیہ عبداللہ و حملہ علی حمار کان یرکبہ و اعطاہ عمامۃ کانت علی راسہ...الخ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک دیہاتی ملا، حضرت عبداللہ ص نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار تھے اس دیہاتی کو بھی اس پر سوار کر لیا اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر اس کو عطا کر دیا۔[92]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا یحیی بن محمد الحنانی ثنا طالوت بن عباد ثنا سالم بن عبداللہ العتکی قال ثم رأیت انس بن مالک علیہ جبۃ خز دکناء و مطرف خز ادکن و عمامتہ سوداء الخ....۔[93]

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابو بکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ لکھتے ہیں:

حدثنا محمد بن مصفی نا یحیی بن سعید القطان نا عتبۃ بن المنذر قال رایت ابا امامۃ صاحب رسول اللہ شیخ قصیر خفیف العارضین علی حمار اسود یقودہ وصیف لہ رومی و بیدہ

والنہایۃ لابن کثیر ج ۴ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت طبع سنۃ ۱۹۹۸ء) (الصارم المسلول لابن تیمیۃ ج ۲ ص ۲۹۴ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت طبع سنۃ ۱۴۱۷ھ)

[92] (صحیح مسلم کتاب البر و الصلۃ و الادب باب صلۃ اصدقآء الاب و الام و نحوھما ج ۲ ص ۳۱۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) (مسند احمد ج ۲ ص ۹۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

[93] (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۲۴۰ رقم الحدیث ۶۶۴ مطبوعہ مکتبۃ العلوم و الحکم الموصل)

عصا وھو راکب و علیہ قباء ثمن اربعة دراھم و عمامة عدنية ورداء مثله وقد ارخی العمامة وراءہ ذراع۔[94]

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا سیاہ عمامہ

امام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد الدولابی متوفی ۳۱۰ھ روایت کرتے ہیں:

قال خرج الینا الحسن بن علی و علیہ عمامة سوداء۔

ترجمہ: بیان کرتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما پر سیاہ عمامہ تھا۔[95]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابوبکر الفارسی انبا ابو اسحاق الاصفهانی حدثنا ابو احمد بن فارس حدثنا محمد بن اسماعیل قال وقال خطاب الحمصی حدثنا بقية عن مسلم بن زیاد قال رایت اربعة من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ واصحابہٖ وسلم انس بن مالک و فضالة بن عبید وابا المنیب وفروخ بن سیار او سیار بن فروخ یرخون العمائم من خلفهم وثیابهم الی الکعبین۔

ترجمہ: حضرت مسلم بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول ﷺ میں سے چار شخصوں کو دیکھا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابو المنیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فروخ بن سیار بن فروخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ وہ اپنے عمامے پیچھے کی طرف لٹکاتے تھے اور ان کے کپڑے (یعنی قمیص ٹخنوں تک ہوتی تھیں)[96]

---

[94] (الآحاد والمثانی ج ۲ ص ۴۴۲ رقم الحدیث ۱۲۳۵ مطبوعہ دار الرایة الریاض)

[95] (الذریة الطاهرة النبویة ص ۷۸ رقم الحدیث ۱۳۱ مطبوعہ الدار السلفیة الکویت)

[96] (شعب الایمان ج ۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

حافظ شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

عن ابن اسحاق رأیت انس بن مالک علیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: حضرت امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی۔ انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا۔[97]

امام عبد الرحمن بن عبد اللہ سہیلی متوفی ۵۸۱ھ لکھتے ہیں:

رای انس بن مالک وعلیه عمامة سوداء والصبیان خلفه یشتدون ویقولون هذا صاحب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم۔

ترجمہ: (خطیب احمد بن علی بن ثابت نے اپنی تاریخ میں ابن اسحاق کا ذکر کیا ہے کہ:) انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی۔ انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا بچے ان کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے یہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابی ہیں۔[98]

★★...★★

[97] (تھذیب التھذیب ج ۹ ص ۳۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[98] (روض الانف مع سیرۃ النبویۃ لامام ابن ھشام ترجمۃ ابن اسحق ج ۱ ص ۱۹ ۔ ۲۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۱۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

تیسرا باب
عمامہ شریف کے فضائل

عمامے عرب کا تاج ہیں

امام محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی متوفی ۴۵۴ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا ابو الفتح محمد بن الحسین العطار البغدادی قدم علینا ثنا عبداللہ بن محمد المخلدی ببغداد ثنا عمر بن حسن الشیبانی ثنا محمد بن خلف بن عبدالسلام ثنا موسی بن ابراهیم المروزی ثنا موسی بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم العمائم تیجان العرب و الاحتباء حیطانها و جلوس المومن فی المسجد رباطہ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامے عرب کا تاج ہیں اور احتباہ ان کی دیوار ہے اور اہل اسلام کا مسجد میں بیٹھنا سرحدوں کی حفاظت کے مانند ہے۔[99]

امام محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی متوفی ۴۵۴ھ لکھتے ہیں:

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ثم العمائم تیجان العرب۔۔۔۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا "عمامے عرب کا تاج ہیں"۔[100]

امام ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن علی العمائم تیجان العرب۔

---

[99] (مسند الشھاب ج ۱ ص ۷۵ رقم الحدیث ۶۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

[100] (مسند الشھاب ج ۱ ص ۷۵ رقم الحدیث ۶۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "عمامے عرب کا تاج ہیں"۔[101]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

العمائم تیجان العرب والاحتباء حیطانها وجلوس المؤمن فی المسجد رباطه۔ القضاعی (فر) عن علی (صحیح)۔

ترجمہ: عمامے عربوں کے تاج ہیں عطیہ اور بخشش ان کے باغ ہیں اور مساجد میں لیٹے رہنا مومنوں کی رباط ہیں۔[102]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال لما عمم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله واصحابه وسلم علیا رضی اللہ تعالیٰ عنه بالسحاب قال له یا علی العمائم تیجان العرب والاحتباء حیطانها وجلوس المؤمن فی المسجد رباطه۔[103]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

العمائم تیجان العرب فاذا وضعوا العمائم وضعوا اعزهم۔ (فر) عن ابن عباس (ضعیف)

ترجمہ: عمامے عرب کا تاج ہیں جب اہل عرب عمامے ترک کر دیں گے تو عزت کھو بیٹھیں گے۔[104]

---

101 (الفردوس بماثور الخطاب ج ۳ ص ۸۷ رقم الحدیث ۴۲۴۶ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (کشف الخفاء ج ۲ ص ۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)

102 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف العین ج ۱ ص ۳۵۳ رقم الحدیث ۵۷۲۳ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۴۰ رقم الحدیث ۷۹۷۹ مطبوعه دار الفکر بیروت)

103 (جامع الاحادیث الکبیر ج ۲۰ ص ۲۰۹ رقم الحدیث ۱۶۲۳۵۴ مطبوعه دار الفکر بیروت)

104 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف العین ج ۱ ص ۳۵۳ رقم الحدیث ۵۷۲۴ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادة الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۴۰ رقم الحدیث ۷۹۷۸ مطبوعه دار الفکر بیروت)

امام ابو شجاع شیر ویہ بن شہر دار بن شیر ویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن عائشة تعمموا تزدادوا احلما و العمائم تیجان العرب۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عمامے باندھو کیونکہ اسی سے حلم اور حوصلہ میں اضافہ ہوتا ہے اور عمامے تو عرب کے تاج ہیں۔[105]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو سعد المالینی اخبرنا ابو احمد بن عدی حدثنا احمد بن محمد بن حرب حدثنا اسماعیل بن سعید حدثنا اسماعیل بن عمر ابو المنذر حدثنا یونس بن ابی اسحاق قال حدثنی ابنی عیسی عن عبیداللہ بن ابی حمید عن ابی الملیح عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم اعتموا تزدادوا احلماً و العمائم تیجان العرب۔

ترجمہ: حضرت ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامے باندھو بڑھ جاؤ گے باعتبار حوصلے کے اور عمامے عربوں کے تاج ہیں۔[106]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ اخبرنا عبدالرحمن بن حمدان الجلاب بھمدان حدثنا ابو حاتم الرازی حدثنا یوسف بن محمد بن سابق حدثنا عبدالعزیز بن ابی رواد عن الزھری قال العمائم تیجان العرب و الحبوۃ حیطان العرب و الاضطجاع فی المساجد رباط المومنین۔

---

[105] (الفردوس بماثور الخطاب ج ۲ ص ۵۵ رقم الحدیث ۲۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[106] (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۷۵ رقم الحدیث ۶۲۶۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں عمامے عربوں کے تاج ہیں عطیہ اور بخشش ان کے باغ ہیں اور مساجد میں لپیٹے رہنا مومنوں کی رباط ہیں۔[107]

الجامع لشعب الایمان کے محقق غیر مقلد مختار احمد الندوی اس کی سند کے بارے میں لکھتے ہیں:

اسنادہ لا باس بہ۔

ترجمہ: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں۔[108]

عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں

امام ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس العمائم وقار للمومن وعز للعرب فاذا وضعت العرب عمائمها فقد وضعت عزھا۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں تو جب عرب عمامے اتار دیں گے اپنی عزت اتار دیں گے۔[109]

عمامہ پہنو کہ اس سے حلم وو قار بڑھتا ہے

امام ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن عقبۃ بن عامر اعتموا تزدادوا حلما ووقاراً فاذا ترکت عزھا وقارھا۔[110]

---

107 (شعب الایمان للبیھقی ج ۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (کشف الخفاء ج ۲ ص ۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

108 (الجامع لشعب الایمان ج ۸ ص ۲۹۶ رقم الحدیث ۵۸۵۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

109 (الفردوس بماثور الخطاب ج ۳ ص ۸۸ رقم الحدیث ۴۲۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (کشف الخفاء ج ۲ ص ۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

110 (الفردوس بماثور الخطاب ج ۱ ص ۹۰ رقم الحدیث ۲۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ المزنی ثنا ابو خلیفۃ القاضی ثنا ابو الولید ثنا عبید اللہ بن ابی حمید عن ابی الملیح بن اسامۃ عن بن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم اعتموا اتزدادوا احلما۔

ھذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاہ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامہ پہنو کہ اس سے حلم وو قار بڑھتا ہے۔

یہ حدیث مبارکہ صحیح ہے لیکن انہوں (امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ) نے اس کو نقل نہیں کیا۔[111]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابی الملیح بن اسامۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم اعتموا اتزدادوا احلماً۔

ترجمہ: حضرت اسامہ اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامہ پہنو کہ اس سے حلم وو قار بڑھتا ہے۔[112]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن صالح بن الولید النرسی ثنا ھلال بن بشر ثنا عمران بن تمام عن ابی جمرۃ عن بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم قال اعتموا اتزدادوا حلما۔

---

111 (مستدرک للحاکم ج۴ ص۲۱۴ رقم الحدیث ۷۴۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (کشف الخفاء ج۲ ص۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

112 (طبرانی کبیر ج۱ ص۱۹۴ رقم الحدیث ۵۱۷ مطبوعہ مکتبۃ العلوم و الحکم الموصل)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا عمامہ پہنو کہ اس سے حلم و وقار بڑھتا ہے۔[113]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

اعتموا تزدادوا حلماً و العمائم تیجان العرب۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا عمامہ پہنو کہ اس سے حلم و وقار بڑھتا ہے اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔[114]

نیز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔[115]

ولید بن ازید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ فرماتے ہیں:

العمائم تیجان العرب و کان یقول اعتموا تزدادوا حلماً قال الولید رایت الاوزاعی یعتم فلا یرخی لھا شیئا۔

ترجمہ: عمامے عرب کے تاج ہیں اور فرماتے ہیں کہ عمامہ پہنو کہ اس سے حلم و وقار بڑھتا ہے۔[116]

علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی متوفی ۹۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

ابو نعیم عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم لا ینظر اللہ الی قوم لا یجعلون عمائمھم تحت ردائھم یعنی فی الصلوۃ۔

---

113 (طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۲۲۱ رقم الحدیث ۱۲۹۴۶ مطبوعہ مکتبۃ العلوم و الحکم الموصل)، (مجمع الزوائد و منبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۱۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (تاریخ بغداد ترجمہ علی بن الحسین ابو الحسن البزار ج ۱۱ ص ۳۹۴ برقم ۶۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

114 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ج ۱ ص ۷۴ رقم الحدیث ۱۱۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

115 (جمع الجوامع ج ۱ ص ۳۰ رقم الحدیث ۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ابن عدی ج ۶ ص ۲۴۱۳)

116 (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۸۲ برقم ۱۷۷ مطبوعہ دار الصمیعی الریاض)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قوم اپنی چادروں کے نیچے نماز میں سر پر عمامے نہیں باندھتی وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہے گی۔[117]

فرشتے بروز جمعہ عمامے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں

امام ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابو الدرداء ان اللہ عز و جل و ملائکتہ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعۃ۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے بروز جمعہ عمامے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔[118]

یہ حدیث شدید ضعیف ہے۔

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

قلت و قد تقدم حدیث ابی الدرداء ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعۃ فی الجمعۃ۔[119]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

ان اللہ تعالی و ملائکتہ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعۃ۔

---

[117] (کنز العمال ج ۴ ص ۱۱۰)

[118] (الفردوس بماثور الخطاب ج ۱ ص ۱۴۷ رقم الحدیث ۵۲۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[119] (مجمع الزوائد و منبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۲۱ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (کشف الخفاء ج ۲ ص ۹۵ رقم الحدیث ۱۷۸۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ جل جلالہ اور اس کے فرشتے بروز جمعہ عمامے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔[120]

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

رکعتان بعمامة خير من سبعين ركعة بلا عمامة۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔[121]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

صلاة تطوع از فريضة بعمامة تعدل خمساً وعشرين درجة بلا عمامة وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة۔ ابن عساكر عن ابن عمر (صحيح)

ترجمہ: ایک فرضی یا نفلی نماز عمامہ کے ساتھ عمامہ کے بغیر نماز سے پچیس درجے بہتر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک نماز جمعہ بغیر عمامہ ستر نماز جمعہ سے۔[122]

---

[120] (الجامع الصغير فی احاديث البشير النذير ج ۱ ص ۱۱۳ رقم الحديث ۱۸۱۷ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (الفتح الكبير فی ضم الزيادة الی الجامع الصغير للنبهانی ج ۱ ص ۳۲۳ رقم الحديث ۳۴۸۱ مطبوعه دار الفكر بيروت)

[121] (الجامع الصغير فی احاديث البشير النذير ج ۱ ص ۲۷۳ رقم الحديث ۴۴۶۸ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (الفتح الكبير فی ضم الزيادة الی الجامع الصغير ج ۲ ص ۱۳۰ رقم الحديث ۶۲۰۹ مطبوعه دار الفكر بيروت)، (كنز العمال ج ۱۵ ص ۵۰۶ رقم الحديث ۴۱۱۳۸ مطبوعه موسسة الرسالة بيروت)، (فيض القدير ج ۴ ص ۳۷ مطبوعه المكتبة التجارية الكبریٰ مصر)

[122] (الجامع الصغير فی احاديث البشير النذير حرف الصاد ج ۱ ص ۳۱۴ رقم الحديث ۵۱۰۱ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (الفتح الكبير فی ضم الزيادة الی الجامع الصغير ج ۲ ص ۱۸۸ رقم الحديث ۷۳۱۰ مطبوعه دار الفكر بيروت)، (كنز العمال ج ۱۵ ص ۳۰۶ رقم الحديث ۴۱۱۳۹)، مرقات ج ۴ ص ۴۰۷)، (المقاصد الحسنة ص ۲۷۱)

امام ابو شجاع شیر ویہ بن شہر دار بن شیر ویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن انس الصلاۃ فی یباع عشرۃ الف حسنۃ۔[123]

امام ابو شجاع شیر ویہ بن شہر دار بن شیر ویہ الدیلمی متوفی ۵۰۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن جابر رکعتان بعمامۃ افضل من سبعین رکعۃ بغیر عمامۃ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔[124]

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

ابن عساکر بطریق احمد بن محمد بن محمد الرقی ثنا عیسی بن یونس حدثنا العباس بن کثیر و الدیلمی بطریق الحسن بن اسحاق العجلی حدثنا اسحاق بن یعقوب القطان حدثنا سفیان بن زیاد المخری حدثنا العباس بن کثیر القرشی حدثنا یزید بن ابی حبیب عن میمون بن مہران قال دخلت علی سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فحدثنی ملیا ثم التفت الی فقال یا ابا ایوب الا اخبرک بحدیث تحبہ و تحملہ عنی و تحدث بہ قلت بلی قال دخلت علی ابی عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما و ہو یتعمم فلما فرغ التفت فقال اتحب العمامۃ قلت بلی قال احبہا تکرم و لا یراک الشیطان الا ولی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم یقول صلاۃ تطوع او فریضۃ بعمامۃ تعدل خمسا و عشرین صلاۃ بلا عمامۃ و جمعۃ بعمامۃ تعدل سبعین جمعۃ بلا عمامۃ ای بنی اعتم فان الملئکۃ یشہدون یوم الجمعۃ معتمین فیسلمون علی اہل العمائم حتی تغیب الشمس۔(رواہ ابن عساکر و الدیلمی و ابن النجار)

---

[123] (الفردوس بماثور الخطاب ج ۲ ص ۴۰۶ رقم الحدیث ۳۸۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[124] (الفردوس بماثور الخطاب ج ۲ ص ۲۶۵ رقم الحدیث ۳۲۳۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (جامع الکبیر للسیوطی ج ۴ ص ۲۲۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ عمامہ شریف باندھ رہے تھے جب آپ عمامہ سے فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ بے شک جی ہاں فرمایا اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھا گا تو تم سے پیٹھ پھیر لے گا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ عمامہ کے ساتھ ایک نماز خواہ وہ نفل ہو یا فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ساتھ ستر جمعوں کے برابر ہے پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے فرزند عمامہ باندھ بے شک فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ باندھے والوں پر سلام بھیجتے ہیں۔[125]

قیامت میں عمامہ کے ہر بل پر نور عطا ہو گا

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

العمامة على القلنسوة فصل ما بيننا و بين المشركين يعطى يوم القيامة بكل كورة بدورها على رأسه نورا۔ الباوردی عن رکانة۔ (ضعيف)۔

ترجمہ: عمامہ کو ٹوپی کے اوپر باندھنے سے مشرکین اور ہمارے مابین امتیاز ہو جاتا ہے اور مومن کو قیامت میں عمامہ کے ہر بل پر نور عطا ہو گا۔[126]

---

125 (مرقات ج ۴ ص ۴۲۶۔۴۲۷)

126 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف العین ج ۱ ص ۳۵۳ رقم الحدیث ۵۷۲۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۳۹ رقم الحدیث ۷۷۹۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ضعیف احادیث فضائل اعمال میں مقبول ہیں

عمامہ شریف کے فضائل والی اکثر احادیث ضعیف ہیں اور ضعیف احادیث فضائل اعمال میں مقبول ہیں۔

شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابو طالب محمد بن الحسن المکی متوفی ۳۸۶ھ لکھتے ہیں:

الاحادیث فی فضائل الاعمال و تفضیل الاصحاب متقبلة محتملة علی کل حال مقاطیعها و مراسیلها لا تعارض و لا ترد کذلک کان السلف یفعلون۔

ترجمہ: یعنی فضائل اعمال و تفضیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حدیثیں کیسی ہی ہوں ہر حال میں مقبول وماخوذ ہیں۔ مقطوع ہوں خواہ مرسل نہ ان کی مخالفت کی جائے گی اور نہ انہیں رد کیا جائے گا آئمہ سلف کا یہی طریقہ تھا۔[127]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

امام یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

انهم قدیروون عنهم احادیث الترغیب والترهیب وفضائل الاعمال والقصص واحادیث الزهد ومکارم الاخلاق ونحو ذالک ممّا لا تتعلق بالحلال والحرام وسائر الاحکام وهذا الضرب من الحدیث یجوز عنداهل الحدیث وغیرهم التساهل فیه وروایة ماسوی الموضوع منه والعمل به لان اصول ذالک صحیحة مقررة فی الشروع معروفة عنداهله۔

---

127 (قوت القلوب فی معاملة المحبوب ج ۱ ص ۱۷۸)

ترجمہ: حضرات محدثین ضعیف راویوں سے ترغیب، ترہیب، فضائل اعمال، قصہ جات، زہد اور مکارم اخلاق میں احادیث روایت کرتے ہیں لیکن حلال و حرام کے احکام سے تعلق رکھنے والی احادیث ایسے راویوں سے بالکل روایت نہیں کرتے۔ اس قسم کی احادیث ضعیف راویوں سے روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا محدثین کے نزدیک جائز ہے کیونکہ یہ اصول شریعت میں صحیح و مقرر اور اہل شریعت کے ہاں معروف ہے۔[128]

یہی امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

قال العلمآء من المحدثین و الفقهآء وغیرهم یجوز ویستحب العمل فی الفضائل والترغیب والترهیب بالحدیث الضعیف مالم یکن موضوعا۔

ترجمہ: محدثین، فقہاء اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال، ترغیب اور ترہیب کے باب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز و مستحب ہے جبکہ وہ حدیث موضوع نہ ہو۔[129]

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن حجر ہیتمی مکی متوفی ۹۷۴ھ لکھتے ہیں:

الذی اطبق علیه ائمتنا الفقهاء والاصولیون والحفاظ ان الحدیث الضعیف حجة فی المناقب کما انه ثم باجماع من یعتد به حجة فی فضائل الاعمال۔

ترجمہ: ہمارے ائمہ فقہاء اصولیین اور حفاظ کا اس پر اتفاق ہے کہ مناقب میں بھی حدیث ضعیف حجت ہوتی ہے جس طرح قابل شمار علماء کا اس پر اجماع ہے کہ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف حجت ہوتی ہے۔[130]

---

[128] (شرح مسلم نووی ص ۲۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

[129] (الاذکار ص ۷ ناشر مکتبہ سیفیة پشاور)

[130] (تطهیر الجنان واللسان ص ۱۳ مطبوعہ مکتبة القاهره)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

و يجوز عند اهل الحديث و غيرهم التساهل فى الاسانيد الضعيفة و رواية ما سوى الموضوع من الضعيف و العمل به۔

ترجمہ: اور محدثین و غیرہم علماء کے نزدیک ضعیف سندوں میں تساہل اور بے اظہار ضعف موضوع کے سوا ہر قسم حدیث کی روایت اور اس پر عمل فضائل اعمال وغیرہ امور میں جائز ہے۔ [131]

امام خفاجی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ لکھتے ہیں:

الذی یصلح للتعویل علیه ان یقال اذا وجد حیث فی فضیلة عمل من الاعمال لا یحتمل الحرمة و الکراهیة یجوز العمل به و یستحب لانه مامون الخطر و مرجوّ النفع۔

ترجمہ: یعنی اعتماد کے قابل یہ بات ہے کہ جب کسی عمل کی فضیلت میں کوئی حدیث پائی جائے اور وہ حرمت و کراہت کے قابل نہ ہو تو اس حدیث پر عمل جائز و مستحب ہے کہ اندیشہ سے امان ہے اور نفع کی امید۔ [132]

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:

فی فضائل الاعمال یجوز العمل بالحدیث الضعیف۔

ترجمہ: فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل جائز ہے۔ [133]

---

131 (تدریب الروی ص ۲۹۸ مطبوعہ مکتبة الریاض الحدیثة۔ الریاض)

132 (نسیم الریاض شرح شفا)

133 (شامی ج ۱ ص ۲۸۳ باب الاذان مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبد الحق محدّث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

ان الحدیث الضعیف معتبر فی فضائل اعمال۔

ترجمہ: بے شک حدیث ضعیف فضائل اعمال میں معتبر ہے۔[134]

★.......★

فقہاء ومحدثین کے اقوال

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں:

قال ولبس العمائم فی الحرب وغیرھا حسن من امر المسلمین فان العمائم تیجان العرب وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم تعمموا انزدادوا حلماً ودخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم مکۃ یوم الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء فعرفنا ان ذلک حسن وذکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال تجھز فانی باعثک فی السریۃ الحدیث الی ان قال وعلی عبدالرحمن عمامۃ دلفھا علی راسہ فدعاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فاقعدہ بین یدیہ ونقض عمامتہ بیدہ ثم عممہ بعمامۃ سوداء فارخی بین کتفیہ منھا ثم قال ھکذا فاعتم یا ابن عوف وانما فعل ذلک اکراما لہ خصہ بھذہ الکرامۃ من بین الصحابۃ۔[135]

---

[134] (مقدمہ لمعات التنقیح شرح مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۲۹ مطبوعہ مکتبہ المعارف العلمیہ شیش محل لاھور)، (مقدمۃ مشکوۃ ص ۲ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی)

[135] (شرح السیر الکبیر باب العمائم فی الحرب ج ۱ ص ۷۶ مطبوعہ بمطبعۃ دائرۃ المعارف النظامیۃ بحیدر آباد دکن ھند)

علامہ ابن بطال مالکی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوث الحسن علی بن خلف العربی المالکی متوفی ۴۴۹ھ لکھتے ہیں:

قال مالک العمة و الاحتباء و الانتعال من عمل العرب و لیس ذلک فی العجم و کانت العمة فی اول الاسلام ثم لم تزل حتی کان ھؤلاء القوم قال ابن وھب و حدثنی مالک انه لم یدرک احدا مناھل الفضل یحیی بن سعید و ربیعة و ابن ھرمز الا و ھم یعتمون و لقد کنت فی مجلس ربیعة و فیه احدو ثلاثون رجلا ما منھم رجل الا و ھو معتم و انا منھم۔

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عمامہ باندھنا گوٹ لگانا اور جوتے پہننا عرب کے عمل میں سے ہے یہ عجم میں نہیں تھا اور عمامہ باندھنا ابتدأء اسلام میں تھا پھر یہ مسلسل رہا تا آنکہ ابناء زمانہ بھی اسی پر قائم ہیں ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ارباب فضل یحیٰی بن سعید ربیعہ اور ابن ہرمز رحمھم اللہ میں سے ہر ایک کو عمامہ باندھے ہوئے پایا اور میں ربیعہ کی مجلس میں تھا اس میں اکتیس شرکاء مجلس تھے ان میں سے ہر ایک عمامہ باندھے ہوئے تھا اور میں بھی ان میں سے تھا۔[136]

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

و العمامة سنة لا سیما للصلاة و بقصد التجمل لاخبار کثیرة فیھا و اشتداد ضعف کثیر منھا یجبرہ کثرة طرقھا وزعم وضع اکثرھا تساھل و تحصل السنة بکونھا علی الرأس او القلنسوة تحتھا۔

---

136 (شرح صحیح البخاری لابن بطال ج ۹ ص ۸۹)

ترجمہ: عمامہ شریف سنت خاص طور سے نماز کے لئے اور تجمل کے ارادے سے اس لئے کہ اس میں بہت سی احادیث ہیں اور بہت سی جو بہت ضعیف ہیں ان کا ضعف کثرت طرق سے دفع ہو جاتا ہے اور اکثر کو موضوع سمجھنا تساہل ہے۔[137]

امام ابن العربی مالکی

امام محمد بن عبد اللہ بن محمد المعروف بابن العربی متوفی ۵۴۳ھ لکھتے ہیں:

العمامة سنة الراس و عادة الانبیآء و السادة۔[138]

امام قہستانی رحمۃ اللہ علیہ

امام شمس الدین محمد الخراسانی القھستانی متوفی ۹۶۲ھ لکھتے ہیں:

و نص عبارته تنبغی ان یصلی مع العمامة فی الحدیث الصلاۃ مع العمامة خیر من سبعین صلاۃ بغیر عمامة کما فی المنیة۔

ترجمہ: اور اس کی عبارت پر نص یہ ہے کہ عمامہ کے ساتھ نماز ادا کرنی چاہئے کیونکہ حدیث میں ہے عمامہ والی نماز بغیر عمامہ والی نماز سے ستر گنا افضل ہے۔ اسی طرح منیہ میں ہے۔[139]

★......★

137 (جمع الوسائل فی شرح الشمائل ج ۱ ص ۲۰۳ مطبوعہ ادارۃ تالیفات اشرفیہ ملتان)

138 (عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی باب ماجاء فی لبس الصوف ج ۷ ص ۲۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (فیض القدیر شرح جامع الصغیر ج ۴ ص ۳۹۲ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

139 (جامع الرموز فصل مایفسد الصلوۃ ج ۱ ص ۱۹۳ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

ولی کامل اخون درویزہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پیرشریعت پیر طریقت شیخ الاسلام عبداللہ المعروف اخون درویزہ ننگرہاری متوفی ۱۰۴۸ھ لکھتے ہیں:

واعلم ان السوم ھو ارسال العلاقۃ من تحت العمامۃ ممے یلے القضآء من جانب الا یسر ومن قولہ تعالی و یمدد کم ایکم بخمسۃ الآف من الملائکۃ مسومین وھو من النبی علیہ الصلوۃ والسلام من سنۃ الھدی و من فضلہ قال علیہ الصلوۃ والسلام رکعتان معھا افضل من سبعین رکعۃ بدونھا وانہ علیہ السلام ارسلھا فی جمیع الاحوال الی ھالۃ السیر وھی ثلثۃ انواع قبضۃ و قبضتین و قبضات حتی الصدر۔[140]

مولوی عبدالبصیر نعمانی دیوبندی حضرت اخون درویزہ بابارحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

اخون درویزہ باباد خپل وخت عالم عابد زاھد متقی مجاھد کشف وکرامت خاوند د علم وعرفان ځلانده ستورے وو۔

ترجمہ: اخون درویزہ بابا اپنے وقت کے عالم، عابد، زاہد، متقی، مجاہد، صاحب کشف وکرامت اور علم وعرفان کے روشن ستارے تھے۔[141]

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

ثم اعلم انہ ثبت فی الاخبار والاثار انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم تعمم بالعمامۃ مما کاد ان یکون متواتراً فی المعنی وکذا ورد تحریضہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ

---

140 (ارشادالطالبین ص ۱۳۲ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور)

141 (خزینۃ الاولیاء ص ۱۱۳ مطبوعہ مکتبہ حنفیۃ مینکورہ سوات)

واصحابہ وسلم علی التعمم فی احادیث کثیرۃ ولو من طرق ضعیفۃ یحصل مر مجموعھا قوۃ ترقیھا الی مرتبۃ الحسن بل الصحۃ وتفید استحباب العمامۃ۔

ترجمہ: یعنی جان لو اس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ نے عمامہ شریف کو استعمال فرمایا یہاں تک کہ احادیث واخبار سے تواتر بالمعنی کا حکم ثابت ہوا بلکہ آپ ﷺ نے عمامہ شریف کے استعمال پر بہت بڑے فضائل بیان فرمائے۔[142]

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

بدانکہ پوشیدن عمامہ سنت ست واحادیث بسیار در فضل آن وارد شدہ وآمدہ است کہ دو رکعت بعمامہ بہتر ست از ہفتاد رکعت بی عمامہ۔

ترجمہ: یاد رہے کہ عمامہ باندھنا سنت ہے اور بہت سی حدیثیں اس کی فضیلت میں وارد ہیں حدیث میں آیاہے کہ عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا عمامہ کے بغیر ستر رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔[143]

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

اعلم ان لبس العمامۃ سنۃ ورد فی فضلھا اخبار کثیرۃ حتی وردان الرکعتین مع العمامۃ افضل من سبعین رکعۃ۔[144]

---

142 (المقالۃ العذبۃ فی العمامۃ والعذبۃ ص ۸ مطبوعہ دار الاخلاص لاھور)

143 (اشعتہ اللمعات فارسی کتاب اللباس ج ۳ ص ۵۸۳ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

144 (العرف الشذی ھامش علی الشمائل للترمذی مع جامع الترمذی ص ۸ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراضات کے جوابات

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور امام سخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراضات کے جوابات میں لکھتے ہیں:

حق یہ ہے کہ حدیث موضوع نہیں۔ اس کی سند میں نہ کوئی وضاع ہے نہ مہتم بالوضع نہ کوئی کذاب ہے نہ کوئی مہتم بالکذاب لاجرم اسے امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر فرمایا جس کے خطبہ میں فرماتے ہیں:

ترکت القشر واخذت اللباب وصنته عما تفرد به وضاع او کذاب۔

میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور ایسی حدیث سے بچایا ہے جسے تنہا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا ہے۔

اما ابن النجار فاخرجه من طريق محمد بن مهدی المروزی انبانا ابو بشر بن سيار الرقی حدثنا العباس بن كثير الرقی عن يزيد بن ابی حبيب قال قال لی مهدی بن ميمون دخلت علی سالم بن عبدالله بن عمر ث وهو يعتم فقال لی يا ابا ايوب الا احدثک بحديث تحبه وتحمله وترويه فذكر مثله وقال لا يزالون يصلون علی اصحاب العمائم حتی تغيب الشمس قال الحافظ فی اللسان هذا حديث منكر بل موضوع ولم ار للعباس بن كثير ذكر فی الغرباء لابن يونس ولا فی ذيله لابن الطحان واما ابو بشر بن سيار فلم يذكره ابو احمد الحاكم فی الكنی وما عرفت محمد بن مهدی المروزی ولا مهدی بن ميمون الراوی لهذا الحديث من سالم وليس هو البصری المخرج فی الصحيحين وذاک يكنی ايا يحيی ولا ادری ممن الآفة۔

ترجمہ: ابن نجار نے اس کی تخریج اس سند سے کی ہے کہ محمد بن مہدی مروزی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابو بشر بن سیار رقی نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں عباس بن کثیر رقی نے یزید بن ابی حبیب کے

حوالے سے حدیث بیان کی کہا مجھے مہدی بن میمون نے بتایا کہ ایک دفعہ میں سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس گیا تو وہ عمامہ باندھ رہے تھے انہوں نے مجھے فرمایا اے ابو ایوب میں تجھے ایک حدیث نہ بیان کروں جسے تو محبوب رکھے حاصل کرنے کے بعد اسے بیان کرے پھر انہوں نے اسی طرح کی حدیث بیان کی اور فرمایا کہ فرشتے عمامہ باندھنے والوں پر غروب آفتاب تک صلوۃ بھیجتے رہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں فرمایا کہ یہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے اور میں نے عباس بن کثیر کا ذکر ابن یونس کی غرباء میں اور اس کے حاشیہ لابن طحان میں نہیں پایا اور ابو بشر بن سیار کا تذکرہ ابو احمد حاکم نے الکنی میں نہیں کیا اور نہ ہی میں محمد بن مہدی مروزی اور اس حدیث کے راوی مہدی بن میمون کو جانتا ہوں اور وہ بصری بھی نہیں جو مسلم و بخاری کے راوی ہیں ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے اور نہ میں اس کی آفت سے آگاہ ہوں۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے انہوں نے اس حدیث کو موضوع کیسے قرار دیا جب کہ اس روایت میں نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے عقل وشرع محال جانے اور نہ ہی اس کی سند میں کوئی وضاع کذاب اور مہتم ہے۔ محض راوی کے مجہول ہونے سے اس حدیث کو چھوڑنے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ فضائل میں قابل استدلال ہی نہ رہے۔ موضوع کہنا تو بہت بڑی بات ہے اس طرح کی روایات کے بارے میں خود حافظ ابن حجر عسقلانی نے القول المسدد میں بحث کی ہے۔

حافظ ابو الفرج ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا کہ:

حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا جس نے عشاء کے بعد شعر کا ایک بیت پڑھا اس کی اس رات کی نماز قبول نہ ہو گی وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کی سند میں راوی قرعہ بن سوید کے بارے میں امام احمد نے کہا یہ مضطرب الحدیث ہے ابن حبان نے کہا یہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم ہے آخر میں ابن

جوزی نے کہا جب اس کی روایت میں علتیں اس قدر کثیر ہو گئیں تو اس کی روایت سے استدلال ساقط ہو گیا۔[145]

اس پر علامہ حافظ ابن حجر نے فرمایا یہاں پر کوئی ایسی چیز نہیں جو اس حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ کرتی ہو۔

نیز ابن جوزی نے موضوعات میں یہ حدیث بھی ذکر کی کہ:

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا عسقلان ان خوش نصیب شہروں میں سے ایک ہے جن سے روز قیامت ستر ہزار ایسے افراد اٹھائے جائیں گے جن کا حساب نہیں ہو گا اور اس میں پچاس ہزار شہداء اٹھائے جائیں گے جو وفد کی صورت میں صف بستہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گے حالانکہ ان کے سر کٹے ہوئے ہاتھوں میں ہوں گے اور ان کی اس رگ سے خون بہہ رہا ہو گا جو بوقت ذبح کاٹی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمیں وہ چیز عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ فرمایا ہے ہمیں روز قیامت ذلت سے محفوظ فرما۔ بلاشبہ تو وعدہ کا خلاف نہیں کرتا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے بندوں نے سچ کہا ان کو سفید نہر میں غسل دو تو وہ اس نہر سے صاف شفاف اور چمکدار ہو کر نکلیں گے اور جنت میں حسب خواہش چلے جائیں گے اور وہاں کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔

اور ابن جوزی نے اس کے موضوع ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ اس کی تمام سندوں کا مرکز ابو عقال ہے جس کا نام ہلال بن زید بن یسار ہے۔ ابن حبان نے کہا یہ حضرت انس سے ایسی روایات موضوعہ نقل کرتا ہے جو حضرت انس ؓ نے بالکل بیان نہیں کیں۔ امام ذہبی نے میزان میں کہا یہ باطل ہے۔

---

145 (کتاب الموضوعات ج ۱ ص ۲۶۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اس پر علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا یہ روایات فضائل اعمال سے متعلق ہیں۔ اس میں اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب اور شوق دلایا گیا ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں جسے عقل و شرع محال قرار دیتی ہو۔ لہٰذا محض اس لئے اسے باطل قرار دینا کہ اس کا راوی ابو عقال ہے قابل حجت نہیں اور امام احمد احادیث احکام میں تو نہیں البتہ احادیث فضائل میں تسامح سے کام لیتے ہیں۔ ان کا یہ طریقہ معروف و مشہور ہے۔[146]

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیصلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ یہ ہی طریقہ علامہ ابن حجر نے عمامہ والی حدیث میں کیوں نہیں اختیار فرمایا حالانکہ یہ حدیث بھی فضائل اعمال سے متعلق ہے اور اس سے بارگاہ الٰہی کے ادب پر شوق دلایا گیا ہے اس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جسے شرع و عقل محال قرار دیتی ہو بلکہ اس میں کوئی راوی بھی ایسا نہیں جسے ابو عقال کی طرح موضوعات کا راوی قرار دیا گیا ہو تو اس روایت پر بطلان بلکہ موضوع ہونے کا حکم محض اس بنا پر کہ بعض روایات کا ایسے راویوں سے ہونا جن کو حافظ ابن حجر نہیں جانتے یا فلاں فلاں نے ان کو ذکر نہیں کیا کیسے درست ہو سکتا ہے۔

علاوہ ازیں میرے نزدیک ابن النجار کے بعض رواۃ میں سے مہدی بن میمون کے بارے میں وہم ہے یہاں راوی میمون ابن مہران ہیں سند اس طرح ہے۔

ابو نعیم کے نزدیک عیسیٰ بن یونس اور دیلمی کے نزدیک سفیان بن زیاد دونوں نے عباس سے انہوں نے یزید سے انہوں نے میمون ابن مہران سے روایت کیا ہے اور میمون سے مراد ابو ایوب

---

[146] (القول المسدد لابن حجر عسقلانی ص ۳۲ مطبوعہ حیدر آباد دکن ھند)

جزری الرقی ہیں جو نہایت ثقہ اور فقیہ ہیں مسلم اور چاروں سنن کے رجال سے ہیں جیسا کہ حافظ نے خود تقریب میں کہا۔

یہ ہی وجہ ہے کہ خاتم الحفاظ علامہ سیوطی نے اس روایت کو جامع صغیر میں نقل فرمایا جس میں انہوں نے وعدہ کیا کہ کوئی موضوع حدیث بیان نہیں کروں گا۔

اور علامہ ابن حجر کے شاگرد خاص امام سخاوی کا اس عمامہ والی حدیث ابن عمر کو موضوع کہنا صرف اپنے استاذ کے قول کی بنا پر ہے کیونکہ انہوں نے موضوع ہونے کی کوئی علیحدہ سے وجہ نہیں بیان فرمائی اور حدیث انس میں صرف ابان راوی متروک ہیں اور ایک راوی کا متروک ہونا حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ نہیں دے سکتا یہ تفصیلی گفتگو ہم نے الھاد الکاف فی حکم الضعاف میں کی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔[147]

★......★

چوتھا باب
عمامہ شریف کے طول وعرض اور شملہ لٹکانے کی تحقیق

حضور ﷺ کے عمامہ شریف کی تفصیل

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا ابو البرکات الانماطی انا ابو طاھر احمد بن الحسن بن احمد الباقلانی نا ابو علی بن شاذان انا ابو سھل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد القطان نا صالح بن مقاتل بن صالح

---

[147] (فتاویٰ رضویہ ملخصاً ج۳ ص ۷۹۔ ۸۰ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

حدثنی ابی حفص بن مسلم بسمرقند نا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کانت عمامتہ سوداء تسمی العقاب و لواؤہ اسود۔[148]

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں۔

وطریق عمامہ بستن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم گرد بود گنبد نما چنانچہ علماء وشرفاء عرب باآں دستوری بندند۔

ترجمہ: حضور ﷺ کا عمامہ باندھنا گول حلقہ ہوتا گنبد نما (یعنی عمامہ کی شکل گنبد نما ہوتی) چنانچہ علماء شرفاء عرب عمامہ اسی طریقہ پر باندھتے ہیں۔[149]

علامہ ابو الحسن علی بن ابی الکرم الشیبانی المعروف بابن الاثیر متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ابی کبشۃ الانماریص قال کانت عمامۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم بطحۃ یعنی لاطئۃ۔[150]

امام ابی العباس احمد بن احمد الخطیب متوفی ۸۱۰ھ لکھتے ہیں:

و ترک رسول اللہ یوم مات من الثیاب اربعۃ ازر و قمیصا و جبۃ و کساء و ملحفۃ و قمیصا و عمامۃ و بردۃ حمراء و قلانس۔[151]

امام حسن بن عمر بن حبیب متوفی ۷۷۹ھ لکھتے ہیں:

ملابس النبی۔

---

148 (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۵۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۵۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

149 (کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۱۷ مطبوعہ دار احیاء العلوم کراچی)

150 (جامع الاصول فی احادیث الرسول ج ۱۰ ص ۶۲۳ رقم الحدیث ۸۲۴۲ مطبوعہ بمطبعۃ السنۃ المحمدیۃ بالقاھرۃ)

151 (وسیلۃ الاسلام بالنبی اص ۱۲۳ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)

كان له برد نجرانى غليظ الحاشية وكمة بيضاء وقلانس لاطية وعمامة سوداء صعد بها على المنبر ولبسها عند دخول مكة يوم الفتح الاكبر وقميص من القطن قصير الطول واليدين وجبة من الصوف وجبة شامية صفيقة الكمين وبرد من حبرة له حاشيتان ورداء حضرمى وازار من نسج عمان وحلة حمراء يلبسها فى الجمعة والعيدين وكان يكثر القناع ويلبس الجرموقين والنعلين۔

واذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه وارخاها واذا توضا او سجد رفعها عن جبينه ونحاها وكان يصبغ ثيابه بالزعفران ويظهر للناس وعليه بردان اخضران۔[152]

حضور ﷺ کے عمامہ شریف کا نام سحاب تھا

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنى محمد بن احمد بن سعيد الواسطى نا محمد الوزير نا مسعدة بن اليسع عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده قال كسا رسول الله عليا عمامة يقال لها السحاب فاقبل على رضى الله تعالىٰ عنه وهى عليه فقال هذا على قد اقبل فى السحاب فحرفوها هؤلاء فقالوا على فى السحاب۔[153]

محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ لکھتے ہیں:

كانت له عمامة تسمى السحاب كساها عليا وكان يلبسها ويلبس تحتها القلنسوة وكان يلبس القلنسوة بغير عمامة ويلبس العمامة بغير قلنسوة وكان اذا اعتم ارخى عمامته بين كتفيه كما رواه مسلم فى صحيحه عن عمرو بن حريث قال رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم على المنبر وعليه عمامة سوداء قد ارخى طرفيها بين كتفيه۔ وفى مسلم ايضا عن جابر بن عبد الله ان رسول الله دخل مكة وعليه عمامة سوداء۔

---

[152] (المقتفى من سيرة المصطفى ص ۹۵۔۹۶ مطبوعه دار الحديث القاهرة مصر)

[153] (اخلاق النبى او آدابه ذكر عمامته ج ۲ ص ۷۱۹ رقم الحديث ۳۰۷ مطبوعه دار المسلم الرياض)

ترجمہ: حضور ﷺ کے پاس ایک عمامہ تھا جسے سحاب کہا جاتا تھا جو بعد میں آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا تھا آپ اس کو باندھتے تھے اور اس کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور کبھی حضور ﷺ بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے اور کبھی بغیر ٹوپی کے صرف عمامہ بھی زیب تن فرماتے تھے۔[154]

علامہ سید محمد بن محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں:

و كانت له عمامة تسمى السحاب فوهبها من على فربما طلع على فيها فيقول صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه و سلم اتاكم على فى السحاب۔

ترجمہ: آپ ﷺ کا عمامہ سحاب تھا جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ھبہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سحاب میں آپ کے پاس آئے۔[155]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

يقال لها السحاب فكساها على ابن ابى طالب فكان ربما طلع على فيقول صلى الله تعالىٰ عليه و آله و اصحابه و سلم اتاكم على فى السحاب يعنى عمامته التى وهب له۔

ترجمہ: اس عمامے کو سحاب کہا جاتا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنایا گیا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آتے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہارے پاس سحاب ہے یعنی اس عمامے مبارک میں آئے جو ان کو ھبہ کیا گیا تھا۔[156]

---

[154] (زادالمعاد فصل فی ملابسہ ا ج ا ص ۱۳۵ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[155] (اتحاف سادۃ المتقین کتاب آداب المعیشۃ و اخلاق النبوۃ ج ۸ ص ۲۵۴۔ ۲۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[156] (الحاوی للفتاویٰ ج ا ص ۷۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام محمد باقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ لکھتے ہیں:

وقد كان له عليه الصلوة والسلام عمامة تسمى السحاب ويلبس تحتها القلانس اللاطئة۔

ترجمہ: حضور ﷺ کا ایک عمامہ تھا جس کو سحاب کہا جاتا تھا حضور ﷺ اس عمامہ کے نیچے سر پر مڑی ہوئی ٹوپی پہنتے تھے۔[157]

حضور ﷺ کے عمامہ شریف باندھنے کا طریقہ

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

ابو عبدالسلام سال بن عمر كيف كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم يعتم قال كان يديرها على راسه ثم يغرزها خلفه ويرخى طرفها بين كتفيه۔[158]

امام ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا زكريا الساجي وابن رستة قالا حدثنا ابو كامل نا ابو معشر نا خالد الحذاء حدثني ابو عبدالسلام قال قلت لابن عمر كيف رسول الله يعتم قال يدير كور العمامة على رأسه ويغرسها ومن ورائه ويرخى لها ذوابة بين كتفيه قال نافع وكان ابن عمر يفعل ذلك۔[159]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

حدثني ابو عبدالسلام قال سالت ابن عمر كيف كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم يعتم؟ قال كان يدير العمامة على راسه ويغرزها من ورائه ويرسل لها ذؤابة بين كتفيه۔

---

157 (زرقانی علی المواهب ج ۵ ص ۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

158 (الكنى للبخاری ص ۵۲ رقم الحديث ۴۷۵ مطبوعہ دار الفكر بیروت)

159 (اخلاق النبی او آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۱۹۵ رقم الحدیث ۳۰۶ مطبوعہ دار المسلم الرياض)

ترجمہ: ابو عبد السلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ حضور ﷺ عمامہ کیسے باندھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ عمامے کو سر کے اوپر بل دینے کے لئے گھماتے جاتے تھے اور پیچھے کی طرف اس کے سرے کو بل کے اندر دیتے تھے اور اس کے اوپر کے سروں کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے۔ [160]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

كان يدير العمامة على رأسه ويغرزها من ورائه ويرسل لها ذوابة بين كتفيه۔ [161]

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ اس روایت کے بعد لکھتے ہیں:

رواه الطبراني في الاوسط ورجاله رجال الصحيح۔ خلا ابا عبدالسلام وهو ثقة۔ [162]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

رواه الطبراني والبيهقي وابو موسى المدني واسناده على شرط الصحيح الا ابا عبدالسلام وهو ثقة۔ [163]

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

رواه الطبراني في الكبير واسناده على شرط الصحيح الا ابا عبدالسلام وهو ثقة۔ [164]

---

160 (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۷۴ رقم الحدیث ۶۲۵۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (الآداب للبیہقی ج ۲ ص ۱۹۷ رقم الحدیث ۵۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

161 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ ص ۴۳۳ رقم الحدیث ۷۰۲۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۵۸ رقم الحدیث ۹۴۱۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت) (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (زرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۱۰ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

162 (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

163 (سبل الہدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

164 (المقالۃ العذبۃ فی العمامۃ والعذبۃ ص ۲۵ مطبوعہ دار الاخلاص لاہور)

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

عن عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ واصحابہٖ وسلم اذا اعتم سدل عمامته بین کتفیه۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب عمامہ باندھتے تھے تو عمامے کے سرے کو دونوں کندھوں کے مابین لٹکاتے تھے۔[165]

الجامع لشعب الایمان کے محقق غیر مقلد مختار احمد الندوی اس کی سند کے بارے میں لکھتے ہیں:

اسنادہ لا باس بہ و الحدیث حسن لشو اھدہ و متابعاته۔[166]

صحیح روایات سے عمامہ شریف کی کوئی خاص مقدار ثابت نہیں

صحیح روایات سے حضور ﷺ کے عمامہ شریف کی کوئی خاص مقدار ثابت نہیں۔ البتہ بعض علماء نے جو تفصیل بیان کی ہے وہ حاضر ہے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

واما مقدار العمامۃ الشریفۃ فلم یثبت فی حدیث و قد روی البیھقی فی شعب الایمان عن ابی عبدالسلام قال سالت ابن عمر کیف کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یعتم؟ قال کان یدیر العمامۃ علی راسه و یغرزھا من ورائه و یرسل لھا ذؤابۃ بین کتفیه و ھذا یدل علی انھا عدۃ اذرع و الظاھر انھا کانت نحو العشرۃ او فوقھا بیسیر انتھی۔

---

[165] (شعب الایمان للبیھقی ج ۵ ص ۱۷۳ رقم الحدیث ۶۲۵۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (سنن الترمذی ج ۴ ص ۲۲۵ رقم الحدیث ۱۷۳۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (تاریخ بغداد ج ۱۱ ص ۲۹۳ برقم ۶۰۶۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[166] (الجامع لشعب الایمان ج ۸ ص ۲۸۸ رقم الحدیث ۵۸۳۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

ترجمہ: عمامہ کی مقدار حدیث سے ثابت نہیں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں روایت کرتے ہیں کہ ابو عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا حضور ﷺ کیسے عمامہ شریف باندھتے تھے فرمایا کہ عمامہ سر پر ہوتا پیچھے سے اڑستے شملہ کاندھوں کے درمیان ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ چند گز تھا ظاہر دس گز یا اس سے کچھ زیادہ تھا۔[167]

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

انہ قال فی تصحیح المصابیح قد تتبعت الکتب وتطلبت من السیر و التواریخ لاقف علی قدر عمامۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ وسلم فلم اقف علی شیٔ حتی اخبرنی من اثق بہ انہ وقف علی شیٔ من کلام النووی ذکر فیہ انہ کان لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عمامۃ قصیرۃ وعمامۃ طویلۃ و ان القصیرۃ کانت سبعۃ اذرع و الطویلۃ اثنی عشر ذراعاً انتھی۔

ترجمہ: شیخ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے تصحیح المصابیح میں لکھا کہ میں نے کتابوں کو تلاش کیا سیرت و تاریخ کی کتابیں بھی دیکھیں کہ کہیں مجھے رسول اللہ ﷺ کے عمامہ کی مقدار مل جائے لیکن مجھے کچھ نہیں ملا تا آنکہ مجھے ایک ایسا شخص ملا جس پر مجھے اعتماد ہے اس نے بتایا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھاہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو عمامہ تھے ایک چھوٹا دوسرا بڑا چھوٹے کی مقدار سات ذراع اور بڑے کی مقدار بارہ ذراع تھی۔[168]

[167] (الحاوی للفتاویٰ ج ۱ ص ۷۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

[168] (مرقاۃ المفاتیح ج ۸ ص ۱۴۷۔۱۴۸ مطبوعہ دار الفکر العربی بیروت)، (شرح زرقانی علی المواھب ج ۵ ص ۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (المقالۃ العذبۃ فی العمامۃ و العذبۃ للقاری ص ۱۴ مطبوعہ دار الاخلاص لاھور)

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شیخ الاسلام ابن حجر ہیتمی مکی شافعی متوفی ۹۷۴ھ لکھتے ہیں:

اما طول عمامۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہ و سلم و عرضھا فلم یثبت فیھا شئ و من ثم قال جماعۃ من الحفاظ الجامعین بین فنی الحدیث و غیرہ لم یتحرر لنا فی ذلک شئ و من ثم لما سئل عنہ الحافظ عبد الغنی لم یبد فیہ شیئا۔[169]

ملا علی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

ظاھر کلام المدخل ان عمامتہ کانت سبعۃ اذرع مطلقاً من غیر تقیید بالقصیر والطویل۔

ترجمہ: یعنی حاصل کلام یہ کہ حضور ﷺ کا عمامہ مبارک مطلقاً سات ساتھ ہوتا تھا بغیر لمبائی اور چوڑائی کی قید کے۔[170]

ملا علی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد المشہور ابن الحاج متوفی ۷۳۷ھ لکھتے ہیں:

ما نصہ وردت السنۃ بالرداء والعمامۃ والعذبۃ لکن الرداء کان اربعۃ اذرع ونصفاً ونحوھا والعمامۃ سبعۃ اذرع ونحوھا یخرجون منھا التلحیۃ والعذبۃ والباقی عمامۃ۔[171]

---

169 (الفتاویٰ الحدیثیۃ مطلب فی طول عمامۃ النبی او عرضہ ص ۱۲۔۱۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

170 (مرقاۃ شرح مشکوۃ کتاب اللباس الفصل الثانی حکم العمامۃ والقلنسوۃ ج۸ ص ۲۵۰ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

171 (المدخل لابن الحاج ج ۱ ص ۱۴۰ مطبوعہ دار الفکر العربی بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں:

کانت عمامته صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم فی البیت سبعة او ثمانیة اذرع وفی وقت الصلوات الخمس اثنا عشر ذراعاً وفی الجمعة اربعة عشر ذراعاً وفی الحروب خمسة عشر ذراعاً کذا قیل انتهی معرباً۔ [172]

شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں:

پنجگانہ نمازوں کے وقت بارہ گز اور عید کے روز چودہ گز اور جنگ و حرب کے وقت پندرہ گز اور متاخرین علمائے کرام نے فرمایا کہ وقار و مرتبہ اور بزرگی کی وجہ سے بادشاہ قاضی مفتی فقیہ مشائخ اور غازی کو اکتیس گز (یعنی ہاتھ) تک عمامہ باندھنا جائز ہے۔ عمامہ باندھنے میں سنت یہ ہے کہ عمامہ لمبا ہو نہ کہ چوڑا اور عمامہ کا عرض آدھا ہاتھ ہو یا تھوڑا کم یا زیادہ اس کی بیشی میں کوئی حرج نہیں اور اس کی کم سے کم لمبائی سات گز ہو ایسے گز سے جو چوبیس انگل کا ہوتا ہے کہ مٹھیاں بنتی ہیں اور یہ کہ عمامہ با طہارت باندھے اور قبلہ رو کھڑا ہو کر باندھے اور جب بھی کھولے تو پیچ پیچ کر کے کھولے یکبارگی نہ اتارے جیسے باندھنے میں پیچ پر پیچ دیا تھا اس طریقے سے کھولے عمامہ باندھنے کے بعد آئینہ یا پانی یا اس کی مثل کسی (عکس دار) چیز میں دیکھ کر اس کو درست کرے اور عمامہ شملہ کے ساتھ باندھے۔ [173]

★...★

---

172 (آداب اللباس للشیخ محدث دهلوی ص ۳ مطبوعه هند)، (المقالة العذبة فی العمامة والعذبة للقاری ص ۱۴ مطبوعه دار الاخلاص لاهور)

173 (کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۱۴۔۱۵ مطبوعه دار احیاء العلوم کراچی)

علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

قال العلماء رحمھم اللہ تعالیٰ لم تکن عمامۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بالکبیرۃ التی توذی صاحبھا وتضعفہ وتجعلہ عرضۃ للآفات کما یشاھد من حال اصحابنا ولا بالصغیرۃ التی تقصر عن وقایۃ الراس من الحر والبرد بل وسطا بین ذلک۔

ترجمہ: علماء فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا عمامہ نہ اتنا طویل تھا کہ اٹھانے میں تکلیف ہو نہ اتنا مختصر تھا کہ سر کو سردی گرمی سے نہ بچاسکے بلکہ درمیانہ درجہ کا تھا۔[174]

محدث دیوبند کا قول

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

ما نصہ کانت عمامتہ علیہ السلام فی اکثر الاحیان ثلاثۃ اذرع شرعیۃ وفی الصلوات الخمس سبعۃ اذرع وفی الجمع والاعیاد اثنا عشر ذراعاً انتھی۔

ترجمہ: حضور ﷺ کا عمامہ اکثر اوقات میں تین شرعی ذراعی کا تھا پانچوں نمازوں کے لئے سات ذراع کا تھا اور جمعہ وعیدین میں بارہ ذراع کا تھا۔[175]

محمد زکریا دیوبندی کی تحقیق

محمد زکریا دیوبندی لکھتے ہیں:

حضور ﷺ کے عمامہ کی مقدار مشہور روایات میں نہیں ہے طبرانی کی ایک روایت میں سات ذراع آئی ہے بیجوری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کا بے اصل ہونا ذکر کیا

---

174 (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (شرح زرقانی علی المواھب ج ۵ ص ۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

175 (العرف الشذی علی جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۰۴)

ہے علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیر کی کتابوں کو خاص طور سے تلاش کیا مگر حضور ﷺ کے عمامہ کی مقدار مجھے نہیں ملی۔ البتہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نقل کیا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کے دو عمامے تھے ایک چھوٹا چھ ہاتھ کا مناوی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے موافق اور سات ہاتھ کا ملا علی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے موافق ایک بڑا بارہ ہاتھ کا۔ صاحب مدخل نے حضور ﷺ کے عمامہ کی مقدار سات ہی ہاتھ بتائی ہے دوسرا نہیں بتایا۔[176]

★......★

پانچواں باب
شملہ کا بیان

عمامہ کا شملہ کم سے کم چار انگلی کے برابر اور زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ تک ہونا چاہیے۔ حضور ﷺ سے شملہ کے مختلف طریقے ثابت ہیں۔ حضور ﷺ کے عمامہ کے تذکرے میں دو شملے اور ایک شملہ دونوں کا احادیث سے ثبوت ملتا ہے لہٰذا عمامہ شریف میں ایک شملہ رکھنا بھی درست اور سنت ہے اور دو شملے رکھنا بھی درست اور سنت ہے۔ جو انشاء اللہ آگے تفصیل سے بیان کیے جائیں گے۔ اور فقہاء کرام رحمھم اللہ نے فرمایا ہے کہ عمامہ کا شملہ پیٹھ کی جانب دونوں مونڈھوں کے درمیان چھوڑنا افضل اور مستحب ہے اور دائیں طرف رکھنا بھی جائز ہے البتہ بائیں طرف رکھنے اور نہ رکھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اور بغیر شملہ کے بھی بعض علماء نے جائز کہا ہے لیکن درست یہ ہے کہ عمامہ بغیر شملہ کے مکروہ یعنی مکروہ تنزیہی ہے اگرچہ بعض علماء نے اس کو مباح قرار دیا ہے مگر یہ صحیح احادیث کے خلاف ہے اس لئے ہمارے مطالعہ میں کوئی ایک صحیح یا ضعیف حدیث نہیں جس میں یہ

---

[176] (شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی ص ۸۸ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

ہو کہ حضور ﷺ نے بغیر شملہ کے عمامہ مبارک پہنا ہو نہ کسی صحابی کا فرمان نہ کسی تابعی کے فرمان سے ثابت ہے۔

ابن قیم کا بغیر شملہ کے عمامہ کو سنت کہنا درست نہیں

اور بعض علماء نے جو اس کو بھی سنت کہا ہے وہ ہمارے نزدیک درست نہیں اور کسی روایت میں شملہ کے بغیر عمامہ ذکر کرنے سے یہ لازم نہیں کہ حضور ﷺ نے شملہ کے بغیر عمامہ باندھا ہو اس لئے ابن قیم کا **زاد المعاد فی ھدی خیر العباد ج ۱ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۳٦ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت طبع سنہ ۱۴۰۵ء** میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے (جن میں شملہ کا ذکر نہیں) استدلال درست نہیں۔ جیسا کہ مشہور قاعدہ **عدم الذکر لا یستلزم عدم الوجود** اور یہ روایت بھی مختصر ہے جن سے ابن قیم نے استدلال کیا ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن حریث یحدث عن ابیہ کی سند سے فتح مکہ کی یہ روایت جس میں حضور ﷺ کے عمامہ شریف کا ذکر ہے تفصیلاً روایت کیا ہے جس میں شملہ کا ذکر ہے جس سے ثابت ہوا کہ ابن قیم کا یہ استدلال درست نہیں۔ وہ روایت یہ ہیں:

اخبرنا الفقیہ ابو بکر محمد بن بکر الطوسی رحمۃ اللہ قال انبانا ابو بشر محمد بن احمد بن حاضر قال حدثنا ابو العباس السراج قال حدثنا ابو معمر قال حدثنا ابو اسامة عن مساور الوراق قال سمعت جعفر بن عمرو بن حریث یحدث عن ابیہ قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یوم فتح مکة وعلیہ عمامة سوداء حرقانیة قد ارخی طرفھا بین کتفیہ۔[177]

[177] (دلائل النبوۃ للبیھقی ج ۵ ص ٦۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

من العلم ان العذبۃ سنۃ و ترکھا استکافاً عنھا اثم او غیر مستنکف فلا۔

ترجمہ: جو شملہ کو سنت نہ کہے اور تکبر سے لٹکائے تو وہ گنہگار ہے ورنہ نہیں۔ [178]

امام محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی متوفی لکھتے ہیں:

قال السیوطی من علم ان العذبۃ سنۃ و ترکھا استکافا اثم و غیر مستنکف فلا۔ [179]

امام عینی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام محدث کبیر بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

قال شیخنا زین الدین رحمہ اللہ ما المراد بسدل عمامتہ بین کتفیہ؟ ھل المراد سدل الطرف الاسفل حتی تکون عذبۃ؟ او المراد سدل الطرف الاعلی بحیث یغرزھا و یرسل منھا شیئاً خلفہ؟ یحتمل کلاً من الامرین و لم ار التصریح یکون المرخی من العمامۃ عذبۃ الا فی حدیث عبد الاعلی بن عدی رواہ ابو نعیم فی معرفۃ الصحابۃ من روایۃ اسماعیل بن عیاش عن عبد اللہ بن بشر عن عبد الرحمن بن عدی البھرانی عن اخیہ عبد الاعلی بن عدی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم دعا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوم غدیر خم فعممہ و ارخی عذبۃ العمامۃ من خلفہ ثم قال ھکذا فاعتموا فان العمائم سیماء الاسلام وھی الحاجزین المسلمین و المشرکین قال وقال الشیخ مع ان العذبۃ الطرف کعذبۃ السوط و کعذبۃ اللسان ای طرفہ فالطرف الاعلی یسمی عذبۃ من حیث اللغۃ و ان کان مخالفاً للاصطلاح العرفی الآن وفی بعض طرق حدیث ابن عمر ما یقتضی ان الذی کان یرسلہ بین

[178] (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص۲۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[179] (شرح زرقانی علی المواھب ج۵ ص۱۱ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

كتفيه من الطرف الاعلى رواه ابو الشيخ وغيره من رواية ابی عبد السلام عن ابن عمر رضی اللہ تعالىٰ عنهما قال قلت لابن عمر كيف كان رسول اللہ صلى اللہ تعالىٰ عليه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم يعتم؟ قال كان يدير كور العمامة على راسه ويغرزها من ورائه ويرخی لها ذؤابة بين كتفيه انتهی۔[180]

امام ابراھیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام الشیخ ابراہیم البیجوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وقد استفيد من الحديث ان العذبة سنة وكان حكمة سنيتها ما فيها من تحسين الهيئة وارسالها بين الكتفين افضل واذا وقع ارسالها بين اليدين كما يفعله الصوفية وبعض اهل العلم فهل الافضل ارسالها من الجانب الايمن لشرفه او من الجانب الايسر كما هو المعتاد؟ وفی حديث ابی امامة عند الطبرانی ما يدل على تعيين الايمن لكنه ضعيف واستحسن الصوفية ارسالها من الجانب الايسر لكونه جانب القلب فيتذكر تفريغه مما سوى ربه قال قال بعض الشافعية ولو خاف من ارسالها نحو خيلاء لم يؤمر بتركها بل يفعلها ويجاهد نفسه۔[181]

امام عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

واعلم انه قد جاء فی العذبة احاديث كثيرة ما بين صحيح وحسن ناصة على فعل المصطفى لها لنفسه ولجماعة من صحبه وعلى امره بها فمنها ما ذكره المصنف يعنی الترمذی ومنها ما رواه ابن حبان عن ابن عمر انه قيل له كيف كان يعتم رسول اللہ صلى اللہ تعالىٰ عليه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فقال يدير كور العمامة على راسه ويغرزها من ورائه ويرخی لها ذؤابة بين كتفيه ولا يعارضها ما روى ابن ابی شيبة عن علی انه صلى اللہ تعالىٰ عليه وآلہٖ

---

[180] (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۱۵ ص ۲۲۔۲۳ مطبوعہ دار الفکر العربی بیروت)

[181] (المواھب الدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ ص ۶۷ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان)

و اصحابہٖ و سلم عممہ و سدل طرفیھا علی منکبیہ و ابو داود انہ عمم ابن عوف و سدلھا بین یدیہ و من خلفہ لان السنة تحصل بالکل و الافضل کونہ بین الکتفین۔[182]

شملہ کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنی عثمان بن عطاء الخراسانی عن ابیہ ان رجلا اتی ابن عمر و ھو فی مسجد منی فسالہ عن ارخاء طرف العمامة فقال لہ عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم بعث سریة و امر علیھا عبد الرحمن بن عوف و عقد لہ لواء فذکر الحدیث الی ان قال و علی عبد الرحمن بن عوف عمامة من کرابیس مصبوغة بسواد فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فحل عمامتہ ثم عممہ بیدہ و افضل عمامتہ موضع اربع اصابع او نحو ذلک فقال ھکذا فاعتم فانہ احسن و اجمل۔

ترجمہ: عطاء خراسانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس وہ منیٰ کی مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اس نے ان سے عمامے کے کناروں اور سروں کو لٹکانے کے بارے میں دریافت کیا حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو جواب دیا کہ حضور ﷺ نے ایک جہادی وفد بھیجا تھا اور ان پر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا تھا اور جھنڈا باندھ کر دیا تھا اور پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا یہاں تک کہ کہا کہ اس وقت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر سوتی کپڑے کا عمامہ تھا جس کو کالے رنگ سے رنگا گیا تھا حضور ﷺ نے انہیں بلایا اور بلا کر ان کا عمامہ اتار دیا پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے عبد الرحمن کو عمامہ

[182] (جمع الوسائل فی شرح الشمائل و بھامش شرح الشمائل للمناوی ج ۱ ص ۲۰۴ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

باندھا تھا اور اس کے عمامے سے چار انگشت کے برابر بڑھا دیا تھا یعنی سرے کو یا اس کے قریب قریب اور فرمایا اسی طرح عمامہ باندھا جاتا ہے بے شک یہ بہت اچھا بھی ہے اور خوبصورت بھی۔[183]

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

وعن عبداللہ بن عمر قال کنت عاشر عشرۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وابن مسعود وابن جبل وحذیفۃ وابن عوف وانا وابو سعید فجاء فتی من ثم جلس فذکر الحدیث الی ان قال ثم امر ابن عوف فتجھز لسریۃ بعثہ علیھا فاصبح وقد اعتم بعمامۃ کرابیس سوداء فاتاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثم نقضھا فعممہ فارسل من خلفہ اربع اصابع او نحوھا ثم قال ھکذا یا ابن عوف فاعتم فانہ اعرب واحسن ثم امر بلالاً فدفع الیہ اللواء فحمداللہ وصلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثم قال خذ یا ابن عوف فاغزوا جمیعا فی سبیل اللہ قاتلوا امن کفر باللہ ولا تغدروا ولا تمثلوا فھذا عھداللہ وسنۃ قلت روی ابن ماجہ طرفا منہ رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن۔[184]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عمر رضی اللہ عنھما انہ جاءہ رجل من اھل البصرۃ فسالہ عن ارسال العمامۃ خلفہ؟ فقال ابن عمر ساخبرک ذلک حتی تعلم کنت عاشر عشرۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وابن مسعود ومعاذ وحذیفۃ وعبدالرحمن بن عوف وابو سعید وابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم فامر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ابن عوف ان یتجھز بسریۃ یبعثہ علیھا فاصبح وقد اعتم بعمامۃ کرابیس سود فادناہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثم

---

[183] (شعب الایمان للبیھقی ج۵ ص ۱۷۴ رقم الحدیث ۶۲۵۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (سنن الکبری للبیھقی ج۶ ص ۳۶۳ رقم الحدیث ۱۲۸۴۴ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

[184] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

نقضها فعممه فارسل من خلفه اربع اصابع او حو ذلک ثم قال هکذا یا ابن عوف فاعتم فانها اعرب و احسن ثم امر بلالاً رضی اللہ تعالیٰ عنه ان یدفع الیه اللواء فحمد اللہ و اثنی علیه و صلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ثم قال خذ یا ابن عوف فاغز فی سبیل اللہ و قاتل من کفر باللہ لا تغلوا و لا تعدروا و لا تقتلوا ولیداً فهذا عهد اللہ و سنة نبیه فیکم۔[185]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابو یعلی و البزار برجال ثقات وابن ابی الدنیا والطبرانی والبیهقی فی الزهد وحسن اسناده ابو الحسن الهیثمی عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم امر عبدالرحمن بن عوف ان یتجهز لسریة یبعثه علیها فاصبح عبدالرحمن وقد اعتم بعمامة کرادیس سوداء فنقضها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم وعممه و ارخی له اربع اصابع او قریباً من شبر ثم قال هکذا فاعتم یا ابن عوف فانه اعرب و احسن۔[186]

اس روایت کی سند حسن ہے۔

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں:

رواہ الطبرانی فی الاوسط و اسنادہ حسن۔

ترجمہ: اس حدیث مبارکہ کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔[187]

---

185 (جامع الاحادیث الکبیر ج ۲۰ ص ۳۸۰۔ ۳۸۱ رقم الحدیث ۱۷۳۰۱ و ص ۳۸۳ رقم الحدیث ۱۷۳۱۸ مطبوعه دار الفکر بیروت)

186 (سبل الهدی و الرشاد ج ۷ ص ۲۷۵ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (تهذیب تاریخ دمشق ج ۱ ص ۹۱)

187 (المقالة العذبة فی العمامة و العذبة ص ۲۴ مطبوعه دار الاخلاص لاهور)

غیر مقلد محمد عبد الرحمن ابن عبد الرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں:

فائدة قد اخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عمم عبدالرحمن بن عوف فارسل من خلفہ اربع اصابع او نحوھا ثم قال ھکذا فاعتم فانہ اعرب واحسن۔

قال السیوطی اسنادہ حسن۔

ترجمہ: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے۔[188]

غیر مقلد علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

قال السیوطی اسنادہ حسن۔

ترجمہ: محدث کبیر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ کی سند حسن ہے۔[189]

سالم بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ ایک بالشت سے زیادہ شملہ لٹکاتے تھے

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال اخبرنا ینعقد بن عیسی قال حدثنی خالد بن ابی بکر قال رایت علی سالم قلنسوة بیضاء ورایت علیہ عمامة بیضاء یسدل خلفہ منھا اکثر من شبر۔

ترجمہ: خالد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سفید ٹوپی دیکھی اور میں نے ان کے سر پر سفید عمامہ دیکھا جس کا بالشت سے زیادہ حصہ وہ اپنے پیچھے لٹکاتے تھے۔[190]

---

188 (تحفة الاحوذی ج ۵ ص ۳۳۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)، (عون المعبود شرح ابوداؤد ج ۱۱ ص ۸۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

189 (نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۰۷ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

190 (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۹۷ مطبوعہ دار صادر بیروت)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال اخبرنا ینعقد بن عیسی قال حدثنی خالد بن ابی بکر قال رایت علی عبیداللہ بن عبداللہ قلنسوۃ بیضاء ورایت علیہ عمامۃ یسدل خلفہ منہا اکثر من شبر۔

ترجمہ: خالد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن عبد اللہ کے سر پر سفید ٹوپی دیکھی اور میں نے ان کے سر پر عمامہ دیکھا جس کا بالشت سے زیادہ حصہ وہ اپنے پیچھے لٹکاتے تھے۔[191]

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

وعن عائشۃ قالت عمم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عبدالرحمن بن عوف وارخی لہ اربع اصابع وقال انی لما صعدت الی السماء رایت اکثر الملائکۃ معتمین۔[192]

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

وقد اخرج ابن ابی شیبۃ ان عبداللہ بن الزبیر کان یعتم بعمامۃ سوداء قدارخاھا من خلفہ نحوا من ذراع۔[193]

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

ولا ادری ماھذا الظاھر الذی زعمہ فان کان الظھور من ھذا الحدیث الذی ساقہ باعتبار مافیہ من ذکر الادارۃ والتکویر وارسال الذؤابۃ فھذہ الاوصاف تحصل فی عمامۃ دون ثلاثۃ اذرع۔

وان کان من غیرہ فماھو بعد اقرارہ بعدم ثبوت مقدارھا فی حدیث۔[194]

---

[191] (طبقات ابن سعد ج۵ ص ۲۰۵ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[192] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[193] (نیل الاوطار ج۲ ص ۱۰۷ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

[194] (نیل الاوطار ج۲ ص ۱۰۷۔۱۰۸ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

احادیث مبارکہ وآثار صحابہ سے شملہ چھوڑنے کے طریقے

احادیث مبارکہ وآثار صحابہ میں شملہ چھوڑنے سے متعلق جو طریقے ثابت ہیں وہ یہ ہیں:

(۱)ایک شملہ پیچھے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکانا۔

(۲)ایک شملہ چھوڑ کر دائیں طرف لٹکانا۔

(۳)ایک شملہ چھوڑ کر بائیں طرف لٹکانا۔

(۴)دو شملے چھوڑ کر ایک سامنے اور ایک پیچھے کندھوں کے درمیان۔

(۵)دو شملے چھوڑ کر سامنے لٹکانا۔

(۶)شملہ سامنے چھوڑ کر داڑھی کے نیچے لے جانا۔

اب ترتیب وار ان کے دلائل حاضر ہیں:

(۱)ایک شملہ پیچھے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکانا

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

ذکرهما الترمذی فی الشمائل وله من حدیث الدراوردی عن عبداللہ عن نافع عن ابن عمر قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم اذا اعتم سدلها بین کتفیه۔[195]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا عتاب بن زیاد قال اخبرنا عبداللہ بن المبارک قال اخبرنا ابو شیبة الواسطی عن طریف بن شهاب عن الحسن قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم یعتم ویرخی عمامة بین کتفیه۔

[195] (السیرة النبویة ج۴ص ۵۹۰۔۵۹۱ مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب عمامہ باندھتے تو اسے دونوں شانوں کے درمیان لٹکاتے۔

اخبرنا محمد بن سلیم العبدی حدثنی الدراوری اخبرنا عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان اذا اعتم سدل عمامته بین کتفیه۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب عمامہ باندھتے تو اسے دونوں شانوں کے درمیان لٹکاتے۔[196]

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابو بکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ لکھتے ہیں:

حدثنا هشام بن عمار نا ابو الخطاب معروف الخياط قال رايت واثلة الاسقع يصفر لحيته ورايت عليه عمامة سوداء قد ارخى لها عذبة بن خلف۔[197]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو صالح منصور بن عبدالوهاب البزار قال: اخبرنا بو عمرو بن ابی جعفر قال: اخبرنا الحسن بن سفيان قال: حدثنا عبيدالله بن عمر القواريرى قال: حدثنا عبدالرحمن بن مهدى عن عبدالله بن عمر عن اخيه عبيدالله عن القاسم بن محمد عن عائشة ان رجلاً اتى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم على برزون وعليه عمامة طرفها بين كتفيه فسالت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فقال: رأيتيه ذاك جبريل۔[198]

---

196 (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۵۔۴۵۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (اخلاق النبی و آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۱۹۹ رقم الحدیث ۳۰۸ الاسناد حسن مطبوعہ دار المسلم الریاض)

197 (الآحاد و المثانی ذکر واثلۃ بن الاسقع ابو شداد ج ۲ ص ۱۷۵ رقم الحدیث ۹۱۲ مطبوعہ دار الرایۃ الریاض)

198 (دلائل النبوۃ باب ما جاء فی رؤیۃ من رای جبریل یوم بنی قریظۃ ج ۶ ص ۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (ابن سعد ج ۸ ص ۴۴)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

كان اذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه۔[199]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال اخبرنا عبيد بن نسطاس قال رأيت سعيد بن المسيب يعتم و عليه بعمامة سوداء ثم يرسلها خلفه۔

ترجمہ: حضرت عبید بن نسطاس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ سیاہ عمامہ باندھے تھے اور اسے اپنے پیچھے چھوڑ دیتے تھے۔[200]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ابی عبيدة الحمصی قال بعث رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم علی بن ابی طالب علی بعث فعممه بعمامة سوداء ثم ارسلها من ورائه او قال علی كتفه۔۔۔۔

عن علی قال عممنی رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم يوم غدير خم بعمامة سوداء طرفها علی منكبی۔[201]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن سلمة بن وردان قال رأيت على انس عمامة سوداء قلنسوة قد ارخاها من خلفه۔

---

[199] (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ ص ۴۰۹ رقم الحدیث ۶۵۸۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۲۶ رقم الحدیث ۸۹۶۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (شرح السنہ ج ۶ ص ۱۷۱ رقم الحدیث ۳۰۰۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (زرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۱۰ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

[200] (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۳۸ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[201] (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ذکر عبداللہ بن بشر ص ج ۴ ص ۲۵ برقم ۴۵۶۹ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج ۴ ص ۱۴۹۰)

ترجمہ: سلمہ بن وردان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر سیاہ عمامہ دیکھا جس کے نیچے ٹوپی نہ تھی اور اس کا شملہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے لٹکا رکھا تھا۔[202]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا الحسین بن اسحاق التستری ثنا اسماعیل بن بهرام الکوفی ثنا عبدالعزیز بن محمد الدراوردی عن عبیداللہ ابن عمر عن نافع عن ابن عمر ثم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یسدل عمامته بین کتفیه۔[203]

امام محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا احمد بن علی بن المثنی حدثنا مصعب بن عبداللہ الزبیری حدثنا عبدالعزیز بن محمد عن عبداللہ بن عمر عن نافع عن بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یسدل عمامته بین کتفیه وان بن عمر کان یفعل ذلک قال عبیداللہ بن عمر ورایت القاسم وسالما یفعلان ذلک۔[204]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

عن جابر قال کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عمامة سوداء یلبسها فی العیدین ویرخیها من خلفه۔[205]

---

202 (طبقات ابن سعد ج۷ ص ۱۸ مطبوعہ دار صادر بیروت)

203 (طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۳۷۹ رقم الحدیث ۱۳۴۰۵ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

204 (صحیح ابن حبان ذکر وصف ا ج ۱۴ ص ۳۰۷ رقم الحدیث ۶۳۹۷ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۲۲ رقم الحدیث ۵۱۹۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سنن الترمذی قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب ج ۴ ص ۲۲۵ رقم الحدیث ۱۷۳۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

205 (میزان الاعتدال فی نقد الرجال ج ۶ ص ۲۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۱ ص ۱۹۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابو بکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ نا ابو اسامۃ و وکیع عن مساور الوراق حدثنی جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ قال کأنی انظر رسول اللہ علیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیھا بین کتفیہ الا ان وکیعا لم یقل بین کتفیہ۔[206]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا وکیع قال حدثنا سلمۃ بن وردان قال رایت علی انس عمامۃ سوداء علی غیر قلنسوۃ و قد ارخاھا من خلفہ نحوا من ذراع۔[207]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو کر الفارسی اخبرنا ابو اسحاق الاصبھانی حدثنا ابو احمد بن فارس حدثنا محمد بن اسماعیل قال و قال خطاب الحمصی حدثنا بقیۃ عن مسلم بن زیاد قال رایت اربعۃ من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم انس بن مالک فضالۃ بن عبید و ابا المنیب و روح بن سیار او سیار بن روح یرخون العمائم من خلفھم و ثیابھم الی الکعبین۔

ترجمہ: مسلم بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم میں سے چار شخصوں کو دیکھا حضرت انس بن مالک حضرت فضالہ بن عبید اور ابو المنیب اور روح بن سیار یا سیار بن روح کہ وہ اپنے عمامے اپنے پیچھے کی طرف لٹکاتے تھے اور ان کے کپڑے۔(یعنی قمیص ٹخنوں تک ہوتی تھیں)۔[208]

---

[206] (الآحاد و المثانی ج ۲ ص ۹۳ رقم الحدیث ۷۱۸ مطبوعہ دار الرایۃ الریاض)
[207] (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۴۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)
[208] (شعب الایمان للبیھقی ج ۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ردالمحتار

ردالمحتار میں ہے:

وندب لبس السواد وارسال ذنب العمامة بين الكتفين وتمامه فی الزيلعی۔[209]

كشاف القناع

منصور بن یونس بن ادریس البھوتی حنبلی لکھتے ہیں:

وان ارخی طرفها بين كتفيه فحسن۔

قال الآجری وارخاها ابن الزبير من خلفه قدر ذراع وعن انس نحوه۔[210]

شرح السير الكبير

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں:

(وفيه) دليل علی ان المستحب ارخاء ذنب العمامة بين الكتفين كما فعله رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم منهم من قدر ذلک يشبر ومنهم من قال الی وسط الظهر ومنهم من قال الی موضع الجلوس۔[211]

محيط برهانی

امام برہان الدین متوفی ۶۱۶ھ لکھتے ہیں:

وان المستحب ارسال ذنب العمامة بين الكتفين واختلفوا فی مقدار ماينبغی ان يكون من ذنب العمامة منهم من قدره بشبر ومنهم من قال الی وسط الظهر ومنهم من قال الی موضع الجلوس۔[212]

---

209 (ردالمحتار ج ۶ ص ۷۵۵)

210 (كشاف القناع عن متن الاقناع ج ۱ ص ۲۸۶ مطبوعه دارالفكر بيروت)

211 (شرح السير الكبير باب العمائم فی الحرب ج ۱ ص ۷۶ مطبوعه بمطبعة دائرة المعارف النظامية بحيدرآباد دكن هند)

212 (المحيط البرهانی كتاب الاستحسان والكراهية الفصل العاشر فی اللبس مايكره من ذلک ومالايكره ج ۶ جز ۱۱ ص ۷۴ مطبوعه مطبوعه المكتبة الغفارية کانسی روڑ کوئٹہ)

البحر الرائق

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ۷۴۳ھ اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں:

وان المستحب ارسال ذنب العمامة بين الكتفين واختلفوا فی مقدار الذنب قيل شبر وقيل الی وسط الظهر وقيل الی موضع الجلوس۔[213]

فتاویٰ عالمگیری

ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں:

واختلفوا فی مقدار ما ينبغی من ذنب العمامة منهم من قدر بشبر ومنهم من قال الی وسط الظهر ومنهم من قال الی موضع الجلوس كذا فی الذخيرة۔[214]

الدعامة لمعرفة احكام سنة العمامة

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قال ابن حجر فی شرح الشمائل بعد ما ذكر فيه اختلاف الروايات فی محل ارخائها كما ذكرنا ما نصه ولا تنافی لان السنة تحصل بكل لكن الافضل ان يكون بين الكتفين لانه الذی صح من فعله صلی الله تعالیٰ عليه وآله واصحابه وسلم لنفسه۔[215]

حاشیہ:

محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ لکھتے ہیں:

وكان شيخنا ابو العباس ابن تيمية قدس الله روحه فی الجنة يذكر فی سبب الذوابة شيئاً بديعاً وهو ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وآله واصحابه وسلم انما۔

---

213 (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج ۶ ص ۲۲۸۔ ۲۲۹ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)، (البحر الرائق ج ۸ ص ۴۸۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

214 (فتاویٰ عالمگیری کتاب الکراھیۃ باب اللبس مایکرہ من ذلک الباب التاسع فی اللبس مایکرہ من ذلک و ما لایکرہ ج ۵ ص ۴۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

215 (الدعامۃ لمعرفۃ احکام سنۃ العمامۃ ص ۵۴۔ ۵۵ مطبوعہ مکتبۃ العلم الاسلامی شام الطبعۃ الاولی ۱۳۴۲ھ)

مجمع النہر

الفقیہ المحقق عبد اللہ بن الشیخ محمد بن سلیمان داماد آفندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

والسنۃ ارخاء طرف العمامۃ بین کتفیہ ھکذا فعلہ النبی علیہ الصلاۃ والسلام۔

ترجمہ: سنت یہ ہے کہ شملہ کاندھوں کے درمیان ہو۔ اسی طرح حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کرتے تھے۔[216]

اس کے حاشیہ بدر المتقی فی شرح الملتقی میں ہے:

والسنۃ ارخاء طرف العمامۃ بین کتفیہ قدر شبر ھکذا فعلہ النبی علیہ الصلاۃ والسلام۔

ترجمہ: سنت یہ ہے کہ شملہ ایک بالشت کاندھوں کے درمیان ہو۔ اسی طرح حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کرتے تھے۔[217]

حاشیہ:

اتخذھا صبیحۃ المنام الذی رآہ فی المدینۃ لما رای رب العزۃ تبارک وتعالی فقال یا محمد فیم یختصم الملا الاعلی؟ قلت لا ادری فوضع یدہ بین کتفی فعلمت ما بین السماء والارض الحدیث وھو فی الترمذی وسئل عنہ البخاری فقال صحیح قال۔

حاشیہ:

فمن تلک الحال ارخی الذوابۃ بین کتفیہ انتھی۔[218]

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال احتبس عنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ذات غداۃ عن صلاۃ الصبح حتی کدنا نتراءی عین الشمس فخرج سریعاً

---

216 (مجمع النہر فی ملتقی الابحر کتاب الکراھیۃ ج ۲ ص ۵۳۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

217 (بدر المتقی فی شرح الملتقی کتاب الکراھیۃ ج ۲ ص ۵۳۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

218 (زاد المعاد فصل فی ملابسہ ج ۱ ص ۱۳۶۔۱۳۷ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (زرقانی علی المواھب ج ۵ ص ۱۱۔۱۲ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

فثوب بالصلاۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم و تجوز فی صلاتہ فلما سلم دعا بصوتہ قال لنا علی مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا ثم قال اما انی ساحدثکم ما حبسنی عنکم العداۃ انی قمت من اللیل فتوضات و صلیت ما قدر لی فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک و تعالی فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلی؟ قلت لا ادری قالھا ثلاثاً قال فرأیتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت برداناملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیٔ و عرفت۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ صبح کی نماز کے وقت حضور ﷺ کو دیر ہو گئی اور ہم لوگوں نے آپ ﷺ کا انتظار اس حد تک کیا کہ قریب تھا کہ آفتاب کی شعاع نظر آنے لگے اتنے میں حضور ﷺ تیزی سے تشریف لائے چنانچہ تکبیر کہی گئی اور آپ ﷺ نے اختصار سے نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے با آواز بلند فرمایا جس طرح تم بیٹھے ہو اسی طرح صف بندی کیے ہوئے بیٹھے رہو پھر فرمایا میں اپنی تاخیر کا واقعہ تم کو سناتا ہوں پھر واقعہ سنایا (واقعہ یہ ہے) رات کے وقت وضو کر کے جس قدر نماز میرے لیے مقدور تھی میں نے پڑھی اس کے بعد مجھے نیند آ گئی اور میں نماز میں ہی سو گیا۔ یکا یک کیا دیکھتا ہوں کہ میں اپنے رب کے حضور میں ہوں اور میں نے اپنے رب کو (اس کی شان کے لائق) نہایت اچھی شکل میں دیکھا (مجھ سے) ارشاد ہوا اے محمد ﷺ میں نے عرض کی لبیک اے میرے پروردگار میں حاضر ہوں فرمایا اس وقت ملائکہ آسمانی کیا گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی مجھے معلوم نہیں تین مرتبہ یہی ارشاد ہوا حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا

دست قدرت میرے سینہ پر رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی پس ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔[219]

نیز اس حدیث مبارکہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا علم غیب بھی ثابت ہوا۔

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

فوضع کفه بین کتفی حتی وجدت برد انامله بین صدری فتجلی لی کل شئ وعرفت۔

ترجمہ: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے سینہ پر رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی پس ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔[220]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

فوضع کفه بین کتفی فوجدت برد انامله بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفته۔

---

[219] (جامع سنن الترمذی کتاب التفسیر من سورۃ ص ج۵ ص ۳۶۸۔۳۶۹ رقم الحدیث ۳۲۳۵ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن الدارمی رقم الحدیث ۲۱۵۳۔ طبرانی کبیر ج۲۰ رقم الحدیث ۲۱۶۔ الکامل ابن عدی ج٦ ص ۲۳۴۴۔ مسند البزار رقم الحدیث ۲۶۶۸۔ مستدرک ج۱ ص ۵۲۱۔ شرح السنۃ رقم الحدیث ۹۱۹ مسند احمد ج۸ رقم الحدیث ۲۲۷۰)، (تحفة الاحوزی شرح ترمذی ج۴ ص۱۷۵ مطبوعه نشر السنة ملتان)، (سبل الهدی والرشاد ج۱۰ ص۱۰ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (العلل المتناهیة باب فی ذکر صورۃ ج۱ ص ۳۱ رقم الحدیث ۱۱ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر ج ۲۰ ص ۸۲ رقم الحدیث ۱۵٦۸۸ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (مسند الشامیین ج ۱ ص ۳۳۹۔۳۴۰ رقم الحدیث ۵۹۷ مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت)، (معجم الصحابة ج ۲ ص ۱۰۲ برقم ۵۵۲ مطبوعه مکتبة الغرباء الاثریة المدینة المنورة)

[220] (تفسیر ابن کثیر ج۴ ص۴۴ مطبوعه دار الفکر بیروت)

حاشیہ:

ترجمہ: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے سینہ پر رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی پس ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔[221]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے:

فعلمت مافی السموات و الارض۔

ترجمہ: پس میں نے آسمانوں اور زمین کی ہر شے کو جان لیا۔[222]

یہی یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

فعلمت ما بین المشرق و المغرب۔

ترجمہ: میں نے مشرق و مغرب کے درمیان ہر شے کو جان لیا۔[223]

....

221 (الدر المنثور فی التفسیر الماثور سورہ ص آیت نمبر ۶۹ ج ۵ ص ۵۹۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

222 (جامع سنن الترمذی کتاب التفسیر من سورۃ ص ج ۵ ص ۳۶۸۔ ۳۶۹ رقم الحدیث ۳۲۳۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، تفسیر عبد الرزاق ج ۲ ص ۱۶۹۔ مسند احمد ج ۱ ص ۳۶۸۔ السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث ۴۶۹۔ جامع المسانید و السنن لابن کثیر مسند ابن عباس رقم الحدیث ۱۳۵۱)

223 (جامع سنن الترمذی کتاب التفسیر من سورۃ ص ج ۲ ص ۱۵۶ مطبوعہ مکتبہ اکرمیہ پشاور)، السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث ۴۶۹۔ جامع المسانید و السنن لابن کثیر مسند ابن عباس رقم الحدیث ۱۳۵۱)، سند ابو یعلی رقم الحدیث (۲۶۰۸

حاشیہ:

علامہ علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں لکھتے ہیں:

فعلمت بسبب وصول ذلک الفیض مافی السموت والارض یعنی اعلمہ اللہ مافیھا من الملائکۃ والاشجار وغیرھا وھو عبارۃ عن سعۃ علمہ الذی فتح اللہ وقال ابن حجر ای جمیع الکائنات التی فی السموت بل وما فوقھا کما یستفاد من قصۃ المعراج والارض ھی بمعنی الجنس وجمیع مافی الارضین السبع بل وماتحتھا کماافادہ اخبارعن الثور والحوت الذی علیھما والارضون۔

ترجمہ: اس فیض ربانی کی بدولت میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے جان لیا یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان کے اندر پائے جانے والے فرشتوں درختوں اور دیگر چیزوں کا علم عطا فرمادیا۔ یہ حدیث آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی اس وسعت علم سے عبارت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ اکو عطا فرمائی ہے۔

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے آسمانوں کی بلکہ ان سے بھی اوپر کی تمام مخلوقات کو جان لیا جیسا کہ حدیث معراج سے ثابت ہے اور زمین جنس کے معنی میں ہے یعنی آپ ﷺ نے سات زمینوں کی بلکہ ان سے بھی نیچے کی تمام چیزوں کو جان لیا جیسا کہ قرآن اور احادیث ﷺ نے بیل اور مچھلی کی خبر دی جن پر زمینیں قائم ہیں۔[224]

....

[224] (مرقاۃ شرح المشکوۃ ج ۲ ص ۲۱۰ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حاشیہ:

شیخ عبد الحق محدّث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمینھا بود عبارت ست از حصول تمامہ علوم جزئی و کلی واحاطہ آں۔

ترجمہ: میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں تھا اس حدیث میں تمام علوم جزی و کلی کے حاصل ہونے اور ان کے احاطہ کرنے کا بیان ہے۔[225]

★.......★

(۲) ایک شملہ چھوڑ کر دائیں طرف لٹکانا

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

وعن ابی امامۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم لا یولی والیا حتی یعممہ ویرخی لہا من جانب الایمن نحو الاذان۔

ترجمہ: ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب بھی کوئی حاکم گورنر مقرر کرتے تو اس کے لئے عمامہ باندھتے اور شملہ اس کا دائیں طرف کان کے قریب لٹکاتے۔[226]

---

225 (اشعۃ اللمعات فارسی الفصل الثانی باب المساجد ج ۱ ص ۳۵۷ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

226 (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (الدعامۃ لمعرفۃ احکام سنۃ العمامۃ ص ۴۸ مطبوعہ مکتبۃ العلم الاسلامی شام الطبعۃ الاولی ۱۳۴۲ھ)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

قال الامام مالک رحمہ اللہ تعالی انہ لم یر احداً ممن ادرکہ یرخیھا بین کتفیہ الا بین یدیہ ونقلہ ابن الحاج فی المدخل وھذا یدل علی ان عمل التابعین علی ارسال العذبة من بین ایدیھم۔[227]

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

واخرج ابن سعد عن مولی یقال لہ ھرمز قال رایت علیا علیہ عمامة سوداء قد ارخاھا من بین یدیہ ومن خلفہ قال ابن رسلان فی شرح السنن ثم ذکر حدیث عبدالرحمن وھی التی صارت شعار الصالحین المتمسکین بالسنة یعنی ارسال یباع علی الصدر۔[228]

(۳) ایک شملہ چھوڑ کر بائیں طرف لٹکانا

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

رواہ الطبرانی بسند حسن والضیاء المقدسی رحمہ اللہ تعالی فی صحیحہ عن عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علیاً ص الی خیبر فعممہ بعمامة سوداء ثم ارسلھا من ورائہ او قال علی کتفیہ الیسری لکن روایہ تردد وما جزم بالثانی۔

ترجمہ: عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خیبر کے موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا تو کالا عمامہ باندھا اور پیچھے اور بائیں مونڈھے کی طرف لٹکایا۔[229]

---

227 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

228 (نیل الاوطار ج۲ ص ۱۰۶ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

229 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۵ ص ۲۶۷۔ ۲۶۸ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (الاصابة فی تمیز الصحابة لابن حجر عسقلانی ج ۴ ص ۲۵ برقم ۴۵۶۹ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

غیر مقلد محمد عبد الرحمن ابن عبد الرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں:

وحديث عبدالله بن بشر قال بعث رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم على بن ابى طالب الى خيبر فعممه بعمامة سوداء ثم ارسلها من ورائه او قال على كتفه اليسرى اخرج الطبرانى وحسنه السيوطى۔

ترجمہ: عبد اللہ بن بشر بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا تو سیاہ عمامہ باندھا اور پیچھے اور بائیں مونڈھے کی طرف سے لٹکایا۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن کہا ہے۔[230]

(۴) دو شملے چھوڑ کر ایک سامنے اور ایک پیچھے کندھوں کے درمیان

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد بن رشدين قال حدثنا الحسن بن سليمان بن قبيطة قال حدثنا الحجاج بن رشدين بن سعد قال حدثنا معاوية بن صالح عن ابى عقبة عن ثوبان مولى رسول الله ان النبى كان اذا اعتم ارخى عمامته بين يديه ومن خلفه۔

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب عمامہ باندھتے تو عمامہ کو آگے اور پیچھے لٹکاتے۔[231]

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

وعن ثوبان مولى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم كان اذا اعتم ارخى عمامته بين يديه ومن خلفه رواه الطبرانى فى الاوسط وفيه الحجاج بن رشدين وهو ضعيف۔

---

230 (تحفۃ الاحوذی ج۵ ص ۳۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

231 (طبرانی الاوسط ج ا ص ۱۱۰ رقم الحدیث ۳۴۲ مطبوعہ دار الحرمین القاہرۃ)، (سبل الہدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب عمامہ باندھتے تو عمامہ کو آگے اور پیچھے لٹکاتے۔

طبرانی نے اس کو معجم اوسط میں روایت کیا اس میں حجاج بن رشدین راوی ضعیف ہیں۔[232]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا سلیمان بن خربوذ حدثنا شیخ من اھل المدینۃ قال سمعت عبدالرحمن بن عوف یقول عممنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فسدلھا بین یدی و من خلفی۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے عمامہ بندھوایا تھا اور اس کا سر الٹکایا تھا آگے بھی اور میرے پیچھے بھی۔[233]

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن اسماعیل مولی بنی ھاشم ثنا عثمان بن عثمان الغطفانی ثنا سلیمان بن خربوذ حدثنی شیخ من اھل المدینۃ قال سمعت عبدالرحمن بن عوف یقول ثم عممنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فسدلھا بین یدی و من خلفی۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے عمامہ بندھوایا تھا اور اس کا سر الٹکایا تھا آگے بھی اور میرے پیچھے بھی۔[234]

---

232 (مجمع الزوائد و منبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

233 (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۷۴ رقم الحدیث ۶۲۵۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (الآداب للبیہقی ج ۲ ص ۱۹۸ رقم الحدیث ۵۱۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

234 (سنن ابی داؤد ج ۴ ص ۵۵ رقم الحدیث ۴۰۷۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند ابویعلی ج ۲ ص ۱۶۰ رقم الحدیث ۸۵۰ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۲۳ رقم الحدیث ۵۱۹۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (شرح السنہ ج ۶ ص ۱۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وروی مما ذکرہ المناوی فی شرح نظم السیرۃ العراقیۃ والزرقانی فی شرح المواھب ان المصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم لما بعث علیاً الی الیمن سنۃ عشر عقد لہ لوائہ وعممہ بیدہ عمامۃ ثلاثۃ اکوار وجعل لہ ذراعاً بین یدیہ وشبراً من ورائہ۔ [235]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا الحسن بن صالح عن جابر قال اخبرنی من رای علیا قد اعتم بعمامۃ سوداء قد ارخاھا من بین یدیہ ومن خلفہ۔

ترجمہ: حضرت جابر ص فرماتے ہیں میں نے حضرت علی صپر سیاہ عمامہ دیکھا اس کے کنارے کو آگے اور پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔ [236]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا شریک عن محمد بن قیس قال رایت ابن عمر معتماً قد ارخی یباع بین یدیہ ومن خلفہ ولا ادری ایھا اطول۔

ترجمہ: حضرت محمد بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عمامہ باندھتے ہوئے دیکھا اس کے کنارے کو آگے اور پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔ [237]

---

235 (الدعامۃ لمعرفۃ احکام سنۃ العمامۃ ص ۴۶۔۴۷ مطبوعہ مکتبۃ العلم الاسلامی شام الطبعۃ الاولی ۱۳۴۲ھ)

236 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

237 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۰ رقم الحدیث ۲۴۹۸۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن سعد بسند ضعیف من طریق ابی اسد بن کریب عن ابیه قال رایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما یعتم فیرخی من عمامته شبراً بین کتفیه و من بین یدیه۔[238]

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

واخرج الطبرانی من حدیث عبداللہ بن بشر قال بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم علی بن ابی طالب علیه السلام الی خیبر فعممه بعمامة سوداء ثم ارسلها من ورائه او قال علی کتفه الیسری وحسنه السیوطی۔

ترجمہ: عبداللہ بن بشر بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا تو سیاہ عمامہ باندھا اور پیچھے اور بائیں مونڈھے کی طرف سے لٹکایا۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن کہا ہے۔[239]

(۵) دو شملے چھوڑ کر سامنے لٹکانا

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا عبیدة عن هشام قال رایت ابن الزبیر معتما قد ارخی طرفی یباع بین یدیه۔

ترجمہ: ہشام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر ص کو دیکھا کہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور شملے آگے کی طرف لٹکائے ہوئے تھے۔[240]

---

[238] (سبل الهدی والرشاد ج۷ ص۲۷۸ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

[239] (نیل الاوطار ج۲ ص۱۰۶ مطبوعه دار الجیل بیروت)

[240] (مصنف ابن ابی شیبه ج۵ ص۱۸۰ رقم الحدیث ۲۴۹۷۷ مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)

(۶) شملہ سامنے چھوڑ کر داڑھی کے نیچے لے جانا

مسئلہ تحنیک عمامے کو گردن سے گھما کر باندھنا یعنی عمامے کو ٹھوڑی کے نیچے گھما کر باندھنا یہ بھی مستحب ہے مگر اس مسئلہ میں ہمارے مطالعہ میں کوئی حدیث مبارکہ نہیں البتہ تابعین کرام رحمہم اللہ کے فعل سے یہ ثابت ہے اور یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔مالکی اور حنبلی مذہب میں تحنیک کے بغیر عمامہ جسے اقتعاط کہتے ہیں (یعنی شملہ کو ٹھوڑی کے نیچے نہ گزارنا جیسے کہ آج کل عام علماء عمامہ باندھتے ہیں) مکروہ ہے لیکن احناف وشوافع کے نزدیک یہ مکروہ نہیں۔

مالکیوں اور حنبلیوں کے پاس چند آثار کے علاوہ اور کوئی دلیل نہیں اور ایک حدیث جو ہے:

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم امر بالتلحی و نہی عن الاقتعاط۔

ترجمہ: بے شک حضور ﷺ نے تلحی کا حکم دیا ہے اور اقتعاط سے منع فرمایا ہے۔

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل وسند نہیں۔ [241]

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قلت قد یبحث فی قولہ ینھی مخصوص بان النھی الخاص فیہ موجود وھو ما تقدم عن ابی بکر الصولی من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نھی عن الاقتعاط وھو ترک التلحی ھذا انما کرہ اصحاب غریب وھو یوردون فی کتبھم احادیث غریبۃ لاتوجد فی کتب المحدثین وھو یوقف لھا علی اسناد فلایحتج بما انفردوا بذکرہ ومما یوید ھذا ان الشیخ مرتضی فی شرح القاموس فی مادۃ قعط بعد ما فسر الاقتعاط قال ما نصہ وقد نھی عنہ

---

241 (تاج العروس)، (لسان العرب ج۷ ص ۳۸۳ مطبوعہ دار صادر بیروت)

فی الحدیث الذی رواہ ابو عبید القاسم بن سلام مرفوعاً قال الصاغانی ولم اظفر باسنادہ ولا باسم من رواہ من رواہ من صحابی او تابعی ارسلہ فالنھی عنہ اذا لیس بثابت۔

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ ان کے قول میں بحث ہو سکتی ہے کہ نہی مخصوص ہے کہ نہی کا خاص ہونا اس میں موجود ہے کہ ابو بکر الصولی کے حوالے سے گزرا کہ حضور ﷺ نے اقتعاط سے منع فرمایا اور مذکورہ تلحی کو اصحاب کا ترک کرنا غریب ہے۔ کہ انہوں نے اپنی کتب میں وہ غریب احادیث درج کر دی ہیں جن کا تذکرہ محدثین کی کتب میں نہیں ملتا اور موقوف اسناد پر ہوتا ہے اور اس کو دلیل نہیں بنایا جائے گا جس میں وہ منفرد ہوں ذکر کرنے میں۔ اور یہی اس کی تائید کرتا ہے جو شیخ مرتضیٰ نے شرح قاموس میں (قعط) کے مادہ کے بیان کے دوران (الاقتعاط) کی وضاحت فرماتے ہوئے کہا اور جو نص وارد ہوئی اور منع فرمایا حدیث میں جس کو روایت فرمایا ابو عبداللہ القاسم بن سلام نے مرفوع الصاغانی نے کہا میں اس کی اسناد کو نہیں پاتا اور نہ ہی راوی کا نام کہ جس نے اسے روایت کیا اس سے جس نے صحابی سے روایت کیا یا تابعی سے ارسال کیا ہے بہر حال یہ نہی ثابت نہیں۔[242]

معلوم ہوا کہ یہ ثابت نہیں اور نہ اس کی کوئی سند ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الاسناد سلاح المومن فاذا لم یکن معہ سلاح فبای شئ یقاتل۔

ترجمہ: سند مومن کا ہتھیار ہے جب کسی کے پاس اسلحہ نہ ہو بھلا وہ کیسے جنگ جیت سکتا ہے۔[243]

امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الاسناد الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء ولکن اذا قیل لہ من حدثک بقی۔

---

242 (الدعامۃ لمعرفۃ احکام سنۃ العمامۃ ص ۱۷ مطبوعہ مکتبۃ العلم الاسلامی شام الطبعۃ الاولی ۱۳۴۲ھ)، (تاج العروس ج۵ ص ۲۱۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)

243 (فتح المغیث ج۳ ص ۵ مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ المدینۃ المنورۃ)

ترجمہ: اسناد حدیث ہی دین ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو پھر ہر کوئی جو چاہتا وہی کہہ دیتا لیکن جب اس سے سند کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے۔[244]

البتہ بعض سیرت کی کتابوں میں اس کو سنت کہا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: سبل الهدی و الرشاد ج۷ ص ۲۸۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

ان کے علاوہ جو آثار ہے وہ یہ ہیں:

اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ اخبرنا ابو عبداللہ الصنعانی حدثنا اسحاق بن ابراهیم اخبرنا عبدالرزاق عن معمر عن لیث عن طاوس قال فی الذی یلوی العمامة علی راسه و لا یجعلها تحت دقنه فان تلک عمه الشیطان۔

ترجمہ: طاؤس بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا اس شخص کے بارے میں جو اپنے سر پر عمامہ لپیٹتا ہے اور اس کو ٹھوڑی کے نیچے نہیں کرتا کہ یہ پگڑی باندھنے کی صورت شیطان کی ہے۔[245]

....

حاشیہ:

یہ روایت سنداً بھی ضعیف ہے اس لئے کہ اس روایت کی سند میں لیث بن ابی مسلم ہے جو سخت ضعیف ہے۔

امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ روایت کرتے ہیں:

لیث بن ابی سلیم ضعیف کوفی۔[246]

---

[244] (صحیح مسلم مقدمہ ج ۱ ص ۱۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[245] (شعب الایمان للبیهقی ج۵ ص ۱۷۶ رقم الحدیث ۶۲۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مصنف عبدالرزاق ج ۱۱ ص ۸۰ رقم الحدیث ۱۹۹۷۸ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

[246] (الضعفاء والمتروکمین للنسائی ص ۹۰ برقم ۵۱۱ مطبوعہ دار وعی حلب)

امام ابی الفرج عبد الرحمن علی بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

ضعفہ ابن عیینۃ و النسائی و قال احمد مضطرب الحدیث۔

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا شبابۃ عن سلیمان بن المغیرۃ قال رایت ابا نضرۃ یعتم بعمامۃ سوداء قدار خہا تحت عنقہ۔ [247]

محدث کبیر امام بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

وسئل مالک عن الذی یعتم بالعمامۃ و لا یجعلھا من تحت حقلہ فانکرھا و قال ذلک من عمل النبط و لیست من عمۃ الناس الا ان تکون قصیرۃ لا تبلغ او یفعل ذلک فی بیتہ او فی مرضہ فلا باس بہ۔ [248]

حاشیہ:

ولکن قد حدث عنہ الناس وقال السعدی یضعف حدیثہ وقال ابو حاتم الرازی وابو زرعۃ لا یشتغل بہ وھو مضطرب الحدیث وقال ابن حبان اختلط فی آخر عمرہ فکان یقلب الاسانید ویرفع المراسیل ویاتی عن الثقات بما لیس من حدیثھم ترکہ یحیی القطان ویحیی بن معین و ابن مھدی و احمد۔

ترجمہ: ابن عیینہ اور نسائی اس کی تضعیف کرتے ہیں اور احمد مضطرب الحدیث کہتے ہیں اور سعدی اس کی حدیث کی تضعیف کرتے ہیں اور ابو حاتم اور ابو زرعہ کہتے ہیں کہ اس کی حدیث پر مشغول نہیں ہونا چاہیئے اور یہ مضطرب الحدیث ہے اور ابن حبان کہتے ہیں کہ اس کا حافظہ آخری عمر میں خراب ہوا تھا اور یہ احادیث میں ہے۔

---

[247] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۰ رقم الحدیث ۲۴۹۸۴ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[248] (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۲۱ ص ۳۰۷ مطبوعہ بیروت)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سخت الفاظ مروی ہونے کی وجہ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جو سخت الفاظ مروی ہیں اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ شملہ کے بارے میں جو احادیث مروی ہیں وہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تک نہیں پہنچی ہو اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں تابعین کرام رحمہم اللہ کا یہ عمل تھا اس لئے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے خلاف عمامہ باندھنے کو مکروہ کہا ہے۔

علامہ محمد بن راشد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وسئل عن العمامة اترخی بین الکتفین منها شیاً؟۔

....

حاشیہ:

رد وبدل کرتے تھے اور مراسیل کو مرفوع ذکر کرتے تھے اور ثقات سے ایسی حدیثیں ذکر کرتے کہ وہ ان کی نہیں تھیں اور اس کو یحییٰ قطان اور یحییٰ بن معین اور ابن مہدی اور احمد نے چھوڑا ہے۔[249]

امام محمد بن سعد البصری متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

کان رجلا صالحا عابدا و کان ضعیفا فی الحدیث۔

ترجمہ: یہ نیک عابد تھے اور حدیث میں ضعیف تھے۔[250]

---

[249] (الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۳ص ۲۹ برقم ۲۸۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[250] (طبقات ابن سعد ج ۶ ص ۳۴۹ مطبوعہ دار صادر بیروت)

وہل یسدل بین یدیہ؟

فقال لم ار احداً ممن ادرکت وھو یرخی بین کتفیہ منھا شیئاً وھو یسدل بین یدیہ وقد کنت البسھا فاسدلھا بین یدی وادخل الذی یکون من طیھا خلفی احشوبہ العمامۃ ولم اترکھا الا منذ دم علینا ولاۃ بنی ھاشم فترکناھا خوفاً من خلافھم لانھم لایلبسونھا وقد کان من قبلھم لایدعونھا حتی ان الامام لیخطب بھا فی کل جمعۃ فی الشتاء والصیف وھی لباس العرب لیست تلبسھا الاعاجم وقد رایت ربیعۃ وابن ھرمز یعتمان ولم یکن واحد منھما یرخی بین کتفیہ منھا شیئا ورایتھما یسدلانھا بین ایدیھما ولست اکرہ ارخاءھا من خلفہ لانہ حرام ولکن ھذا اجمل ولم ار احداً ممن ادرکت یرخی بین کتفیہ منھا شیئا الا عامر بن عبداللہ بن الزبیر فانی رایتہ یرخی بین کتفیہ من عمامتہ وقد بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم حین انصرف من الخندق وضع عنہ السلاح ولا ادری اغتسل ام لا فاتاہ جبریل فقال یا محمد اتضعون اللامۃ قبل ان تخرجوا الی قریظۃ فصاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی الناس ان لا یصلی احد الا فی بنی قریظۃ وذلک صلاۃ العصر فصلی بعض الناس بعد فوات الوقت ولم یصل بعضھم حتی لحقوا بنی قریظۃ اتباعا لقول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرای یومئذ جبریل فی صورۃ دحیۃ معتما قد ارسلھا بین کتفیہ۔

قال مالک وقال ربیعۃ انی لاجد العمۃ تزید العقل فانتھوہ وزجرہ واشتد علیہ وقال تدع العمۃ!

قال محمد بن راشد قد روی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم من روایۃ عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم انہ کان اذا اعتم یسدل عمامتہ بین کتفیہ۔ قال عبیداللہ ورایت القاسم وسالماً یفعلان ذلک فلاوجہ لکراھۃ ذلک الا ما ذکرہ مالک من ان ذلک اجمل۔ وقول ربیعۃ انی لاحد العمۃ تزید فی العقل لیس علی ظاھرہ بانھا تزید فی العقل حقیقۃ والمعنی فی ذلک ان لابسھا یسلک من اجل لباسہ ایاھا مسسک

العقلاء وذلک انھا لما کانت من ھیئۃ العلاء و الخیار و اھل السمت و الوقار فالتزم من ذلک فرق ما کان یلتزمہ قبل۔

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے شملہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ کندھوں کے درمیان چھوڑا جائے یا سامنے چھوڑا جائے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے جس کو بھی پایا ہے ان میں سے کوئی بھی شملہ کندھوں کے درمیان نہیں لٹکاتا تھا بلکہ شملہ سامنے لٹکاتا تھا میں بھی عمامہ پہنتا ہوں تو شملہ سامنے لٹکاتا ہوں اور عمامہ کے ایک کنارہ کو پیچھے کے حصہ میں داخل کرکے عمامہ کو پھیر دیتا ہوں... میں نے ربیعہ اور ابن ہرمز کو بھی دیکھا ہے وہ دونوں بھی شملہ کو دونوں کندھوں کے درمیان نہیں لٹکاتے تھے بلکہ سامنے لٹکاتے تھے اور میں جو کندھوں کے درمیان شملہ لٹکانے کو اچھا نہیں سمجھتا تو یہ اس وجہ سے نہیں کہ اس طرح کرنا حرام ہے لیکن وجہ یہ ہے کہ خوبصورت یہ ہے کہ سامنے لٹکا کر ٹھوڑی کے نیچے لے جایا جائے میں نے صرف عامر بن عبد اللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہم کو دیکھا ہے جو کندھوں کے درمیان شملہ لٹکاتے تھے اور صرف مجھے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم غزوہ خندق سے لوٹے ہتھیار رکھے غسل کیا یا نہیں یہ معلوم نہیں حضرت جبریل تشریف لائے اس موقع پر حضرت جبریل علیہ السلام نے عمامہ کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

اس کے بعد امام محمد بن راشد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عمامہ کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی معمول یہ

تھا تو اس کے بعد کراہت کی کوئی اور وجہ نہیں سوائے اس کے جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی ہے کہ خوبصورت دوسرا طریقہ ہے۔[251]

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان کے پاس عمامہ کے شملہ کے بارے میں وہ روایات نہیں پہنچی ہیں جن میں تحنیک کے بغیر عمامہ باندھنے کا ذکر ہے اور تحنیک تو تحنیک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو یہ احادیث بھی نہیں پہنچی جن میں کندھوں کے درمیان شملہ لٹکانے کا ذکر ہے حالانکہ احادیث میں دونوں کندھوں کے درمیان شملہ لٹکانے کے بارے میں سب سے زیادہ اور صحیح احادیث مروی ہے۔ صرف حضرت جبریل علیہ السلام اور ایک تابعی عامر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق روایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی ہے لہٰذا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانے کے تابعین کے عمل کی بنا پر تحنیک کو مستحب قرار دیا ہے۔ اس لئے ان ہی تک محدود رہے گا۔

اب ہم وہ دلائل ذکر کرتے ہیں جس میں بغیر تحنیک کے عمامہ کا ذکر ہیں:

بغیر تحنیک کے عمامہ حضور ﷺ کی سنت مبارک ہے

بغیر تحنیک کے آج کل جس طریقہ پر عمامہ باندھنا مشہور ہے یہ حضور ﷺ حضرت جبریل علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت مبارکہ ہے اور یہی طریقہ صحیح احادیث و آثار صحابہ سے ثابت ہے۔

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا علی بن حکیم الاودی اخبرنا شریک عن عمار الدھنی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء۔

---

[251] (البیان والتحصیل لابن راشد القرطبی فی ھیئۃ العمامۃ ج ۱۸ ص ۴۴۶ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ ص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکے میں اس طرح داخل ہوئے کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا۔[252]

یہ مشہور اور صحیح حدیث ہے اس حدیث مبارکہ میں جو عمامہ کا ذکر ہے وہ بغیر تحنیک کے عمامہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

امام محمد بن اسحاق بن العباس الفاکھی متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنی احمد بن عبید عن عاصم بن مضرس الانصاری قال اخبرنی ابوبکر عمرو الضبی عن المغیرة عن ابرهیم قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یوم فتح مکة معتجرا بعمامة سوداء۔[253]

جبریل کا بغیر تحنیک کا عمامہ

امام محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم التمیمی متوفی ۳۵۴ھ لکھتے ہیں:

قال ابشر یا ابابکر هذا جبریل متعجر بعمامة۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا خوشخبری ہو اے ابو بکر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ جبریل علیہ السلام ہے جو بغیر تحنیک کے عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔[254]

حافظ ابو عمرو ابن عبد البر مالکی متوفی ۴۶۳ھ روایت کرتے ہیں:

قال وبلغنی ان جبریل علیہ السلام نزل فی جنازته معتجراً بعمامة من استبرق۔[255]

---

252 (صحیح مسلم باب جواز دخول مکة بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

253 (اخبار مکة فی قدیم الدهر وحدیثه ذکر ما کان یلبس النبی اعلی رأسه حین دخل مکة ج ۵ ص ۲۱۵۔۲۱۶ رقم الحدیث ۱۷۳۔۱۷۴۔۱۷۵ مطبوعہ دار خضر بیروت)

254 (الثقات ج ۱ ص ۱۶۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

255 (الاستیعاب ذکر سعد بن معاذ ص ج ۲ ص ۶۰۴ برقم ۹۵۸ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

قال رسول اللہ ابشر یا ابابکر ھذا جبریل معتجر بعمامۃ صفراء۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا خوشخبری ہو اے ابو بکر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ جبریل علیہ السلام ہے جو بغیر تحنیک کے زرد رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔[256]

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بغیر تحنیک کا عمامہ

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن حمزۃ بن عبداللہ قال کان علی الزبیر یوم بدر عمامۃ صفراء معتجرا بھا وکانت علی الملائکۃ یومئذ عمائم بنو۔

ترجمہ: حمزہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن زبیر ص کے سر پر بغیر تحنیک کے زرد رنگ کا عمامہ تھا جس کو وہ پہنے ہوئے تھے اس روز ملائکہ کے سروں پر بھی زرد عمامے تھے۔[257]

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن ھشام بن عروۃ عن رجل من ولد الزبیر یقال لہ عباد بن حمزۃ ان الزبیر بن العوام کانت علیہ عمامۃ صفراء معتجرا بھا فنزلت الملائکۃ وعلیھم عمائم بنو۔[258]

---

[256] (البدایۃ والنھایۃ غزوۃ بدر العظمی ج۳ ص ۲۸۰ و ص ۲۸۴ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

[257] (طبقات ابن سعد ج۳ ص ۱۰۳ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[258] (مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص ۱۶۰ رقم الحدیث ۲۴۷۵۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

امام ابو عثمان سعید بن منصور الخراسانی متوفی ۲۲۷ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا سعید قال نا عبداللہ بن المبارک عن ہشام بن عروۃ عن عباد بن حمزۃ بن الزبیر قال کان علی الزبیر یوم بدر ریطۃ صفراء قد اعتجر بها و نزلت الملائکۃ و علیهم عمائم بنو۔ [259]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو یزید القراطیسی ثنا اسد بن موسی ثنا حماد بن سلمۃ عن ہشام بن عروۃ قال ثم نزل جبریل یوم بدر علی سیماء الزبیر بن العوام و هو معتجر بعمامۃ صفراء۔ [260]

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

عن ہشام عن ابیه قال کانت علی الزبیر عمامۃ صفراء معتجر ابها یوم بدر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ان الملائکۃ نزلت علی سیماء الزبیر۔ [261]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

و روی ابن ابی شیبۃ و ابن جریر و ابن مردویه عن عبداللہ بن الزبیر ان الزبیر کان علیه یوم بدر عمامۃ صفراء معتجراً بها فنزلت الملائکۃ علیهم عمائم صفر۔ [262]

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۶۶ھ لکھتے ہیں:

و ما جاء کان علی الزبیر ص ببدر عمامۃ صفراء معتجرا بها فقال ابی عبداللہ یعنی الزبیر لجواز ان یکون اکثرهم کان بعمائم ثم صفر۔ [263]

---

[259] (کتاب السنن باب ماجاء فی الالویۃ والعمایم ج ۲ ص ۲۴۶ رقم الحدیث ۲۵۳۰ مطبوعہ الدار السلفیۃ الهند)

[260] (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۲۳۰ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

[261] (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ زبیر بن عوام صج ۲ ص ۵۵۵ برقم ۲۷۹۱ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

[262] (سبل الهدیٰ و الرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

[263] (انسان العیون فی سیر ۃ الامین المامون المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیۃ باب غزوۃ بدر الکبری ج ۲ ص ۴۲۵ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۶۶ھ لکھتے ہیں:

اتی جبریل علیہ السلام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم معتجرا بعمامۃ ای سوداء من استبرق وھو نوع من الدیباج مرخیا منھا بین کتفیہ وفی روایۃ علیہ لامتہ ولا معارضۃ لانہ یجوز ان یکون الاعتجار بالعمامۃ علی تلک اللامۃ وھو علی بغلۃ ای شھباء علیھا قطیفۃ وھی کساء لہ وبر من دیباج ای احمر۔[264]

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فالنھی عنہ (الاقتعاط) لیس بثابت سیما وقد تقدم عن السیوطی انہ علیہ السلام لبس العمامۃ بالعذبۃ وبغیرھا بالتحنیک وبغیرہ وعنہ ایضا نقلاً عن البارزی فی توثیق عری الایمان انہ علیہ الصلاۃ والسلام کان یعتم بالعمائم الحرقانیۃ والسود فی اسفارہ ویعتجر اعتجار الحروب والاعتجار ھو ترک التلحی وفی السیرۃ الحلبیۃ فی الکلام علی غزوۃ بدر الکبری انہ جاء انہ کان علی سیدنا الزبیر صببدر عمامۃ صفراء معتجراً بھا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نزلت الملائکۃ علی بسیماء ابی عبداللہ یعنی الزبیر وفی شرح القاموس للشیخ مرتضی فی مادۃ عجر بعد ما فسر الاعتجار بانہ لی الثوبی علی الراس من غیر ادارۃ تحت الحنک او تقول ھو لف العمامۃ دون التلحی مانصہ وروی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم انہ دخل مکۃ یوم الفتح معتجراً بعمامۃ سوداء المعنی انہ لفھا علی راسہ ولم یلتح بھا۔[265]

ان احادیث و آثار صحابہ سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو معتجر عمامہ باندھے ہوئے تھے اور جبریل علیہ السلام اور اسی طرح زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ بدر کے دن معتجر عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ اعتجار کے کئی معنی ہیں اور وہ مسئلہ اعتجار میں آگے انشاء اللہ

---

[264] (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیہ باب غزوۃ بنی قریظۃ ج ۲ ص ۲۵۷۔۲۵۸ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

[265] (الدعامۃ لمعرفۃ احکام سنۃ العمامۃ ص ۷۱۔۷۲ مطبوعہ مکتبۃ العلم الاسلامی شام الطبعۃ الاولی ۱۳۴۲ھ)

تعالیٰ بیان کئے جائے گے۔ یہاں اعتجار سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ جبریل علیہ السلام اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغیر تحنیک کے عمامہ باندھا ہے جو آج کل عام علماء اور عوام باندھتے ہیں اس لئے یہاں اعتجار کا یہی معنی ہے۔

امام محمد بن مکرم بن منظور الافریقی مصری متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں:

الاعتجار وھو الی الثوب علی الراس من غیر ادارۃ تحت الحنک۔

ترجمہ: یعنی کپڑے کو سر پر اس طرح لپیٹنا کہ ٹھوڑی کے نیچے سے اس کا کوئی بل نہ گزرے اعتجار کہلاتا ہے۔[266]

یہی امام محمد بن مکرم بن منظور الافریقی مصری متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں:

الاعتجار لف العمامة دون التلحی وروی عن النبی انه دخل مکة یوم الفتح معتجرا بعمامةسوداءالمعنی انه لفهاعلی راسه ولم یتلح بها۔

ترجمہ: عمامہ کو سر پر اس طرح لپیٹنا کہ اس کا کوئی بل ٹھوڑی کے نیچے سے نہ گزرے۔[267]

نیز لکھتے ہیں:

الاعتجار بالعمامة هو ان یلفها علی راسه ویرد طرفها علی وجهه ولا یعمل منها شیئا تحت ذقنه۔

ترجمہ: یعنی اعتجار بالعمامۃ یہ ہے کہ آدمی عمامہ کو سر پر لپیٹ لے اور اس کے کنارہ کو چہرہ پر ڈال لے اور ٹھوڑی کے نیچے سے اس کا کوئی حصہ یا بل نہ گزارے۔[268]

---

266 (لسان العرب ج ۴ ص ۵۴۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)
267 (لسان العرب ج ۴ ص ۵۴۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)
268 (لسان العرب ج ۴ ص ۵۴۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)

حضور ﷺ جبریل علیہ السلام اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو احادیث میں عمامہ باندھنے کا ذکر ہے۔ ان سے معلوم ہوا کہ عمامہ اس طرح باندھنا کے ایک بل بھی ٹھوڑی کے نیچے سے نہ گزرے جیسے کہ ہم باندھتے ہیں یہ نہ مکروہ ہے نہ شیطان کا طریقہ ہے اور نہ یہ قوم لوط کا عمامہ ہے۔ بلکہ حضور ﷺ جبریل علیہ السلام اور زبیر ص کی سنت مبارک اور مستحب ہے۔

مہاجرین اولین کی سنت مبارک

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا جریر بن حازم عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبداللہ قال ادرکت المهاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود وبیض وحمر وخضر وصفر یضع احدهما یبا ع علی راسه ویضع القلنسوة فوقها ثم یدیر یبا ع هکذا یعنی علی کوره لا یخرجها من تحت ذقنه۔

ترجمہ: حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ ص بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے ان میں سے کوئی عمامہ اپنے سر پر رکھتا اور اس کے اوپر ٹوپی رکھتا ٹوپی کے گرد اس طرح عمامہ کو لپیٹ دیتے تھے۔ اور ٹھوڑی کے نیچے سے نہیں گھماتے تھے۔[269]

امام اسحاق بن ابراہیم راھویہ متوفی ۲۳۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا وهب بن جریر حدثنی ابی عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبداللہ قال ثم ادرکت المهاجرین یعتمون بعمائم کرابیس حمر و سود و خضر و صفر یضع احدهم طرف یبا ع علی راسه ثم یضع القلنسوة علیها ثم یدیرونها علی رؤوسهم ولا یدخلونها تحت اذقانهم قال اسحاق قال النضر و ذکر حدیث الزبیر انه کان معمما یوم بدر بعمامة صفراء

---

[269] (مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۲۴۹۸۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

فنزلت الملائکة وعلیهم عمائم بنو قال النضر لا یعرف الاعتجاز الا ان یلف بها علی راسه ولا یدخلها تحت ذقنه۔

ترجمہ: امام نضر فرماتے ہیں اعتجار اس کو کہتے ہیں کہ عمامہ باندھ کر ٹھوڑی کے نیچے پیچ نہ لائے۔[270]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہاجرین اولین عمامہ اس طرح باندھتے تھے کہ گردن کے نیچے سے بل نہیں گھماتے تھے یہاں سے معلوم ہوا کہ عمامہ اس طرح باندھنا کے ایک بل نیچے سے نہ گزرے جیسے کہ ہم باندھتے ہیں یہ نہ مکروہ ہے نہ ناجائز ہے بلکہ مہاجرین اولین کی سنت مبارک ہے اور مہاجرین اولین میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وغیرہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں اور یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آج کل جس طرح ہم عمامہ شریف باندھتے ہیں یہ طریقہ خلفاء راشدین کا طریقہ ہے۔

خلفاء راشدین کی سنت

جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عن عرباض بن سارية... فعلیکم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين المهدين عضوا علیها بالنواجذ وایاکم والامور المحدثات فان کل بدعة ضلالة۔

[270] (مسند اسحاق بن راھویہ ج۳ ص ۸۸۲۔۸۸۳ رقم الحدیث ۱۵۵۶ مطبوعہ مکتبۃ الایمان المدینۃ المنورۃ)

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل روایت میں ہے... پس تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین المھدین کی سنت کو پکڑ لینا لازم ہے اور ان کے طریقہ کو مضبوطی کے ساتھ دانتوں سے پکڑ لینا اور بدعات سے بچنا کیونکہ ہر بدعت (سیئہ) گمراہی ہے۔[271]

---

271 (سنن ابن ماجه ج ١ ص ١٥-١٦ رقم الحديث ٤٢-٤٣مطبوعه دارالفكر بيروت)، (جامع الترمذى جلد ٢ ص ٩٢ مطبوعه مكتبه اكرميه پشاور)، (سنن ابى داؤد ج ٤ ص ٢٠٠ برقم ٤٦٠٧ مطبوعه دار الفكر بيروت)، (غاية الاحكام فى احاديث الاحكام امام محب الدين طبرى ج ١ ص ٢٥٣ رقم الحديث ٤٦٧ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (مسنداحمد جلد ٤ صفحه ١٢٦-١٢٧ برقم ١٧٢٧٥-١٧٢٧٦ مطبوعه مؤسسة قرطبة مصر)، (مسند الامام الطحاوى ج ٦ ص ١٦٢ رقم الحديث ٥٥٣٥ مطبوعه مكتبة الحرمين للنشر والتوزيع دبئى)، (سنن الكبرى بيهقى جلد ١٠ ص ١١٤ مطبوعه دار الباز مكة المكرمة)، (شعب الايمان جلد ٦ ص ٦٧ رقم الحديث ٧٥١٥-٧٥١٦ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (جامع المسانيد والسنن ابن كثير ج ٩ ص ٢٤٠٥ تا ٢٤٠٧ رقم الحديث ٦٤٧٤-٦٤٧٥-٦٤٧٧ مطبوعه دار الفكر بيروت)، (كتاب الاعتقاد والهداية الى سبيل الرشاد امام بيهقى ص ٢٢٩ مطبوعه دار الآفاق الجديدة بيروت)، (دلائل النبوة امام بيهقى ج ٦ ص ٥٤١ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (شرح السنة امام بغوى ج ١ ص ١٨١ رقم الحديث ١٠٢ مطبوعه دار الكتب العلميه بيرروت)، (السنة لمحمد بن نصر المروزى ص ٢٦-٢٧ رقم الحديث ٦٩ مطبوعه موسسة الكتب الثقافية بيروت)، (صحيح ابن حبان جلد ١ ص ١٧٨-١٧٩ رقم الحديث ٥ مطبوعه موسسة الرسالة بيروت)، (تاريخ دمشق الكبير امام ابن عساكر ج ٢١ جز ٤٢ ص ١٤٧-١٤٨ رقم الحديث ٨٧١٠-٨٧١١-٨٧١٢ مطبوعه داراحياء التراث العربى بيروت)، (المسند المستخرج على صحيح الامام مسلم امام ابو نعيم جلد ١ ص ٣٥ تا ٣٧ رقم الحديث ١ تا ٤ مطبوعه دار الكتب العلميه بيرروت)، (حلية الاولياء جلد ٥ ص ٢٢٠ مطبوعه دار الكتاب العربى بيروت)، (سنن دارمى جلد ١ ص ٥٧ رقم الحديث ٩٥ مطبوعه دار الكتاب العربى بيروت)، (مسند الشاميين امام طبرانى جلد ١ ص ٢٥٤ رقم الحديث ٤٣٧ مطبوعه موسسة الرسالة بيروت)، (المعجم الكبير امام طبرانى جلد ١٨ ص ٢٥٧ رقم الحديث ٦٤٢ مطبوعه مكتبة العلوم والحكم الموصل)، (وابن ابى عاصم فى السنة جلد ١ ص ٢٩-٣٠ رقم الحديث ٥٤ تا ٥٩ مطبوعه المكتب الاسلامى بيروت)، (سير اعلام النبلا ج ٤ ص ٥٠٠ مطبوعه دار الفكر بيروت)، (السنن الواردة فى الفتن جلد ٢ ص ٥٧٣ رقم الحديث ١٢٤ مطبوعه دار العاصمة الرياض)، (اعتقاد اهل السنة والجماعة ج ١ ص ٢٢ مطبوعه دار طيبة الرياض)، (الفتح الكبير فى ضم الزيادة الى الجامع الصغير للنبهانى ج ١ ص ٢٥٧ رقم الحديث ٢٧٧٩ مطبوعه دار الفكر بيروت)، (الموضوعات الكبرى ص ٢١٠ برقم ٨٢٩ مطبوعه قديمى كتب خانه كراچى)

تحنیک حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مکروہ ہے

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابو اسامة عن سفیان عن معمر عن ابن طاوس عن اسامة کان یکرہ ان یعتم ان یجعل تحت لحیته و حلقه من یا ع۔

ترجمہ: حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمامہ باندھتے تو اس صورت کو مکروہ سمجھتے تھے کہ داڑھی اور حلق کے نیچے اس کو کریں۔[272]

احناف و شوافع کے نزدیک تحنیک سنت نہیں

الموسوعة الفقهية

الموسوعۃ الفقہیۃ میں ہے:

و لا یسن تحنیک العمامة عند الحنفیة و الشافعیة و تسن العذبة لا غیر۔

ترجمہ: احناف و شوافع کے نزدیک تحنیک سنت نہیں سنت صرف شملہ لٹکانا ہے۔[273]

جمع الوسائل للمناوی

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

و لا یسن تحنیک العمامة عند الشافعیة۔

ترجمہ: شوافع کے نزدیک عمامہ میں تحنیک سنت نہیں۔[274]

---

272 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۲۴۹۸۹ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

273 (الموسوعة الفقهية ج ۱۰ ص ۲۷۷)

274 (جمع الوسائل فی شرح الشمائل و بهامش شرح الشمائل للمناوی ج ۱ ص ۲۰۹ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

شیخ جمل رحمۃ اللہ علیہ

امام الشیخ سلیمان بن عمر شافعی المعروف بالجمل متوفی ۱۲۰۴ھ لکھتے ہیں:

لا یسن تحنیک العمامۃ عند الشافعیۃ۔

ترجمہ: شوافع کے نزدیک عمامہ میں تحنیک سنت نہیں۔[275]

علامہ بیجوری رحمۃ اللہ علیہ

امام الشیخ ابراہیم البیجوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لا یسن تحنیک العمامۃ عند الشافعیۃ۔

ترجمہ: شوافع کے نزدیک عمامہ میں تحنیک سنت نہیں۔[276]

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ بغیر تحنیک کے عمامہ جائز اور سنت رسول ﷺ ہے آخر میں چند اور احادیث ملاحظہ فرمائیں جن میں شملہ کا ذکر ہے مگر تحنیک کا ذکر نہیں اور یہ احادیث پہلے اپنے مواضع میں بیان ہو چکی ہیں یہاں پر مختصر حاضر ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سوتی سیاہ عمامہ پہنایا اور سامنے کا حصہ اس طرح لٹکتا چھوڑ دیا۔

قال یدیر کور العمامۃ علی رأسہ ویغرزھا ومن ورائہ ویرخی لہ ذوابہ بین کتفیہ۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہے کہ حضور ﷺ عمامے کے پیچ اپنے سر پر باندھتے تھے۔

قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیھا بین کتفیہ ولم یقل ابو بکر علی المنبر۔

---

[275] (المواھب المحمدیۃ الشمائل الترمذیۃ ج ۱ ص ۲۹۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[276] (المواھب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ للبیجوری ص ۹۹ فاروقی کتب خانہ ملتان)

ترجمہ: جعفر بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میری نظروں کے سامنے اب بھی یہ منظر ہے کہ حضور ﷺ سیاہ عمامہ باندھے منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ نے اس کا شملہ دو کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

عن حسن بن علی قال رایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم علی المنبر و علیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفھا بین کتفیہ۔

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا اس کے کنارے کو آپ نے دونوں شانوں کے درمیان لٹکایا تھا۔

ثم نقضھا فعممہ بعمامۃ بیضاء و ارسل من خلفہ اربع اصابع او نحوھا ثم قال ھکذا یا ابن عوف فاعتم فانہ اعرب و احسن الخ۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے ان کو اپنے قریب کیا ان کا عمامہ کھولا اور سفید رنگ کا عمامہ باندھا اور پیچھے چار انگل یا اس کے قریب لٹکایا اور فرمایا ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح عمامہ باندھا کرو یہ واضح اور بہتر ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ تحنیک واجب نہیں اگر واجب ہوئی تو ان احادیث میں تحنیک کا ذکر ہوتا جس سے ثابت ہوا کہ بغیر تحنیک کے عمامہ باندھنا حضور ﷺ کی سنت اور صحیح احادیث پر عمل کرنا ہے۔

★......★

شملہ میں اسبال کا مسئلہ

شملہ کی کم از کم مقدار چار انگشت ہے اور عموماً ایک ہاتھ ہوتا ہے نصف پشت سے زیادہ لمبا رکھنا اسبال میں شامل ہے۔

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا هناد بن السری ثنا حسین الجعفی عن عبدالعزیز بن ابی رواد عن سالم بن عبدالله عن ابیه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه و آله و اصحابه و سلم قال الاسبال فی الازار و القمیص و العمامة من جر منها شیئا خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیامة۔

ترجمہ: سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ازار قمیص اور عمامہ کا لٹکانا جس نے ان میں سے کوئی چیز ازراہِ تکبر لٹکائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نگاہ لطف و کرم نہیں فرمائے گا"۔ [277]

علامہ عبد الرؤف مناوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

قال الحافظ زین الدین العراقی رحمه الله تعالی وقد ورد فی حدیث رواه ابو داود النهی عن اسبال العمامة و التوعید علیه قال و الظاهر ان المراد منه المبالغة فی تطویلها بحیث تخرج عن العادة لا جرها علی الارض فانه غیر معتاد و الاسبال فی کل شئ بجنسه۔ [278]

---

277 (سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی قدر موضع الازار ج ۴ ص ۶۰ رقم الحدیث ۴۰۹۴ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (سنن النسائی ج ۸ ص ۲۰۸ رقم الحدیث ۵۳۳۴ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیة حلب)، (نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۱۴ مطبوعہ دارالجیل بیروت)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۳۳ رقم الحدیث ۵۲۳۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۱۸۱ رقم الحدیث ۳۵۷۶ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (مسند احمد ج ۲ ص ۶۷ رقم الحدیث ۵۳۵۱ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)

278 (جمع الوسائل فی شرح الشمائل و بهامش شرح الشمائل للمناوی ج ۱ ص ۲۰۳ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

واسبال در عمامة بارسال عذبة زیادت بر عادت عدداً و طولاً وغایت آن تا نصف ظهرست وزیادہ بران بدعت و داخل اسبال محرم۔

ترجمہ: عمامہ کا شملہ عادت کے طور پر عدد اور لمبائی پر ہو جو آدھی کمر ہے اس سے زیادہ بدعت اور لٹکانا حرام میں داخل ہے۔[279]

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام عبد الوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ لکھتے ہیں:

و کان صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ینهی عن الاسبال فی العمامة وهو اطالة العذبة۔

ترجمہ: حضور ﷺ عمامہ میں عمامہ کے اسبال سے منع فرماتے یعنی لمبا شملہ ممنوع ہے۔[280]

غیر مقلد شوکانی کا قول

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

قال ابن بطال واسبال یباع المراد بہ ارسال العذبة زائدا علی ماجرت بہ العادة انتهی۔

ترجمہ: ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمامہ میں اسبال سے مراد شملہ لٹکانا ہے عادت سے زیادہ۔[281]

---

279 (اشعتہ اللمعات فارسی ج ۳ ص ۵۷۵ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

280 (کشف الغمة عن جمیع الامة ج ۱ ص ۱۹۹ مطبوعہ دار الفکر العربی بیروت)

281 (نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۱۴ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

چھٹا باب
عمامہ کے رنگوں کی تحقیق

سفید، سیاہ، سبز رنگ کا عمامہ پہننا مستحب ہے۔ گہرا سرخ اور زرد رنگ کے عمامہ میں اختلاف ہے اور ہماری تحقیق کے مطابق سرخ اور زرد رنگ کا عمامہ پہننا بھی جائز و سنت ہے اس کے علاوہ ہر رنگ کا عمامہ پہننا مباح ہے۔

سیاہ رنگ کا عمامہ شریف

ہمارے مطالعہ میں عمامہ شریف کی جتنی روایات ہیں ان میں سب سے زیادہ اور صحیح احادیث سیاہ عمامہ شریف کی ہے احادیث مبارکہ میں سیاہ عمامہ شریف پر صحیح اور سب سے زیادہ روایات وارد ہیں۔ بعض لوگ سیاہ لباس اور سیاہ عمامہ کو بری نظر سے دیکھتے ہیں لیکن یہ جہالت کے سوا کچھ نہیں۔ سیاہ لباس پہننا سنت ہے اور امام المسلمین امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اس کو مسلمان کی علامت میں شمار کیا ہے۔

سیاہ لباس مسلمان کی علامت ہے

امام محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ لکھتے ہیں:

وقال ابو حنیفة لو ان قوما من المسلمین وجدوا موتی فیھم کافر او کافران لا یعرف الکافر من المسلم غسلوا و کفنوا و صلی علیھم و نوی المصلون بالصلاة و الدعاء المسلمین منھم دون الکافرین و صلی علیھم جماعة و ان کانوا کفارا فیھم المسلم و المسلمان لم یصل علی احد منھم و یغسلون و یکفنون و یدفنون و لا یصلی علی احد منھم و کذلک قول ابی یوسف و قول محمد و یدفنون فی قول محمد فی مقابر المشرکین فاما الاولون الذین اکثرھم المسلمون فانھم یدفنون فی مقابر المسلمین و ان کانوا نصفین من الکافرین و المسلمین لم یصل علی احد منھم حتی یکون الاکثر من المسلمین و ھذا ایضا یدلک علی الوجه الاول فان

کان باحدھما علامۃ من علامات المسلمین او کان باحدھما علامۃ من علامات المشرکین ومن علامات المسلمین الختان والخضاب ولبس السواد بما یعرف بہ المسلم من الکافر۔[282]

علامہ استاد الفقیہ ابو الوفاء افغانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

استاذ الفقیہ علامہ ابو الوفاء افغانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

الختان والخضاب ولبس السواد ونحو ذلک فمن کان علیھم علامۃ المسلمین۔

ترجمہ: ختنہ خضاب اور سیاہ کپڑے پہننا وغیرہ جن پر یہ ہو تو یہ مسلمان کی علامت ہے۔[283]

نیز لکھتے ہیں:

ومن العلامۃ للمسلمین الختان والخضاب ولبس السواد۔ثم شرح الختان والخضب والسواد۔[284]

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں:

العلامۃ للمسلمین الختان والخضاب ولبس السواد۔۔۔۔[285]

---

282 (کتاب الاصل المعروف بالمبسوط کتاب التحری ج۳ ص ۲۲۔۲۳ مطبوعہ ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

283 (کتاب الاصل المعروف بالمبسوط کتاب التحری ج۳ ص ۲۲ مطبوعہ ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

284 (کتاب الاصل المعروف بالمبسوط کتاب التحری ج۳ ص ۲۳ مطبوعہ ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

285 (المبسوط للسرخسی کتاب التحری ج ۱۰ ص ۱۹۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت وفی نسخۃ ج ۵ جز ۱۰ ص ۲۰۵۔ ۲۰۶ مطبوعہ مکتبۃ الغفاریہ کوئٹہ)

امام برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام برہان الدین متوفی ٦١٦ھ لکھتے ہیں:

ذکر محمد رحمہ اللہ فی السیر فی باب العمائم حدیثاً یدل علی ان لبس السواد مستحب۔

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سیر الکبیر باب العمائم میں حدیث نقل کرکے فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ سیاہ لباس کے مستحب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔[286]

امام ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ٧٤٣ھ اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ٩٧٠ھ لکھتے ہیں:

قال رحمہ اللہ ویسن لبس السواد وارسال ذنب العمامۃ بین الکتفین الی وسط الظھر۔

لان محمد رحمہ اللہ ذکر فی السیر الکبیر فی باب الغنائم حدثنا یدل علی ان لبس السواد مستحب۔

ترجمہ: سیاہ لباس اور آدھی کمر تک شملہ لٹکانا مستحب ہے کیونکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سیر الکبیر میں فرمایا کہ سیاہ لباس مستحب ہے۔[287]

فتاویٰ عالمگیری

ملا نظام الدین متوفی ١١٦١ھ لکھتے ہیں:

ندب لبس السواد وارسال ذنب العمامۃ بین الکتفین الی وسط الظھر کذا فی الکنز۔

---

286 (المحیط البرھانی کتاب الاستحسان والکراھیۃ الفصل العاشر فی اللبس مایکرہ من ذلک ومالا یکرہ ج ٦ جز ١١ ص ٧٤ مطبوعہ مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کانسی روڑ کوئٹہ)

287 (تبین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج ٦ ص ٢٢٨۔ ٢٢٩ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)، (البحر الرائق ج ٨ ص ٤٨٧ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ترجمہ: سیاہ کپڑے مستحب ہے اور عمامہ کا شملہ کاندھوں کے درمیان آدھی کمر تک مستحب ہے۔ جیسا کہ کنز میں ہے۔[288]

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ سیاہ لباس پہننا مستحب ہے لیکن جس جگہ اس کے متعلق شیعہ ہونے کی بدگمانی کی جائے گی تو اس جگہ سیاہ لباس پہننے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور شیعوں کا ان دلائل سے استدلال بالکل بیکار ہیں اس لئے یہ اہل سنت و جماعت کی کتب ہیں جو شیعوں کے نزدیک معتبر نہیں اور شیعوں کی اپنی کتب میں سیاہ لباس کو پہننے سے سخت ممانعت موجود ہیں۔ اس کی تفصیل دیکھنے کے لئے فقیر ناچیز کی کتاب "اصلی اور نقلی شیعہ" ملاحظہ فرمائیں۔

من تشبہ بقوم فھو منھم

سنن ابو داؤد شریف میں ہے:

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہ و سلم من تشبہ بقوم فھو منھم۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا شمار اسی قوم سے ہوگا۔[289]

★......★

288 (فتاوی عالمگیری کتاب الکراھیة باب اللبس مایکرہ من ذلک الباب التاسع فی اللبس مایکرہ من ذلک و مالا یکرہ ج ۵ ص ۴۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

289 (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۰۳ مطبوعہ لاھور پاکستان)، (مسند احمد ج ۲ ص ۵۰ مطبوعہ مکتب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر ۱:

فتح مکہ دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا علی بن حکیم الاودی اخبرنا شریک عن عمار الدھنی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔[290]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد بن طاھر بن حرملۃ بن یحیی التجیبی المعسری حدثنا جدی حرملۃ بن یحیی حدثنا عبدالرحمن بن زیاد الرصاصی حدثنا شعبۃ عن حماد بن سلمۃ عن ابی الزبیر عن

---

290 (صحیح مسلم باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (شرح معانی الآثار ج ۲ ص ۲۵۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند ابویعلی ج ۴ ص ۱۱۰ رقم الحدیث ۲۱۴۶ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)، (سنن ابو داؤد باب فی العمائم ج ۴ ص ۵۴ رقم الحدیث ۴۰۷۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن النسائی ج ۸ ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۵۳۴۵ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب)(سنن الترمذی قال ابوعیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن صحیح ج ۴ ص ۲۲۵ رقم الحدیث ۱۷۳۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۹۴۲ رقم الحدیث ۲۸۲۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند احمد ج ۳ ص ۳۶۳ رقم الحدیث ۱۴۹۴۷ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۵ ص ۱۷۷ رقم الحدیث ۹۶۲۳ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۷۲ رقم الحدیث ۶۲۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند حمیدی ج ۱ ص ۲۵۷ رقم الحدیث ۵۶۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (مسند الطیالسی ص ۲۴۱ رقم الحدیث ۱۷۴۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (زرقانی علی المواھب ج ۵ ص ۱۰ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم دخل مکۃ یوم الفتح و علی رأسہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔[291]

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

عن جابر ان رسول اللہ دخل یوم فتح مکۃ و علیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔[292]

نیز دوسری کتاب میں حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

وقال احمد حدثنا عفان حدثنا حماد حدثنا ابو الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم دخل یوم فتح مکۃ و علیہ عمامۃ سوداء۔[293]

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

عن جابر ؓ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم عام الفتح مکۃ و علیہ عمامۃ سوداء اخرجہ مسلم و الثلاثۃ و ابو حاتم و قال ھذا یرد قول من کرہ لبس الاسود۔

---

291 (طبرانی صغیر باب من اسمہ احمد ج ۱ ص ۲۲ و باب العین من اسمہ عبداللہ ص ۲۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (اخلاق النبی او آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۳۰۳ الاسناد صحیح مطبوعہ دار المسلم الریاض)، (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ترجمہ الاحوص بن حکیم ج ۲ ص ۲۶۴ برقم ۲۴۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (شرح السنۃ ج ۶ ص ۱۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (المجموع شرح المہذب للنووی ج ۴ ص ۳۹۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

292 (البدایۃ و النہایۃ صفۃ دخولہ مکۃ ج ۴ ص ۲۹۲ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

293 (السیرۃ النبویۃ صفۃ دخول علیہ الصلوۃ و السلام مکۃ ج ۳ ص ۵۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ میں سیاہ لباس کو مکروہ کہنے والوں کا رد ہے۔[294]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فتح مکہ کی روایت

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة حدثنا عبید اللہ انبانا موسی بن عبیدة عن عبد اللہ ابن دینار عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم دخل یوم فتح مکة و علیہ عمامة سوداء۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فتح مکہ کے روز سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔[295]

حدیث نمبر ۲:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھ کر خطبہ دیا

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا یحیی بن یحیی و اسحاق بن ابراھیم قالا اخبرنا وکیع عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم خطب الناس و علیہ عمامة سوداء۔

---

[294] (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۵۱۰۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

[295] (سنن ابن ماجہ کتاب اللباس باب العمامة السوداء ص ۲۵۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: عمرو بن حریث اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیاہ عمامہ باندھ کر خطبہ دیا۔[296]

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابراھیم بن محمد بن الحارث نا سھل بن عثمان نا وکیع عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ یخطب وعلیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: عمرو بن حریث اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیاہ عمامہ باندھ کر خطبہ دیا۔[297]

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ والحسن الحلوانی قالا حدثنا ابو اسامۃ عن مساور الوراق قال حدثنی وفی روایۃ الحلوانی قال سمعت جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیھا بین کتفیہ ولم یقل ابو بکر علی المنبر۔

---

[296] (صحیح مسلم باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابی داؤد باب فی العمائم ج ۴ ص ۵۴ رقم الحدیث ۴۰۷۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (شعب الایمان للبیھقی ج ۵ ص ۱۷۳ رقم الحدیث ۶۲۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند احمد ج ۴ ص ۳۰۷ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (سنن ابن ماجہ باب ما جاء فی الخطبۃ یوم الجمعۃ ج ۱ ص ۳۵۱ رقم الحدیث ۱۱۰۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۵ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۰ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (طبرانی الاوسط ج ۲ ص ۲۴۵ رقم الحدیث ۱۸۷۳ مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۵۱۱۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۰ رقم الحدیث ۱۰۱۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۰ رقم الحدیث ۱۰۱۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[297] (اخلاق النبی او آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۱۸۷ رقم الحدیث ۳۰۱ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

ترجمہ: جعفر بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میری نظروں کے سامنے اب بھی یہ منظر ہے کہ حضور ﷺ سیاہ عمامہ باندھے منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ نے اس کا شملہ دو کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔[298]

امام عمر بن علی بن الملقن الانصاری متوفی ۸۰۴ھ لکھتے ہیں:

حدیث انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یتعمم یوم الجمعۃ رواہ مسلم من روایۃ عمرو بن حریث لکن لفظہ خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم و علیہ عمامۃ سوداء۔[299]

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا محمد بن ابان قال حدثنا ابو اسامۃ علی مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن امیۃ عن ابیہ قال کانی انظر الساعۃ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم علی المنبر و علیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفھا بین کتفیہ۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر دیکھ رہا ہوں اور اس کا شملہ مبارک آپ ﷺ کے دو کندھوں کے درمیان لٹک رہا ہے۔[300]

---

298 (صحیح مسلم باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن النسائی ج ۸ ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۵۳۴۶ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب)، (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۹۴۲ رقم الحدیث ۲۸۲۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (شرح السنۃ ج ۶ ص ۱۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (سبل الھدیٰ و الرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

299 (خلاصۃ البدر المنیر ج ۱ ص ۲۲۱ رقم الحدیث ۷۷۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

300 (سنن النسائی (مجلد) کتاب الزینۃ باب ارخاء طرف العمامۃ بین الکتفین ص ۸۸۸ رقم الحدیث ۵۳۶۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعۃ الاولی ۲۰۰۱ء)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی النسائی عن عمرو بن امیۃ الضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانی انظر الساعۃ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم علی المنبر و علیہ عمامتہ السوداء قد ارخی طرفھا بین کتفیہ۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ گویا میں اب بھی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر دیکھ رہا ہوں اور اس کا شملہ مبارک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دو کندھوں کے درمیان لٹک رہا ہے۔[301]

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

و عند مسلم من حدیث ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم دخل یوم الفتح و علیہ عمامۃ سوداء۔

وقال وکیع عن مساور الورق عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم الناس و علیہ عمامۃ دسماء۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

ترجمہ: عمرو بن حریث اپنے والد ص سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیاہ عمامہ باندھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خطبہ دیا۔[302]

غیر مقلد محمد عبد الرحمن مبارک پوری متوفی ۱۳۵۳ھ لکھتے ہیں:

قولہ و علیہ عمامۃ سوداء فیہ دلیل علی مشروعیۃ لباس السواد۔

---

[301] (سبل الھدیٰ والرشاد ج۷ ص۲۷۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[302] (السیرۃ النبویۃ ج۴ ص۵۹۰۔۵۹۱ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: فرماتے ہیں حضور ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اس حدیث مبارکہ میں دلیل ہے کہ سیاہ عمامہ جائز (سنت) ہے۔[303]

حدیث نمبر ۳:

حضور ﷺ نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا

امام ابو عیسیٰ ترمذی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما ان النبی اخطب الناس و علیه عصابة دسمآء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا۔[304]

امام حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ لکھتے ہیں:

قال ابن عباس خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم و علیه عصابة دسماء۔

و عن انس ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم عصب علی راسه حاشیة برد و اراد بالعصابة العامة قوله دسماء ای سوداء۔[305]

---

303 (تحفة الاحوذی باب ماجاء فی بیاع السوداء ج ۵ ص ۳۳۵ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

304 (الشمائل المحمدیة و الخصائل المصطفویة مع تحفة الاحوذی باب ۱۶ ماجآء فی عمامة النبیا ج ۱۰ ص ۵۰۶ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی و دار احیاء التراث العربی بیروت بتحقیق علی محمد معوض و عادل احمد عبد الموجود)، (صحیح البخاری کتاب المناقب الانصار باب قول النبی اقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسئهم ج ۱ ص ۵۳۶ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)، (فتح الباری شرح صحیح البخاری کتاب المناقب الانصار ج ۷ ص ۱۵۲ مطبوعه المکتبة الرشیدیة سرکی روڑ کوئٹه)

305 (شرح السنة ج ۶ ص ۱۷۲ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی الامام احمد و الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم الناس و علیہ عمامۃ دسمۃ۔

ترجمہ: حضرت امام احمد اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہما نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ کرامؓ کو خطبہ دیا اور اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سیاہ عمامہ تھا۔[306]

نیز علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی البخاری عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم و علیہ عصابۃ دسماء۔[307]

امام محدث کبیر بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

وقال الکرمانی ودسماء قیل المراد بھا سوداء ویقال ثوب دسم ای وسخ وجزم ابن الاثیر ان دسماء سوداء۔[308]

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

و عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم خطب علیہ عمامۃ دسماء اخرجہ الترمذی و اراد بالدسماء السوداء لم یرد الملطخۃ بالدسم وھو الودک لانہ لا یلیق بحالہ و نظافتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم۔[309]

---

306 (سبل الھدی و الرشاد ج۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

307 (سبل الھدی و الرشاد ج۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

308 (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۲۱ ص ۳۰۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

309 (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۵۱۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

روی الخطابی و ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم معتما بعمامۃ سوداء قد ارخی طرفھا بین یدیہ۔[310]

حدیث نمبر ۴:

جنگ خندق والے دن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عمامہ مبارک سیاہ تھا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا عبدالعزیز بن ابی سلمۃ اخبرنی عمی الماجشون قال جاء جبریل علیہ السلام الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یوم الاحزاب علی فرس علیہ عمامۃ سوداء قد ارخاھا بین کتفیہ الخ۔

ترجمہ: حضرت الماجشون سے مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام یوم احزاب (غزوہ خندق) میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس ایک گھوڑے پر آئے جو ایک سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اپنے دونوں شانوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے...۔[311]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو سعید بن ابی عمرو اخبرنا ابو عبداللہ الصفار حدثنا ابو سعید الحسن بن علی بن بحر البری حدثنا ابی حدثنا حکام بن سلم الرازی حدثنا سعید بن سابق عن سفیان عن عمار بن ابی معاویۃ عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ قال کانت عمامۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم سوداء یوم ثنیۃ الحنظل و ذلک یوم الخندق۔

---

310 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

311 (طبقات الکبری ابن سعد غزوۃ بنی قریظۃ ج ۲ ص ۷۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثنیہ الحنظل والے دن یعنی جنگ خندق والے دن رسول اللہ ﷺ کا عمامہ مبارک سیاہ تھا۔[312]

حدیث نمبر ۵:

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سیاہ عمامہ مبارک

حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ روایت کرتے ہیں:

وعن ابی موسی ان جبریل نزل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم علیہ عمامۃ سوداء قد ارخی ذوائبہ من ورائہ۔

ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اس پر سیاہ عمامہ تھا۔[313]

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا جریر عن یعقوب عن جعفر عن سعید بن جبیر قال کانت عمامۃ جبریل یوم غرق فرعون سوداء۔

ترجمہ: سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام جب فرعون کو غرق کرنے کے لئے آئے تھے تو ان پر سیاہ عمامہ تھا۔[314]

---

312 (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۷۳ رقم الحدیث ۶۲۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

313 (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب ماجاء فی العمائم ج ۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

314 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۶۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدیث نمبر ۶:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں۔

عن انس بن مالک انہ رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ و سلم یعتم بعمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔[315]

حدیث نمبر ۷:

حضور ﷺ کا عمامہ سیاہ تھا

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا و کیع قال حدثنا سفیان ابن ابی الفضل عن الحسن قال کانت عمامۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ و سلم سوداء۔

ترجمہ: امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا عمامہ سیاہ تھا۔[316]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا و کیع بن الجراح و عفان بن مسلم عن حماد بن سلمۃ عن ابی الزبیر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ و سلم دخل مکۃ و علیہ عمامۃ سوداء۔

---

315 (طبرانی الاوسط ج ۳ ص ۳۵۳ رقم الحدیث ۳۳۸۵ مطبوعہ دار الحرمین القاہرۃ)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج ۶ ص ۲۳۲۸)

316 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۴ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

ترجمہ: حضرت ابی الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکے میں اس طرح داخل ہوئے کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

نیز امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا وکیع بن الجراح عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم خطب الناس وعلیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حضرت جعفر بن عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے اس طرح خطبہ ارشاد فرمایا کہ سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

نیز امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا عتاب بن زیاد اخبرنا عبداللہ بن المبارک اخبرنا سفیان عن سمع الحسن یقول کانت رایۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سوداء تسمی العقاب وعمامتہ سوداء۔

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک جھنڈا تھا جس کا نام عقاب تھا اور آپ ﷺ کا عمامہ بھی سیاہ تھا۔[317]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن سعد عن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانت عمامۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سوداء۔

ترجمہ: امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا عمامہ سیاہ تھا۔[318]

---

317 (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۵۔۴۵۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (اخلاق النبی و آدابہ ذکر عمامتہ ج ۲ ص ۱۹۹ رقم الحدیث ۳۰۸ الاسناد حسن مطبوعہ دار المسلم الریاض)

318 (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ۸:

حضور ﷺ عیدین میں سیاہ عمامہ پہنتے تھے

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن سعد عمن سمع الحسن یقول کانت رایۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سوداء تسمی العقاب وعمامتہ سوداء۔

وروی ابن عدی عن جابر قال کان للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عمامۃ سوداء یلبسھا فی العیدین۔

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک جھنڈا تھا جس کا نام عقاب تھا اور آپ ﷺ کا عمامہ بھی سیاہ تھا۔

ترجمہ: امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر ص سے روایت کی کہ حضور ﷺ کا ایک سیاہ عمامہ تھا جو حضور ﷺ عیدین میں پہنتے تھے۔[319]

امام ابی الفرج عبد الرحمن بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

عن ابی الزبیر عن جابر کان للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عمامۃ سوداء یلبسھا فی العیدین ویرفیھا من خلفہ۔

ترجمہ: حضرت جابر ص سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا ایک سیاہ عمامہ تھا جو حضور ﷺ عیدین میں پہنتے تھے۔[320]

---

[319] (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[320] (العلل المتناھیۃ ج۲ ص ۲۸۳ رقم الحدیث ۱۱۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ۹:

غزوہ بنی قریظہ میں جبرائیل علیہ السلام نے چمکتا ہوا سیاہ عمامہ پہنا تھا

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

ابن اسحق فرماتے ہیں کہ ان سے معاذ بن رفاعہ زرقی اور ان کی قوم کے دوسرے اکثر لوگوں نے بیان کیا کہ جس رات کو سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی اسی رات جبرائیل علیہ السلام جن کے سر پر ابرق کی طرح چمکتا ہوا (سیاہ) عمامہ تھا۔[321]

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۶۶ھ لکھتے ہیں:

اتی جبریل علیہ السلام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم معتجرا بعمامۃ ای سوداء من استبرق وھو نوع من الدیباج مرخیا منھا بین کتفیہ وفی روایۃ علیہ لامتہ ولا معارضۃ لانہ یجوز ان یکون الاعتجار بالعمامۃ علی تلک اللامۃ وھو علی بغلۃ ای شھباء علیھا قطیفۃ وھی کساء لہ وبر من دیباج ای احمر۔[322]

حافظ ابو عمرو ابن عبد البر مالکی متوفی ۴۶۳ھ روایت کرتے ہیں:

قال وبلغنی ان جبریل علیہ السلام نزل فی جنازتہ معتجراً بعمامۃ من استبرق۔[323]

---

321 (البدایۃ والنہایۃ ج ۴ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

322 (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیہ باب غزوۃ بنی قریظۃ ج ۲ ص ۶۵۷۔۶۵۸ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

323 (الاستیعاب ذکر سعد بن معاذ ص ج ۲ ص ۶۰۴ برقم ۹۵۸ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

آثار صحابہ نمبر ا:

امام الاولیاء حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ابی جعفر الانصاری قال رأیت علی علي عمامة سوداء۔

ترجمہ: جعفر الانصاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔[324]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا الاعمش عن ثابت بن عبید عن ابی جعفر الانصاری قال رایت علی علی عمامة سوداء یوم قتل عثمان۔

ترجمہ: ابو جعفر انصاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔[325]

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

عن ثابت بن عبید عن ابی جعفر الانصاری قال لما قتل عثمان جئت علیا و هو جالس فی المسجد و علیه عمامة سوداء۔

ترجمہ: جس دن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تھے اس دن حضرت علی مسجد میں تھے اور ان پر سیاہ عمامہ تھا۔[326]

---

324 (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۹ مطبوعہ دار صادر بیروت)

325 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۷ رقم الحدیث ۲۴۹۵۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

326 (البدایۃ والنہایۃ ج ۷ ص ۱۹۳ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)، (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۲۴۶ رقم الحدیث ۵۷۷۵ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا ابو العنبس عمرو بن مروان عن ابیه قال رایت علی علی عمامة سوداء قد اخری طرفها من خلفه۔

ترجمہ: عمرو بن مروان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا اس کے کنارے کو پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔[327]

آثار صحابہ نمبر ۲:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا سیاہ عمامہ

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبد اللہ قال حدثنی ابی نا وکیع عن شریک عن عاصم عن ابی رزین ثم قال خطبنا الحسن بن علی بعد وفاة علی وعلیه عمامة سوداء فقال لقد فارقکم رجل لم یسبقه الاولون بعلم ولا یدرکه الآخرون۔

ترجمہ: ابو رزین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وفات کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور ان پر سیاہ عمامہ تھا۔[328]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا دینار ابو عمر قال رایت علی الحسن عمامة سوداء۔

---

[327] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[328] (فضائل صحابہ لابن حنبل ج ۲ ص ۶۰۰ رقم الحدیث ۱۰۲۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

ترجمہ: ابو عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔[329]

آثار صحابہ نمبر{۳}

سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا شاذان قال حدثنا شریع عن عاصم عن ابی رزین قال خطبنا الحسین بن علی یوم الجمعۃ وعلیہ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: ابو رزین بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں جمعہ کے دن خطبہ دیا اس حال میں کہ وہ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔[330]

آثار صحابہ نمبر۴:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو علی الحسین بن محمد الروذباری ثنا ابو بکر محمد بن احمد بن محمویۃ العسکری بالبصرۃ ثنا جعفر بن محمد القلانسی ثنا آدم بن ابی ایاس ثنا شعبۃ عن سماک بن حرب قال سمعت ملحان بن ثوبان یقول کان عمار بن یاسر علینا بالکوفۃ و کان یخطبنا کل جمعۃ وعلیہ عمامۃ سوداء۔

---

[329] (مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۸ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[330] (مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۲۴۹۷۰ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

ترجمہ: ملحان بن ثوبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمار بن یاسرص کوفہ ہر جمعہ کو ہمیں خطبہ دیتے اور ان پر سیاہ ہوتا تھا۔[331]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا غندر عن شعبة عن سماک عن ملحان بن ثروان قال رایت علی عمار عمامة سوداء۔

ترجمہ: ملحان بن ثروان بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔[332]

آثار صحابہ نمبر ۵:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا سیاہ عمامہ

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا الحسن بن مکرم ثنا عثمان بن عمر انبا ابو لؤلؤة قال رایت علی ابن عمر عمامة سوداء۔

ترجمہ: ابو لولوہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ان پر سیاہ عمامہ تھا۔[333]

---

[331] (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۲۴۶ رقم الحدیث ۵۷۷۴ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

[332] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[333] (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۵۷۷۶ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

آثار صحابہ نمبر۶:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

حافظ شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

عن ابن اسحاق رأيت انس بن مالک عليه عمامة سوداء۔

ترجمہ: حضرت امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی۔ انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا۔[334]

امام عبد الرحمن بن عبد اللہ سہیلی متوفی ۵۸۱ھ لکھتے ہیں:

رای انس بن مالک وعليه عمامة سوداء والصبيان خلفه يشتدون ويقولون هذا صاحب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآله واصحابه وسلم۔

ترجمہ: (خطیب احمد بن علی بن ثابت نے اپنی تاریخ میں ابن اسحاق کا ذکر کیا ہے کہ:) انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی۔ انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا بچے ان کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابی ہیں۔[335]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بكر قال حدثنا وكيع قال حدثنا سلمة بن وردان قال رايت على انس عمامة سوداء قلنسوة وقد اخرها من خلفه نحوا من ذراع۔

---

334 (تهذيب التهذيب ج ۹ ص ۳۵ مطبوعه دار الفكر بيروت)

335 (روض الانف مع سيرة النبوية لامام ابن هشام ترجمة ابن اسحق ج ۱ ص ۱۹-۲۰ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (تاريخ بغداد ج ۱ ص ۲۱۴ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

ترجمہ: سلمہ بن وردان بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا بغیر ٹوپی کے پیچھے تقریباً ایک ذراع لٹکائے ہوئے تھے۔[336]

آثار صحابہ نمبر ۷:

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا عثمان بن ابی ھند قال رایت علی ابی عبیدة عمامة سوداء۔

ترجمہ: عثمان بن ابی ہند بیان کرتے ہیں میں نے ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ان پر سیاہ عمامہ تھا۔[337]

آثار صحابہ نمبر ۸:

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا البکراوی عن ابی عیسی عن ابیہ زیاد قال قدم شیخ یقال لہ سالم قال رایت علی ابی الدرداء عمامة سوداء۔

ترجمہ: سالم بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔[338]

---

[336] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۵ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)
[337] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۴۹۵۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)
[338] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۲۴۹۶۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

آثار صحابہ نمبر ۹:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابوبکر قال حدثنا ینعقد عن حسین بن یونس قال رایت علی عبدالرحمن بن عوف عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حسین بن یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔[339]

آثار صحابہ نمبر ۱۰:

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابوبکر قال حدثنا ینعقد حسین بن یونس قال رایت علی واثلۃ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: حسین بن یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔[340]

---

[339] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۲۴۹۶۸ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[340] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۲۴۹۶۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

آثار صحابہ نمبر ۱۱:

امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیاہ عمامہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا الفضل بن دکین عن عبد الواحد بن ایمن قال رایت علی ابن الحنفیۃ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: عبد الواحد بن ایمن بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سیاہ عمامہ تھا۔[341]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

قال عبد الواحد بن ایمن رایت علی ابن الحنفیۃ عمامۃ سوداء۔

ترجمہ: عبد الواحد بن ایمن بیان کرتے ہیں میں نے محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ان پر سیاہ عمامہ تھا۔[342]

فرشتوں کے عمامے

حضرت امام علی بن برہان الدین الحلبی رحمۃ اللہ علیہ

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۶۶ھ لکھتے ہیں:

وکان علی الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا الی ظھورھم ای الا جبریل فانہ کان علیہ عمامۃ صفراء ای وقیل حمراء۔ قال بعضھم وکان بعضھم بعمائم خضر و بعضھم بعمائم صفر و بعضھم بعمائم حمرای و بعضھم بعمائم بیض و بعضھم بعمائم سود فلا منافاۃ و ذکر ان

[341] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۶۲۹۴ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[342] (سیر اعلام النبلاء بقیۃ الطبقۃ الاولی کن کبراء التابعین ابن الحنیفۃ ج ۴ ص ۱۲۶ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

عمامة جبریل علیه السلام یوم اغرق فرعون کانت سوداء قال فی روایة سیماهم عمائم سود وعند ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه کان سیما الملائکة یوم بدر عمائم قد ارخوها بین اکتافهم خضر وصفر وحمر ای وبیض وسود وفی کلام بعضهم نزلت یوم بدر بعمائم صفر وروایة بیض وسود ضعیفة وفی کلام ابن اسحاق عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال کانت سیما الملائکة یوم بدر عمائم بیض قد ارخوها علی ظهورهم الا جبریل فانه کان علیه عمامة صفراء من نور ای۔ و کانوا یوم احد بعمائم حمر ویوم حنین کذلک فی الجامع الصغیر کانت سیما الملائکة یوم بدر عمائم سود ویوم احد عمائم حمر وما ذکر لا ینافی ما قیل سیماهم ببدر عمائم صفر قد ارخوها بین اکتافهم وما جاء کان علی الزبیر صببدر عمامة صفراء معتجرا بها فقال ابی عبداللہ یعنی الزبیر لجواز ان یکون اکثرهم کان بعمائم ثم صفر۔[343]

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

صحة صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہ واصحابه وسلم لعمامة سوداء ونزول اکثر الملائکة یوم بدر بها۔

ترجمہ: اکثر فرشتے بدر کے دن سیاہ عمامے سمیت آئے تھے۔[344]

سفید رنگ کا عمامہ شریف

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے“۔

---

343 (انسان العیون فی سیرة الامین المامون المعروفة بالسیرة الحلبیه باب غزوة بدر الکبری ج ۲ ص ۴۲۵ مطبوعه دارالمعرفةبیروت)

344 (فیض القدیر ج ۱ ص ۵۵۶ مطبوعه المکتبة التجاریة الکبری مصر)

حدیث نمبر ۱:

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد بن یونس ثنا زهير ثنا عبدالله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم البسوا من ثيابكم البياض فانها من خير ثيابكم و كفنوا فيها موتاكم وان خير اكحالكم الاثمد يجلو البصر وينبت الشعر۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔[345]

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم خير ثيابكم البياض فالبسوها احياءكم و كفنوا فيها موتكم۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔[346]

---

345 (سنن ابی داؤد باب فی الامر بالکحل ج ۴ ص ۸ رقم الحدیث ۳۸۷۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۶۵ رقم الحدیث ۱۲۴۸۶ ـ ۱۲۴۸۷ ـ ۱۲۴۸۸ مطبوعہ مکتبۃ العلوم و الحکم الموصل)، (مسند احمد ج ۱ ص ۳۶۳ رقم الحدیث ۳۴۲۶ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (سنن الترمذی قال ابو عیسیٰ حدیث بن عباس حدیث حسن صحیح ج ۳ ص ۳۱۹ رقم الحدیث ۹۹۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن الکبریٰ للبیهقی ج ۵ ص ۳۳ رقم الحدیث ۸۷۳۳ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (مصنف عبد الرزاق ج ۳ ص ۴۲۹ رقم الحدیث ۶۲۰۰ ـ ۶۲۰۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (مسند ابی یعلی ج ۴ ص ۳۰۰ رقم الحدیث ۲۴۱۰ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)، (مسند الشافعی ص ۳۶۴ ـ ۳۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (شعب الایمان للبیهقی ج ۵ ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۶۳۱۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (طبرانی الاوسط ج ۱ ص ۲۰۰ رقم الحدیث ۶۳۸ مطبوعہ دار الحرمین القاهرۃ)

346 (الاحادیث المختارۃ ج ۱۰ ص ۲۰۰ ـ ۲۰۱ رقم الحدیث ۲۰۶ ـ ۲۰۷ مطبوعہ مکتبۃ النهضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)

حدیث نمبر ۲:

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ لکھتے ہیں:

عبدالرزاق عن الثوری عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم البسوا الثیاب البیض فانہا اطیب واطہر وکفنوا فیہا موتاکم۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہیں اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔[347]

نیز امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مبارک کو تین سندوں سے بیان کیا ہے جس کے شروع کے الفاظ ہیں:

علیکم بہذہ البیاض۔

جس سے اس کا امرِ استحبابی ثابت ہوتا ہے۔[348]

قال الحاکم ہذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ لان سفیان بن عیینۃ واسماعیل بن علیۃ ارسلاعن ایوب۔ وقال الذہبی فی التلخیص علی شرط البخاری۔

---

347 (مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۴۲۹ رقم الحدیث ۶۱۹۹ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۶۳۱۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند احمد ج ۵ ص ۱۷ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (طبرانی کبیر ج ۷ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۶۷۶۰۔۶۷۶۱۔۶۷۶۲ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (سنن الترمذی باب ماجاء فی لبس البیاض قال ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عباس وابن عمر ج ۵ ص ۱۱۷ رقم الحدیث ۲۸۱۰ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (مسند الطیالسی ص ۱۲۱ رقم الحدیث ۸۹۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

348 (مستدرک للحاکم کتاب اللباس ج ۵ ص ۱۰۹۔۱۱۰ رقم الحدیث ۷۵۳۳۔۷۵۳۴۔۷۵۳۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

حدیث نمبر ۳:

حضور ﷺ کا سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرمانا

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو معمر حدثنا عبدالوارث عن الحسين عن عبداللہ بن بريدة عن يحيى بن يعمر حدثه ان ابا الاسود الديلي ان ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال اتيت النبی صلى اللہ تعالیٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم وعليه ثوب ابيض وهو نائم۔

ترجمہ: حضرت ابو ذر ص بیان کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرما رہے تھے۔[349]

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابو بکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ روایت کرتے ہیں:

ان ابا ذر حدثه قال رأيت رسول اللہ صلى اللہ تعالیٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم عليه ثوب ابيض وهو نائم۔

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرما رہے تھے۔[350]

---

[349] (صحیح البخاری کتاب اللباس باب الثیاب البیض ج۵ ص ۲۱۹۳ رقم الحدیث ۵۴۸۹ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)، (المواہب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ للبیجوری ص ۴۷ فاروقی کتب خانہ ملتان)

[350] (السنہ لابن ابی عاصم ج۲ ص ۶۱۵ رقم الحدیث ۱۴۱۰ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر ۴:

جبرائیل و میکائیل علیہما السلام کے سفید کپڑے

امام احمد بن عمرو بن الضحاک ابو بکر الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ روایت کرتے ہیں:

ثنا ابو بکر ثنا ابو اسامة حدثنی مسعر عن سعد بن ابراھیم عن ابیه عن سعد قال رایت عن یمینی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعن شماله رجلین علیهما ثیاب بیاض ما رایتهما قبل ولا بعد یعنی جبریل ومیکائیل۔ [351]

حدیث نمبر ۵:

حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ پر دو سفید کپڑے تھے

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

روی ابن ابی شیبة وابو یعلی وابن حبان والحاکم بسند صحیح عن طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال اقبلنا فی رکب من الربذة حتی نزلنا قریباً من المدینة ومعنا ظعینة لنا فبینما نحن قعود اذ اتانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیه ثوبان ابیضان۔

ترجمہ مختصر: طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ پر دو سفید کپڑے تھے۔ [352]

---

351 (السنہ لابن ابی عاصم ج ۲ ص ۶۲۴ رقم الحدیث ۷ ۹۵ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

352 (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ٦:

حضور ﷺ نے سفید کپڑوں میں نماز پڑھنے کا امر فرمایا

اسی طرح حضور ﷺ نے سفید کپڑوں میں نماز پڑھنے کا امر فرمایا ہے۔

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا الفضل بن دکین حدثنا ابوبکر الھذلی عن ابی قلابۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ان من احب ثیابکم الی اللہ البیاض فصلوا فیھا وکفنوا فیھا موتکم۔

ترجمہ: امام ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سفید کپڑے میں ہی نماز ادا کرو اور اسی میں ہی اپنے مردوں کو کفن دو۔[353]

سفید کپڑوں میں عمامہ بھی شامل ہے

اور سفید کپڑوں میں عمامہ بھی شامل ہیں جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

جب حضور ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔[354]

اس حدیث مبارکہ کے تحت امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہے کہ اس حدیث مبارکہ میں سیاہ لباس کو مکروہ کہنے والوں کا رد ہے۔ حالانکہ حدیث مبارکہ میں صرف سیاہ عمامے کا ذکر معلوم ہوا کہ سفید کپڑوں میں عمامہ بھی شامل ہیں ملاحظہ فرمائیں:

---

[353] (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[354] (صحیح مسلم باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام ج ۲ ص ۹۹۰ رقم الحدیث ۱۳۵۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

عن جابر ص قال دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عام الفتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء اخرجہ مسلم والثلاثۃ وابوحاتم وقال ھذا یرد قول من کرہ لبس الاسود۔[355]

جس سے معلوم ہوا کہ سفید عمامہ شریف سب سے افضل ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

مرقاۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۶۹ ج ۳ میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم زیادہ احوال میں سفید عمامے شریف باندھتے تھے باقی دوسرے رنگ کبھی کبھی خاص موقعوں پر استعمال فرماتے تھے۔

علامہ یحیٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

فیہ جواز لباس الثیاب السود وان کان الابیض افضل منہ کما ثبت فی الحدیث الصحیح خیر ثیابکم البیاض واما لباس الخطباء السواد فی حال الخطبۃ فجائز۔[356]

یہی امام یحیٰ بن شرف الدین نووی متوفی ۶۷۶ھ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

قال الشافعی والاصحاب وافضلھا البیض لحدیث ابن عباس رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم قال البسوا من ثیابکم البیاض فانھا من خیر ثیابکم وکفنوا فیھا موتکم۔ رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح۔

---

355 (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۵۱۰۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

356 (شرح مسلم نووی ج ۹ ص ۱۳۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ترجمہ: امام شافعی اور ان کے اصحاب رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ سفید لباس سب سے افضل ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی وجہ سے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ حسن صحیح ہے۔[357]

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں:

پس بر موناں مخفی نماند کہ لباس آنحضرت سید الانبیاء سند الاصفیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اکثر از پارچہ سفید بود ولباس سفید را بسیار دوست میداشتند چنانچہ در خبر است۔

قال النبیاعلیکم بالبیاض من الثیاب لیلبسھا احیائکم و کفنوا فیھا امواتکم فانھا من خیار ثیابکم۔

ترجمہ: پس مسلمانوں پر مخفی نہ رہے کہ سید الانبیاء وسند الاصفیاء ﷺ کا مبارک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا اور سفید کو بہت پسند فرمایا کرتے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کپڑوں میں سے سفید کو اختیار کرو تا کہ اسے تمہارے زندہ بھی پہنیں اور اپنے مردوں کو اس میں کفن دو کیونکہ وہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین کپڑے ہیں۔[358]

---

357 (المجموع شرح المھذب للنووی ج۴ ص ۳۹۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

358 (کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۱۲ مطبوعہ دار احیاء العلوم کراچی)، (رسالہ ضیآء القلوب فی لباس المحبوب مع خلاصۃ الفتاویٰ للشیخ دھلوی ج۳ ص ۱۵۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

منصور بن یونس حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

منصور بن یونس بن ادریس البھوتی حنبلی لکھتے ہیں:

ویسن لبس الثیاب البیض لحدیث البسوا من ثیابکم البیض فانھا من خیر ثیابکم و کفنوا فیھا موتاکم رواہ ابو داود وھی ای الثیاب البیض افضل من غیرھا۔

ترجمہ: سفید لباس پہننا سنت ہے حدیث مبارکہ کی وجہ سے تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو اور دوسرے رنگوں سے افضل ہیں۔[359]

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام محمد بن احمد بن ابی بکر قرطبی متوفی ۶۷۱ھ لکھتے ہیں:

و دلت الایۃ علی حسن الابیض و الاصفر من الالوان لنزول الملائکۃ بذلک و قد قال ابن عباس من لبس نعلاً اصفر فقیت حاجتہ و قال البسوا من ثیابکم البیاض فانہ من خیر ثیابکم و کفنوا فیہ موتاکم العمائم فتیجان العرب و لباسھا۔

ترجمہ: سفید اور زرد رنگ کے بہترین رنگ ہونے پر یہ آیت مبارکہ دلالت کرتی ہے اس وجہ سے کہ فرشتے ایسے ہی نازل ہوئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو زرد جوتے پہنے تو اس کی حاجتیں پوری ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو کہ یہ بہترین کپڑوں میں سے ہے اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو اور عمامے اہل عرب کی پہچان اور ان کے لباس ہیں۔[360]

---

[359] (کشاف القناع عن متن الاقناع ج ۱ ص ۲۸۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[360] (جامع الاحکام الفقھیۃ للامام القرطبی من تفسیرۃ فرید عبدالعزیز الجندی مسالۃ ۱۹۳۷ ج ۳ ص ۲۸۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

وعلیکم بالثیاب البیض فالبسوھا فانھا اطیب واطھر وکفنوا فیھا موتاکم اخرجہ احمد واصحاب السنن والحاکم وصححہ وفی حدیث ابن عباس فانھا من خیر ثیابکم اخرجہ احمد واصحاب السنن الا النسائی وصححہ الترمذی وابن حبان۔[361]

علامہ عبد الرؤف مناوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

وفی شرح الزیلعی یسن لبسہ لخبر فیہ وکیف ما کان الافضل فی لبسھا البیاض وصحۃ لبس المصطفٰی للسواد ونزول الملائکۃ یوم بدر بعمائم صفر لا یعارضہ لانہ لمقاصد ومصالح اقتضاھا خصوص ذلک المقام کما بینہ بعض العلماء الاعلام فلا ینافی عموم الخبر الصحیح الامر بلبس الابیض وانہ خیر الالوان فی الحیاۃ والممات۔

ترجمہ: شرح زیلعی میں ہے کہ سیاہ عمامہ کا پہننا سنت ہے اس لئے کہ اس کی حدیث وارد ہوئی ہے اور جو بھی ہو عمامہ میں افضل سفید ہے حضور ﷺ کا سیاہ عمامہ پہننا اور ملائکہ کا بدر کے دن پیلے عمامہ کے ساتھ اترنا اس کے منافی نہیں اس لئے کہ اس وقت کچھ خاص مقاصد اور مصلحتیں رہی ہوں گی جن کی وجہ سے یہ رنگ اختیار کئے گئے جیسا کہ بڑے علماء نے اس کو بیان فرمایا ہے اس لیے صحیح حدیث میں سفید کپڑوں کے پہننے کا جو عام حکم آیا ہے اور یہ کہ سفید رنگ زندگی اور موت دونوں میں بہترین ہے وہ اپنی جگہ عموم کے ساتھ باقی ہے اس طرح کے واقعات اس کے منافی نہیں۔[362]

---

[361] (فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۰ ص ۲۸۳ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

[362] (جمع الوسائل فی شرح الشمائل وبھامش شرح الشمائل للمناوی ج ۱ ص ۲۰۴ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

نیز علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۳۱ھ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

والافضل فی لونھا البیاض۔

ترجمہ: رنگوں میں سب سے زیادہ افضل سفید رنگ ہے۔[363]

امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۳۷۵ھ لکھتے ہیں:

ویستحب البیض من الثیاب۔

ترجمہ: لباس میں سفید رنگ پہننا مستحب ہے۔[364]

صریح و صحیح حدیث مبارکہ سے سفید عمامہ کا ثبوت

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ مبارک سے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفید عمامہ باندھا

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

امر عبدالرحمن بن عوف ان یتجھز لسریۃ بعثہ علیھا فاصبح قد اعتم بعمامتہ کرابیس سوداء فناداہ فادناہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثم نقضھا فعممہ بعمامۃ بیضاء وارسل من خلفہ اربع اصابع او نحوھا ثم قال ھکذا یا بن عوف فاعتم فانہ اعرب واحسن الخ۔

ترجمہ: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ ایک دستہ جانے والا ہے اس کے لئے تم تیار ہو جاؤ صبح کو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیار ہو کر

---

363 (فیض القدیر ج ۱ ص ۶۵۵ مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر)

364 (بستان العارفین ص ۱۴۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

آ گئے سیاہ رنگ کا سوتی عمامہ باندھے ہوئے تھے حضور ﷺ نے ان کو اپنے قریب کیا ان کا عمامہ کھولا اور سفید رنگ کا عمامہ باندھا اور پیچھے چار انگل یا اس کے قریب لٹکایا اور فرمایا ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح عمامہ باندھا کرو یہ واضح اور بہتر ہے۔[365]

اگرچہ کثیر احادیث میں سیاہ عمامہ کا ذکر موجود ہے اور ان کے علاوہ اور رنگوں کا بھی ذکر موجود ہے مگر کسی رنگ کے عمامہ کے لئے حضور ﷺ نے امر نہیں فرمایا لیکن اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سفید رنگ کا عمامہ سب سے افضل ہے اس لئے اس حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے سفید عمامہ باندھا اور امر فرمایا:

هكذا يا ابن عوف فاعتم فانه اعرب و احسن۔

ترجمہ: اس طرح سفید عمامہ باندھا کرو یہ واضح اور بہتر ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سفید عمامہ

امام ابی الفرج عبد الرحمن بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

عن القاسم و عن عائشة قالت وثب رسول الله وثبة شديدة فنظرت فاذا رجل معه واقف على برذون و عليه عمامة بيضاء طرفها بين كتفيه و رسول الله واضع يده على معرفة برذونه فقلت دحية بن خليفة الكلبى قال ذلك جبريل عليه السلام۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے سخت چھلانگ لگائی میں نے دیکھا تو ایک مرد ان کے ساتھ ہے اپنی سواری پر اور سفید عمامہ باندھے شملہ کاندھوں

[365] (مسند الشاميين ج ۲ ص ۳۹۰۔ ۳۹۱ رقم الحديث ۱۵۵۸ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بيروت)، (مستدرک للحاکم قال الحاكم صحيح و وافقه الذهبى ج ۴ ص ۵۴۰۔ ۵۴۱ مطبوعہ دار المعرفة بيروت)، (مجمع الزوائد وقال رواه الطبرانى فى الاوسط و اسناده حسن ج ۵ ص ۱۲۰ مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت)

کے درمیان لٹکایا ہوا تھا اور آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس سواری کی گردن پر رکھا ہے میں سمجھی یہ دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے حضور ﷺ نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تھے۔[366]

حضور ﷺ کا سفید جھنڈا

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

امام ابن اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے اس لشکر کے مقابلے اور دفاعی جنگ کے لیے مدینے سے اپنے اصحاب کے ساتھ بدر کی طرف روانہ ہوئے تو ماہ رمضان کی چند راتیں گزر چکی تھیں۔ حضور ﷺ نے مدینے میں باقی ماندہ مسلمانوں کو نماز پڑھانے کے لیے ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا تھا اور ابو لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینے کی حفاظت کے لیے راستے سے واپس کر دیا تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے جو علم مصعب ابن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا تھا اس کا رنگ سفید تھا اور دوسرے دو علم جو حضور ﷺ کے آگے آگے تھے ان کا رنگ سیاہ تھا۔ ان میں سے ایک علم حضور ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا تھا اور دوسرا انصار میں سے کسی شخص کے سپرد فرمایا تھا۔

ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انصار میں سے جس شخص کے پاس یہ دوسرا علم تھا وہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے لیکن اموی اس شخص کا نام حباب بن منذر بتاتے ہیں۔[367]

---

366 (صفوۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۲۰۔۲۱ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

367 (البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر غزوۃ بدر العظمی ج ۳ ص مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

بدر کے دن فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے

امام ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ

امام عبد الملک بن ہشام متوفی ۲۱۳ھ لکھتے ہیں:

قال ابن اسحاق و حدثنی من لا مقسم مولی عبداللہ ابن الحارث عن عبداللہ بن عباس قال سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیضا قد ارسلوھا علی ظھورھم و یوم حنین عمائم حمراء۔

قال ابن ھشام و حدثنی بعض اھل العلم ان علی بن ابی طالب قال العمائم تیجان العرب و کانت سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیضا و قد ارخوا علی ظھورھم الا جبریل فانہ کانت علیہ عمامۃ صفراء۔

ترجمہ: علامہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جسے میں جھوٹا نہیں سمجھتا۔ اس نے عبد اللہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام مقسم سے اور اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا بدر کے دن فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھی جن کے شملے انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے اور حنین کے روز سرخ عمامے (ان کی علامت) تھی۔

علامہ ابن ہشام نے کہا مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا عمامے عربوں کے تاج ہیں اور بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔[368]

368 (السیرۃ النبویہ المعروف سیرت ابن ھشام ج۳ ص ۱۸۲ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

وقال ابن اسحاق حدثنی من لا اتھم عن مقسم عن ابن عباس قال کانت سیماء الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا علی ظھورھم الا جبریل فانہ کانت علیہ عمامۃ صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔[369]

نیز یہی حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

وقال ابن اسحاق حدثنی من لا اتھم عن مقسم عن ابن عباس قال کانت سیماء الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا علی ظھورھم الا جبریل فانہ کانت علیہ عمامۃ صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔[370]

امام صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی البیھقی عن ابن عباس قال: کان سیماء الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارسلوھا علی ظھورھم ویوم خیبر عمائم حمراً۔

---

[369] (البدایۃ والنھایۃ غزوۃ بدر العظمی ج۳ ص ۲۸۱ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

[370] (السیرۃ النبویۃ قتال الملائکۃ فی بدر ج ۲ ص ۳۷۶ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے اور خیبر کے دن سرخ عمامے تھے۔

...وروی ابن اسحاق حدثنی من لا اتھم عن مقسم مولی عبداللہ بن الحارث عن ابن عباس قال: کان سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا علی ظھورھم الا جبریل فانہ کانت علیہ عمامۃ صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔[371]

نیز علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن ابی شیبۃ وابن المنذر عن علیص قال: کان سیما الملائکۃ یوم بدر الصوف الابیض فی نواصی الخیل واذنابھا۔[372]

امام اندلیسی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابی الربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الاندلسی متوفی ۶۳۴ھ لکھتے ہیں:

قال ابن عباس ولم تقاتل فی یوم سواہ وکانوا یکونون فیما سواہ من الایام عددا ومددا لا یضربون وکانت سیماھم یوم بدر عمائم بیضاء قد ارسلوھا فی ظھورھم ویوم حنین عمائم حمرا۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں کی نشانی بدر کے دن سفید عمامے تھے کہ شملہ پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔[373]

---

371 (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

372 (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

373 (الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ والثلاثۃ الخلفاء غزوۃ بدر الکبری ج ۲ ص ۲۹ مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سفید عمامہ

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

قال النوفلی وحدثنی ابو بشر قال صلیت الغداۃ فی یوم خروج الحسین صاحب فخ المدینۃ فصلی بنا وصعد المنبر وعلیہ قمیص ابیض وعمامۃ بیضاء قد سدلھا من بین یدیہ وسیفہ مسلول قدامہ۔

ترجمہ مختصر: ابو بشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفید قمیص اور سفید عمامہ پہنے ہوئے تھے۔[374]

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن زید بن ابی زیاد عن بن ابی نعم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ ھذا حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔[375]

---

374 (تاریخ الاسلام الطبقۃ السابعۃ عشرۃ جدید ج ۴ ص ۳۳۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

375 (سنن الترمذی باب مناقب الحسن والحسین علیہما السلام قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح ج ۵ ص ۶۵۲ رقم الحدیث ۳۷۶۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (مسند احمد ج ۳ ص ۳ رقم حدیث ۱۱۰۱۲ مطبوعہ مؤسسۃ قرطبۃ مصر)، (تاریخ بغداد ج ۶ ص ۳۷۲ مطبوعہ دار لکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند الحارث زوائد الھیثمی کتاب المناقب باب فضل فاطمۃ بنت رسول اللہ والحسن والحسین ج ۲ ص ۹۰۸ رقم الحدیث ۹۸۹ مطبوعہ مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ المدینۃ المنورۃ)

امام محب الدین ابو العباس احمد بن عبد اللہ متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

عن جابر بن عبد اللہ قال من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنة فلینظر الی الحسین بن علی فانی سمعت رسول اللہ قولہ خرجہ ابو حاتم و عنہ قال من احب ان ینظر الی سید شباب اھل الجنة فلینظر الی ھذا سمعتہ من رسول اللہ۔[376]

امام عبد الباقی بن قانع ابو الحسین متوفی ۳۵۱ھ روایت کرتے ہیں:

ان حسنا و حسینا سیدا شباب اھل الجنة۔[377]

مجھے میرے اہل بیت میں تلاش کرو

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عمر قال کان آخر ما تکلم بہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم اخلفونی فی اھل بیتی۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آخری چیز جو حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ مجھے میرے اہل بیت میں تلاش کرو۔[378]

میرے اہل بیت کی مثل حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سی ہے

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم مثل اھل بیتی مثل سفینة نوح من رکب فیھا نجاء و من تخلف عنھا غرق۔

---

376 (ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی ذکر قول رسول اللہ من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنة فلینظر الی الحسین ص ۱۲۹۔ ۱۳۰ مطبوعہ دار الکتب المصریة)

377 (معجم الصحابة ج ۱ ص ۱۴۳ برقم ۱۴۹ مطبوعہ مکتبة الغرباء الاثریة المدینة المنورة)، (سیر اعلام النبلاء ذکر حسین بن علی ج ۳ ص ۲۸۲۔ ۲۸۳ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت)

378 (طبرانی الاوسط ج ۴ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۳۸۶۰ مطبوعہ مکتبة المعارف الریاض)، (مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج ۹ ص ۱۶۳ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا میرے اہل بیت کی مثل حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔[379]

قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال اخبرنا ینعقد بن عیسی قال حدثنی خالد بن ابی بکر قال رأیت علی القاسم بن محمد عمامۃ بیضاء و قد سدل خلفہ منھا اکثر من شبر۔

ترجمہ: حضرت خالد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سفید عمامہ دیکھا جو ایک بالشت سے زیادہ پیچھے لٹکا ہوا تھا۔[380]

نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال اخبرنا ینعقد بن عیسی قال اخبرنا ابو الغصن انہ رای نافع بن جبیر یلبس قلنسوۃ اسماطا و عمامۃ بیضاء۔

---

[379] (طبرانی کبیر ج ۱۲ ص ۳۴ رقم الحدیث ۲۳۸۸_۲۶۳۸_۲۶۳۶ ۲ مطبوعہ مکتبۃ العلوم و الحکم الموصل)، (طبرانی الاوسط ج ۴ ص ۱۰ رقم الحدیث ۳۴۷۸ مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض)، (طبرانی صغیر ج ۱ ص ۲۴۰ رقم الحدیث ۳۹۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مستدرک للحاکم ج ۳ ص ۱۶۳ رقم الحدیث ۴۷۲۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مسند بزار ج ۹ ص ۳۴۳ رقم الحدیث ۳۹۰۰ مطبوعہ مکتبۃ العلوم و الحکم المدینۃ المنورۃ)، (مسند الفروس ج ۱ ص ۲۳۸ رقم الحدیث ۹۱۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج ۹ ص ۱۶۸ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمہ الحسن بن ابی جعفر ج ۲ ص ۳۰۶ برقم ۴۴۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[380] (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۹۲ مطبوعہ دار صادر بیروت)

ترجمہ: ابوالغصن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ سفید عمامہ اور بے استر کی ٹوپی پہنتے تھے۔[381]

سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ افضل التابعین اور تقویٰ میں بے مثل تھے۔ اور اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے افضل تابعی ہیں نیز فقہائے سبعہ میں سے ایک ہیں۔

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال حدثنا محمد بن هلال انه رأى سعيد بن المسيب يعتم و عليه قلنسوة لطيفة بعمامة بيضاء لها علم احمر يرخيها۔

ترجمہ: محمد بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کو عمامہ باندھے دیکھا ان کے سر پر سفید عمامے کے ساتھ ایک باریک ٹوپی تھی عمامے میں سرخ دھاریں تھیں اور عمامے کو اپنے پیچھے ایک بالشت لٹکاتے تھے۔[382]

خارجہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال و رأيت خارجة يعتم بعمامة بيضاء۔

ترجمہ: زید بن سائب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خارجہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ کو سفید عمامہ باندھے دیکھا۔[383]

---

381 (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۰۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)
382 (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۳۸ مطبوعہ دار صادر بیروت)
383 (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۶۲ مطبوعہ دار صادر بیروت)

عکرمہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام حافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی متوفی ۷۴۲ھ روایت کرتے ہیں:

عن عبدالحمید بن بھرام رایت عکرمة ابیض اللحیة علیه عمامة بیضاء طرفھا بین کتفیه۔

ترجمہ: عبد الحمید بن بہرام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ کو دیکھا سفید عمامہ باندھے کاندھوں کے درمیان شملہ لٹکائے ہوئے تھے۔[384]

امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

قال محمد بن ھلال رأیت علی بن الحسین یعتم بعمامة بیضاء فیرخی عمامته من وراء ظھره۔

ترجمہ: محمد بن ھلال رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا سفید عمامہ باندھے کاندھوں کے درمیان شملہ لٹکائے ہوئے تھے۔[385]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

وقال مالک بلغنی انه کان یصلی فی الیوم واللیلة الف رکعة۔[386]

---

[384] (تھذیب الکمال ج ۲۰ ص ۲۶۹ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)

[385] (مختصر تاریخ دمشق تذکرہ علی بن الحسین رضی اللہ عنہما ج ۵ ص ۳۴۶)

[386] (تذکرة الحفاظ ج ۱ ص ۷۵ برقم ۷۱ مطبوعہ دار الصمیعی الریاض)، (صفوة الصفوة لابن جوزی ج ۲ ص ۱۰۰ مطبوعہ دار المعرفة بیروت)

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

قال الزهری ما رایت احدا کان افقه من علی بن الحسین۔[387]

امام ابی الفرج عبد الرحمن علی بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

توفی بالمدینة سنة اربع وتسعین وقیل ثنتین وتسعین ودفن بالبقیع وهو ابن ثمان وخمسین سنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔[388]

امام المحدثین امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

الشعبی عامر بن شراحیل... الامام علامه العصر... قلت رای علیا رضی اللہ تعالیٰ عنه وصلی خلفه وسمع من عدة من کبراء الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنه ... عن منصور بن عبدالرحمن عن الشعبی قال ادرکت خمس مائة من اصحاب النبی ا... مات الشعبی سنة اربع ومائة۔

ترجمہ: امام شعبی عامر بن شراحیل الامام علامہ العصر تھے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

میں نے حضرت امام الاولیاء علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تھا اور ان کے پیچھے نماز پڑھی اور کہا صحابہ سے حدیثیں سنی ہیں اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ سو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پائے ہیں اور ۱۰۴ھ میں شعبہ کی وفات ہوئی ہے۔[389]

---

387 (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۷۵ برقم ۷۱ مطبوعہ دار الصمیعی الریاض)، (صفوۃ الصفوۃ لابن جوزی ج ۲ ص ۹۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

388 (صفوۃ الصفوۃ لابن جوزی ج ۲ ص ۱۰۲ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

389 (سیر اعلام النبلاء ترجمۃ امام شعبی ج ۴ ص ۲۹۴ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

امام ابو حاتم متوفی ۳۲۷ھ لکھتے ہیں:

ناعبدالرحمن قال سئل ابو زرعة عن الشعبی فقال کوفی ثقة۔[390]

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا الحسن بن صالح عن ابیه قال رایت علی الشعبی عمامة بیضاء قد اخری طرفها ولم یرسله۔

ترجمہ: حسن بن صالح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو سفید عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔[391]

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع قال حدثنا اسماعیل بن عبدالملک قال رایت علی سعید بن جبیر عمامة بیضاء۔

ترجمہ: اسماعیل بن عبد الملک روایت کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو سفید عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔[392]

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا سفید عمامہ باندھنا

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

ثنا ابو خلدة قال رایت ابن سیرین بعمامة بیضاء لاطیة قد ارخی ذوابئها من خلفه۔

---

390 (الجرح والتعدیل ج ٦ ص ٣٢٢ برقم ١٨٠٢ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

391 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ٥ ص ١٧٩ رقم الحدیث ٢٤٩٧٢ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

392 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ٥ ص ١٧٩ رقم الحدیث ٢٤٩٧٣ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

ترجمہ: ابو خلدہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا سفید عمامہ باندھے کاندھوں کے درمیان شملہ لٹکائے ہوئے تھے۔[393]

علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ٦٧٦ھ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

ابن سیرین انصاری مولاھم ابو بکر الصری التابعی الامام فی التفسیر و الحدیث و الفقه وعبر الرؤیا و المقدم فی الزھد و الورع۔[394]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ٧٤٨ھ لکھتے ہیں:

الامام شیخ الاسلام۔[395]

امام مورق عجلی فرماتے ہیں:

ما رایت رجلا افقه فی ورعه ولا اورع فی فقهه من محمد بن سیرین۔

ترجمہ: میں نے محمد بن سیرین سے بڑھ کر کوئی متقی اور فقیہ نہیں دیکھا۔[396]

محمد قاسم دلاوری امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی مسلم الثبوت ثقاہت

شیخ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ امام ربانی محمد بن سیرین کامل العلم، ثقہ، پہاڑ کی چٹان سے زیادہ مضبوط، علامہ تعبیر، مملکت ورع و تقویٰ کے سر تاج اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی زیادہ ثابت قدم اور مستقل مزاج تھے۔ مورق عجلی کا بیان ہے کہ میں نے کسی شخص کو محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر ورع میں افقہ اور فقہ میں محتاط نہیں دیکھا۔ ابو قلابہ کہا کرتے تھے کہ بھلا کس

---

393 (تاریخ الاسلام الطبقة الحادیة عشرة جدید ج٣ ص ٣٤٠ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

394 (تھذیب الاسماء ج ١ ص ٩٩ برقم ١١ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

395 (سیر اعلام النبلاء ج٤ ص ٦٠٦ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)

396 (تھذیب الاسماء ج ١ ص ١٠٠ برقم ١١ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

شخص کو اس کام کی صلاحیت ہے جو ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ میں مودع ہے۔ وہ تو تلوار کی دھار پر قدم رکھنے والے بزرگ ہیں۔ شعبی کہا کرتے تھے کہ تم لوگ محمد بن سیرین کی صحبت اختیار کرو۔ ابن عون کا بیان ہے کہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی روایت بالمعنی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ حرف بحرف ضبط کرنے کا اہتمام کرتے تھے۔ اور جب ہشام بن حسان رحمۃ اللہ علیہ آپ سے کوئی حدیث نقل کرتے تھے تو کہا کرتے تھے کہ مجھ سے ایسے بزرگ نے اس حدیث کی روایت کی ہے جسے میں نے اپنی عمر میں سب سے زیادہ صادق البیان پایا ہے۔

عجلی کا بیان ہے کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ تابعی ثقہ ہیں۔ آپ نے شریح اور عبیدہ صکی سب سے زیادہ روایتیں نقل کی ہیں اور ان کوفیوں میں تربیت پائی ہے جو عبداللہ بن مسعود کے شاگرد تھے۔ ابن سعد نے لکھا ہے کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ثقہ، عالی قدر رفیع المنزلت اور جلیل القدر امام تھے۔ ابن المدینی کا قول ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد چھ ہیں۔ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ، ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ، اعرجؒ ابو صالحہ، ابن سیرین اور طاؤس، ابو قلابہ کا قول ہے کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو جس حیثیت سے بھی جانچو انہیں ہر حالت میں سب سے زیادہ مستقیم الاحوال، متقی اور نفس پر قابو رکھنے والا پاؤ گے۔ اور ابن عون کا بیان ہے کہ میں نے ان حضرات کی مانند دنیا میں کسی کو نہیں پایا۔ عراق میں ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ، حجاز میں محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ، اور شام میں رجاء بن حبوہ رحمۃ اللہ علیہ اور پھر ان تینوں میں ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بالکل بے عدیل تھے۔ عثمان تیمی کا قول ہے کہ بصرہ میں محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر اعلم بالقضاء کوئی نہیں گزرا۔[397]

---

[397] (مقدمہ تعبیر الرؤیا اردو ص ۳٦ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں:

حضرت سیرینؒ کی اولاد میں چھ افراد محمد، معبد، انس، یحیٰی، حفصہ اور کریمہ معروف ہیں، اور چھ کے چھ حدیث کے ثقہ راوی ہیں، ان میں سب سے زیادہ مشہور اور جلیل القدر صاحبزادے حضرت محمد بن سیرینؒ ہیں جن کے عجیب و غریب حالات مستقل تصنیف چاہتے ہیں، آپ کا ورع و تقوی ضرب المثل ہے۔

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں:

بہر حال! حضرت محمد بن سیرین مسلّم طور پر تفسیر، حدیث اور فقہ کے امام ہیں۔[398]

محمد عبد الرحمن مظاہری لکھتے ہیں:

امام محمد بن سیرین کے فضل و کمال کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ طویل مدّت سر تاج تابعین حضرت حسن بصریؒ کی صحبت میں رہے ہیں۔ ان جیسے بزرگوں کے فیض صحبت نے امام ابن سیرین کو پیکر علم و عمل بنا دیا۔

علامہ ابن سعد لکھتے ہیں کہ ابن سیرینؒ بلند و بالا فقیہ و امام، ثقہ، کثیر العلم، امام تفسیر، زہد و تقویٰ کے عظیم مینار تھے۔

علامہ ذہبیؒ بھی ایسے ہی لکھتے ہیں کہ وہ جملہ علوم میں یکساں کمال رکھتے تھے۔

علامہ نوویؒ لکھتے ہیں ابن سیرینؒ علم تفسیر و حدیث و فقہ کے علاوہ تعبیر خواب کے امام سمجھے جاتے ہیں۔

علامہ ابن حجر بھی انھیں "ام الحدیث" کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔[399]

---

398 (علوم القرآن ص ۴۷۳۔۴۷۴ مطبوعہ مکتبہ دار العلوم کراچی

399 (اکیس جلیل القدر تابعین کرام ص ۲۱۲۔۲۱۳ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

قال الحافظ ابو الخیر السخاوی رحمہ اللہ تعالی فی فتاویہ رایت من نسب لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ان عمامۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم فی السفر کانت بیضاء وفی الحضر کانت سوداء وکل منھا سبعۃ اذرع وھذا شیٔ ماعلمناہ انتھی۔

ترجمہ: امام حافظ ابو الخیر سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ میں نے وہ روایت دیکھی جو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے منسوب ہے کہ حضور ﷺ کا عمامہ شریف سفر میں سفید اور گھر میں سیاہ ہوتا تھا۔[400]

مفتی ظفر الدین دیوبندی لکھتے ہیں:

وقال الطحاوی فی فتاواہ رایت مانسب لعائشۃ ان عمامۃ فی السفر بیضاء وفی الحضر سوداء وکل منھا سبعۃ اذرع۔

ترجمہ: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ میں نے وہ روایت دیکھی جو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے منسوب ہے کہ حضور ﷺ کا عمامہ شریف سفر میں سفید اور گھر میں سیاہ ہوتا تھا۔[401]

محدثین فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ثابت نہیں یعنی موضوع ہے۔

سبز رنگ کا عمامہ شریف سبز لباس پہننا سنت اور جنتیوں کا لباس ہے

سبز لباس پہننا سنت ہے اور یہ جنتیوں کا لباس ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ویلبسون ثیاباً خضراً من سندس و استبرق۔

---

400 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

401 (فتاویٰ دارالعلوم دیوبندی ج۴ ص ۹۵)

ترجمہ: اور سبز کپڑے کریب اور قناویز کے پہنیں گے۔[402]

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

علیھم ثیاب سندس خضر و استبرق۔

ترجمہ: ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قناویز۔[403]

ابن بطال مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام ابو الحسن علی بن خلف العربی المالکی متوفی ۴۴۹ھ لکھتے ہیں:

ما نصہ الثیاب الخضر من لباس اھل الجنۃ قال تعالی ویلبسون ثیاباً خضراً من سندس واستبرق۔[404]

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ لکھتے ہیں:

ای لباس اھل الجنۃ۔[405]

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

وآن از ثیاب جنت است۔[406]

402 (تفسیر نور العرفان سورۃ الکھف آیت نمبر ۳۱ ص ۳۵۷ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)
403 (تفسیر نور العرفان سورۃ الدھر آیت نمبر ۲۱ ص ۶۹۶ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)
404 (شرح صحیح البخاری لابن بطال ج ۹ ص ۱۰۲)
405 (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۴۵۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)
406 (اشعۃ اللمعات فارسی کتاب اللباس ج ۳ ص ۵۷۱ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ٦٦٨ھ لکھتے ہیں:

وخص الاخضر لانہ الموافق للبصر لان البیاض یبدد النظر ویولم والسواد یورم والخضرۃ لون بین السواد والبیاض وتلک تجمع الشعاع۔

ترجمہ: سبز رنگ کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ بصارت کے لیے موزوں اور اس کے لیے موافق و سازگار ہے کیونکہ سفید رنگ نظر کو متفرق و منتشر کرنے والا اور تکلیف والم دینے والا ہوتا ہے اور سیاہ رنگ غصہ پیدا کرتا ہے اور سبز رنگ سیاہ اور سفید دونوں رنگوں کی درمیانی اور اعتدالی کیفیت کا حامل رنگ ہے جس پر نظر ٹھہرتی ہے اور انتشار بصر کا موجب نہیں بنتا (اس لیے اس معتدل رنگ کو جنتیوں کے لباس کے لیے خاص کیا گیا ہے)۔ [407]

علامہ بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام الشیخ ابراہیم البیجوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

واللباس الاخضر ھو لباس اھل الجنۃ کما فی جز ویدل علیہ قولہ تعالیٰ ویلبسون ثیاباً خضراً۔ [408]

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

ویدل علی استحباب لبس الاخضر لانہ لباس اھل الجنۃ وھو ایضا من انفع الالوان للابصار ومن اجملھا فی اعین الناظرین۔

---

407 (التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ ج ۲ ص ۴۲۸ مطبوعہ سعیدیہ کتب خانہ صدف پلازہ محلہ جنگی پشاور)، (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ج ۱۰ ص ۳۹۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

408 (المواھب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ للبیجوری ص ۵۷ فاروقی کتب خانہ ملتان)

ترجمہ: یہ سبز لباس کے استحباب پر دلیل ہے کیونکہ یہ جنتیوں کا لباس ہے اور آنکھوں کے لئے مفید رنگ ہے اور لوگوں کی نظر میں خوبصورت رنگ ہے۔[409]

حدیث نمبر ۱:

ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کہ میں نے دو سبز چادریں پہنے ہوئے دیکھا

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبدالرحمن بن مهدی حدثنا عبيدالله بن اياط بن لقيط عن ابيه عن ابی رمثة قال رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم وعليه بردان اخضران۔ قال ابو عيسیٰ هذا حديث حسن غريب۔

ترجمہ: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو سبز چادریں پہنے ہوئے دیکھا۔[410]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ابی رمثة قال رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم وعليه بردان اخضران۔

---

[409] (نیل الاوطار ج ۲ ص ۹۵ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

[410] (سنن الترمذی باب ماجاء فی الثوب الاخضر ج ۵ ص ۱۱۹ رقم الحدیث ۲۸۱۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (مستدرک للحاکم ج ۲ ص ۶۶۴ رقم الحدیث ۴۲۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۲ رقم الحدیث ۵۱۰۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (شرح السنۃ ج ۶ ص ۱۵۹ رقم الحدیث ۲۹۸۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی ج ۱۷ ص ۲۴۲ مطبوعہ مصر)، (شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح المسمی الکاشف عن حقائق السنن ج ۸ ص ۲۲۴ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی)، (سبل الهدی والرشاد ج ۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت ابی رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو سبز چادریں اوڑھے دیکھا۔[411]

یہ حدیث مبارکہ صحیح ہے۔

امام یحییٰ بن شرف الدین نووی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

روااہ ابو داود و الترمذی باسناد صحیح۔

ترجمہ: اس حدیث مبارکہ کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی رحمہا اللہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔[412]

الفتح الربانی شرح بلوغ الامانی

الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی میں ہے:

ویدل علی استحباب لبس الاخضر لانہ لباس اھل الجنۃ وھو ایضاً من انفع الالوان للابصار و من اجملھا فی اعین الناظرین۔

ترجمہ: یہ سبز لباس کے استحباب پر دلیل ہے کیونکہ یہ جنتیوں کا لباس ہے اور آنکھوں کے لئے مفید رنگ ہے اور لوگوں کی نظر میں خوبصورت رنگ ہے۔[413]

---

411 (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۳۵۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)

412 (المجموع شرح المہذب للنووی ج ۴ ص ۳۰۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

413 (الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی ج ۱۷ ص ۲۴۲ مطبوعہ مصر)

حدیث نمبر ۲:

سبز رنگ کو دیکھنے سے نظر میں اضافہ ہوتا ہے

امام محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی متوفی ۴۵۴ھ لکھتے ہیں:

عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم النظر الی الخضرۃ یزید فی البصر۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ سبز رنگ کو دیکھنے سے نظر میں اضافہ ہوتا ہے۔[414]

حدیث نمبر ۳:

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سبز چادر کو بغل کے نیچے سے اوڑھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کرنا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا مؤمل بن اسماعیل اخبرنا سفیان عن بن جریج عن عطاء او غیرہ عن یعلی عن ابیہ قال رایت النبی ایطوف بالبیت مضطبعا ببرد اخضر الصوف۔

ترجمہ: حضرت یعلی اپنے والد سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے سبز چادر کو بغل کے نیچے سے اوڑھے ہوئے دیکھا۔[415]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابو داود عن یعلی بن امیۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یطوف بالبیت مضطبعا ببرد اخضر۔

---

414 (مسند الشهاب ج ۱ ص ۱۹۳ رقم الحدیث ۲۸۹ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

415 (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۳ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (زاد المعاد فصل فی ملابسہ ج ۱ ص ۱۴۵ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (اخلاق النبی و آدابہ ج ۲ ص ۱۸۴ رقم الحدیث ۲۹۹ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

ترجمہ: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو سبز چادر میں طواف کرتے ہوئے دیکھا۔[416]

حدیث نمبر ۴:

حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ پر دو سبز چادریں تھیں

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی النسائی عن ابی راشد قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ ثوبان اخضران۔

ترجمہ: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ابو راشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ تشریف لائے آپ پر دو سبز چادریں تھیں۔[417]

حدیث نمبر ۵:

حضور ﷺ کو سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا موسی بن ھارون ثنا ابراھیم بن المنذر الحزامی نا ینعقد ابن عیسی ثنا سعید بن بشیر عن قتادۃ عن انس قال کان احب الالوان الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم الخضرۃ۔

---

416 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

417 (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا۔[418]

اس حدیث مبارکہ کے رجال ثقہ ہیں

امام علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

وعن یروی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یحب الخضرۃ او قال کان احب الالوان الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط ورجال الطبرانی ثقات۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا۔

اس حدیث مبارکہ کو امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں روایت کیا ہے اور طبرانی اوسط کے رجال ثقہ ہیں۔[419]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

فقال انس کنا نتحدث ان احب الالوان الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم الخضرۃ۔

---

418 (طبرانی الاوسط ج۸ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۸۰۲۷ مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ ص ۱۰۲ رقم الحدیث ۵۱۰۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج۴ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج۴ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج۳ ص ۳۲۵ برقم ۸۷۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (اتحاف سادۃ المتقین باب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ ج۸ ص ۲۵۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

419 (مجمع الزوائد ج۵ ص ۱۲۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم لوگ آپس میں باتیں کرتے تھے کہ حضور ﷺ کو سب سے زیادہ پسندیدہ رنگ سبز رنگ ہوتا تھا۔[420]

حدیث نمبر ۶:

حضور ﷺ سبز رنگ کو دیکھنا اور سرخ کبوتر کو دیکھنا پسند فرماتے تھے

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

وعن عائشة رضی اللہ عنها ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یعجبه النظر الی الخضرة والی الحمام الاحمر اخرجهما ابو نعیم۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ حضور ﷺ سبز رنگ کو دیکھنا اور سرخ کبوتر کو دیکھنا پسند فرماتے تھے۔[421]

حدیث نمبر ۷:

حضور ﷺ وفد کے آنے کے وقت سبز کپڑے پہنتے تھے

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن سعد عن عروة ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان له ثوب اخضر یلبسه للوفود۔

ترجمہ: امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وفد کے آنے کے وقت سبز کپڑے پہنتے تھے۔[422]

---

420 (شعب الایمان ج۵ ص ۱۹۳ رقم الحدیث ۶۳۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

421 (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۵۱۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

422 (سبل الھدیٰ والرشاد ج۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ۸:

جبریل علیہ السلام کا سبز جھنڈا

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

فاذا کان لیلۃ القدر امر اللہ تعالی جبریل فیھبط فی کبکبۃ من الملائکۃ الی الارض و معہ لواء اخضر فیرکزہ علی ظھر الکعبۃ۔

ترجمہ: لیلۃ القدر میں اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام سے فرمائے گا تو وہ فرشتوں کی جماعت کے ساتھ زمین پر آئیں گے اور اس کے ساتھ سبز جھنڈا ہو گا جس کو کعبہ کی چھت پر گاڑیں گے۔[423]

حدیث نمبر ۷:

سبز عمامہ پہننا مہاجرین اولین کی سنت ہے

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا جریر بن حازم عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبداللہ قال ادرکت المھاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود وبیض وحمر وخضر وصفر یضع احدھما یباع علی راسہ ویضع القلنسوۃ فوقھا ثم یدیر یباع ھکذا یعنی علی کورہ لا یخرجھا من تحت ذقنہ۔

ترجمہ: حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ ص بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے ان میں سے

[423] (جامع الاحادیث الکبیر ج ۲۰ ص ۱۴۹ رقم الحدیث ۲۰۴۵ ۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

کوئی عمامہ اپنے سر پر رکھتا اور اس کے اوپر ٹوپی رکھتا ٹوپی کے گرد اس طرح عمامہ کو لپیٹ دیتے تھے۔[424]

یہ روایت سنداً صحیح ہے

یہ روایت سنداً صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

پہلا راوی امام ابن ابی شیبہ

امام ذھبی علیہ الرحمہ امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

الحافظ الکبیر الحجۃ ابو بکر حدث عنہ احمد بن حنبل و البخاری و ابو القاسم البغوی و الناس و وثقہ الجماعۃ۔

ترجمہ: آپ حافظ کبیر اور حجت ہیں۔ امام بخاری اور احمد بن حنبل کے استاد ہیں اور محدثین کی ایک پوری جماعت نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔[425]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقال احمد: صدوق۔

امام احمد نے فرمایا ابو بکر بن ابی شیبہ صدوق ہے یعنی سچا ہے۔

وقال العجلی: ثقۃ وکان حافظا للحدیث۔

امام عجلی نے کہا آپ ثقہ ہیں اور آپ حدیث کے حافظ ہیں۔

وقال ابو حاتم وابن خراش: ثقۃ۔

امام ابو حاتم اور امام ابن خراش نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔

---

[424] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۲۴۹۸۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[425] (میزان الاعتدال ج ۲ ص ۷۷۳ برقم ۴۹۳۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام ابن معین نے کہا:

ابو بکر عندنا صدوق۔

ترجمہ: کہ ہمارے نزدیک ابو بکر سچے راوی ہیں۔

امام ابن حبان نے آپ کو ثقات میں داخل کیا ہے۔ امام ابن قانع نے کہا آپ ثقہ ثبت ہیں۔

آخر میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے آپ سے تیس حدیثیں روایت کی ہیں جبکہ امام مسلم علیہ الرحمۃ نے ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث آپ سے روایت کی ہیں۔[426]

دوسرا راوی سلیمان بن حرب

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

وقال یعقوب بن شیبۃ ثنا سلیمان بن حرب و کان ثقۃ ثبتا صاحب حفظ و قال النسائی ثقۃ مامون و قال بن خراش کان ثقۃ قال البخاری قال سلیمان بن حرب و لدت سنۃ و قال حنبل بن اسحاق مات سنۃ اربع و عشرین و مائتین و قال بن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث . . . .

قلت و ذکرہ بن حبان فی الثقات و قال بن قانع ثقۃ مامون و قال صاحب الزھرۃ روی عنہ البخاری مائۃ و سبعۃ وعشرین حدیثا وقال بن عدی کان یغسل الموتی و کان خیرا فاضلاً۔[427]

تیسرا راوی جریر بن حازم

یہ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔

---

[426] (تہذیب التہذیب ج۳ص ۲۵۲۔۲۵۳ برقم ۹۴۰۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[427] (تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۵۸ برقم ۳۱۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (تقریب التہذیب ص ۲۵۰ برقم ۲۵۴۵ مطبوعہ دار الرشید سوریا)، (التاریخ الکبیر للبخاری ج۴ ص ۸ برقم ۱۷۸۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

وقال العجلی بصری ثقة وقال النسائی لیس به باس وقال ابو حاتم صدوق صالح وقال ابن عدی وقد حدث عنه ایوب السختیانی و اللیث بن سعد وله احادیث کثیرة عن مشائخه وهو مستقیم الحدیث۔[428]

چوتھا راوی یعلی بن حکیم

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

قال احمد و ابن معین و ابوزرعة و النسائی ثقة وقال ابو حاتم لا باس به وقال یعقوب بن سفیان مستقیم الحدیث وقال بن خراش کان صدوقاً وذکره بن حبان فی الثقات۔[429]

پانچواں راوی سلیمان بن ابی عبد اللہ

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ لکھتے ہیں:

سلیمان بن ابی عبداللہ ادرک المهاجرین سمع منه یعلی بن حکیم عن ابی هریرة وسعد۔[430]

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

سلیمان بن ابی عبداللہ مقبول من الثالثة۔[431]

---

428 (تهذیب التهذیب ج ۲ ص ۱۶ برقم ۱۱۱ مطبوعه دار الفکر بیروت)

429 (تهذیب التهذیب ج ۱۱ ص ۳۵۲ برقم ۶۷۵ مطبوعه دار الفکر بیروت)

430 (التاریخ الکبیر للبخاری ج ۴ ص ۲۳ برقم ۱۸۳۶ مطبوعه دار الفکر بیروت)

431 (تقریب التهذیب ص ۲۵۰ برقم ۲۵۴۵ مطبوعه دار الرشید سوریا)،(الثقات ج ۴ ص ۳۱۴ برقم ۳۰۷۵ مطبوعه دار الفکر بیروت)

امام عبد الرحمن بن ابی حاتم متوفی ۳۲۷ھ لکھتے ہیں:

سلیمان بن ابی عبداللہ روی عن سعد وصهیب و ابی هریرة وادرک المهاجرین والانصار روی عنه یعلی بن حکیم سمعت ابی یقول ذلک حدثنا عبدالرحمن قال سئل ابی عن سلیمان بن ابی عبداللہ هذا فقال لیس بالمشهور فیعتبر بحدیثه۔[432]

ان کے علاوہ امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

امام اسحاق بن ابراہیم راھویہ متوفی ۲۳۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا وهب بن جریر حدثنی ابی عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبداللہ قال ثم ادرکت المهاجرین یعتمون بعمائم کرابیس حمر و سود و خضر و صفر یضع احدهم طرف یباع علی راسه ثم یضع القلنسوة علیها ثم یدیرونها علی رؤوسهم ولا یدخلونها تحت اذقانهم قال اسحاق قال النضر و ذکر حدیث الزبیر انه کان معمما یوم بدر بعمامة صفراء فنزلت الملائکة وعلیهم عمائم بنو قال النضر لا یعرف الاعتجاز الا ان یلف بها علی راسه ولا یدخلها تحت ذقنه۔[433]

ابو عبد اللہ عبد البصیر خراسانی دیوبندی کی خیانت

دیوبندیوں کے دلوں میں دعوت اسلامی سے اتنا بغض و عناد ہے کہ انہوں نے صرف دعوت اسلامی سے بغض و عناد کی وجہ سے احادیث کی کتب میں خیانتیں شروع کر دی ہیں یہ روایت جس میں ہے کہ حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے یہ امیر اہل سنت مولانا الیاس قادری مدظلہ العالی کی کتاب میں تو نہیں اور نہ ہی انہوں نے اس روایت کو

---

[432] (الجرح والتعدیل ج ۴ ص ۱۲۷ برقم ۵۴۹ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

[433] (مسند اسحاق بن راھویہ ج ۳ ص ۸۸۲۔۸۸۳ رقم الحدیث ۱۵۵۶ مطبوعہ مکتبۃ الایمان المدینۃ المنورۃ)

اپنی طرف سے بنایا ہے یہ روایت تو حدیث کی مشہور کتاب مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند اسحاق بن راہویہ میں ہے لیکن ابو عبداللہ عبد البصیر خراسانی دیوبندی کو چین نہیں آیا اس لئے انہوں نے اس روایت کو پورے سند کے ساتھ لکھا لیکن حدیث میں وخضر کے لفظ کو کوے کا شوربا سمجھ کر ہضم کر گئے تف ہے اس خیانت پر۔

ملاحظہ فرمائیں ابو عبداللہ عبد البصیر خراسانی دیوبندی کی کتاب "شآبیب الغمامة فی تحقیق مسئلة العمامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۵ مطبوعہ دار البصائر الاسلامیة للنشر والتوزیع خراسان ایران الطبعة الثالثة ذی الحجة ۱۴۲۴ھ" اور اس کتاب پر مستند علمائے دیوبند کی تقاریظ بھی موجود ہیں جن میں بنوری ٹاؤن کے مفتی نظام الدین شامزئی بھی شامل ہیں۔

پہلے حدیث کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں اس کے بعد دیوبندی مولوی کی چوری ملاحظہ فرمائیں:

مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

قال ادرکت المهاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود وبیض وحمر وخضر وصفر۔

ترجمہ: میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے۔[434]

مسند اسحاق بن راہویہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

قال ادرکت المهاجرین یعتمون بعمائم کرابیس حمر وسود وخضر وصفر۔[435]

قائین حضرات آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حدیث مبارکہ میں وخضر کے الفاظ موجود ہے لیکن جب دیوبندی مولوی اس کو نقل کرتا ہے تو سبز عمامہ کے دشمنی میں اس کو چوری کر لیتا ہے۔

---

[434] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۲۴۹۸۷ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

[435] (مسند اسحاق بن راھویہ ج ۳ ص ۸۸۲۔۸۸۳ رقم الحدیث ۱۵۵۶ مطبوعہ مکتبة الایمان المدینة المنورة)

عبداللہ عبدالبصیر خراسانی دیوبندی لکھتے ہیں:

مااخرجہ ابن ابی شیبۃ قال حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا جریر بن حازم عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبداللہ قال ادرکت المھاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود وبیض وحمر وصفر یضع احدھما یباع علی راسہ ویضع القلنسوۃ فوقھا ثم یدیر یباع ھکذا یعنی علی کورہ لایخرجھا من تحت ذقنہ۔[436]

اگر کوئی کہے کہ یہ کمپوزنگ کی غلطی ہے تو یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ دوسری مرتبہ یہی چوری پھر کرتا ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

وایضاً ما ذکرنا مما عند ابن ابی شیبۃ من طریق سلیمان بن ابی عبداللہ قال ادرکت المھاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود وبیض وحمر وصفر یضع احدھما یباع علی راسہ ویضع القلنسوۃ فوقھا ثم یدیر یباع ھکذا یعنی علی کورہ لا یخرجھا من تحت ذقنہ۔[437]

ان کے علاوہ دیوبندیوں اور وہابیوں کی چوریوں کی تفصیل فقیر ناچیز کی کتاب "چوری پر چوری" مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی کراچی میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

436 (شآبیب الغمامۃ فی تحقیق مسئلۃ العمامۃ الباب الثانی فی بیان بعض آداب العمامۃ فصل فی کیفیۃ لبسھا ص ۲۴۔۲۵ مطبوعہ دار البصائر الاسلامیۃ للنشر والتوزیع خراسان ایران الطبعۃ الثالثۃ ذی الحجۃ ۱۴۲۴ھ)

437 (شآبیب الغمامۃ فی تحقیق مسئلۃ العمامۃ فصل فی ذکر اللون الابیض ص ۵۷ مطبوعہ دار البصائر الاسلامیۃ للنشر والتوزیع خراسان ایران الطبعۃ الثالثۃ ذی الحجۃ ۱۴۲۴ھ)

حدیث نمبر ۸:

مجھے میرا رب سبز جوڑا پہنائے گا

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا یزید بن عبد ربہ قال حدثنی محمد بن حرب قال حدثنی الزبیدی عن الزھری عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک عن کعب بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قال یبعث الناس یوم القیامۃ فاکون انا وامتی علی تل ویکسونی ربی تبارک وتعالی حلۃ خضراء ثم یوذن لی فاقول ماشاء اللہ ان اقول فذاک المقام المحمود۔

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے مجھے میرا رب سبز جوڑا پہنائے گا پھر مجھے شفاعت کی اجازت ہو گی یہ مقام محمود ہے۔[438]

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گھاس سے زیادہ سبز قمیص

امام محمد بن سعد بصری متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

یناق بن سلمان بیان کرتے ہیں:

قال اعزب ھلم الی قمیصی قال فلبسہ وانہ لاخضر من الاشنان۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (یناق بن سلمان) فرمایا کہ جاؤ میرے پاس میرا قمیص لاؤ۔ پھر اسے انہوں نے پہن لیا جو گھاس سے زیادہ سبز تھا۔[439]

---

438 (مسند احمد ج۳ ص ۴۵۶ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)

439 (طبقات الکبریٰ لابن سعد ج۳ ص ۳۳۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)

علامہ عبد الرحمن ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

عن ابن عون قال انبئت ان عمر اصیب و علیہ ازار اخضر۔[440]

جنت میں شہداء کے سبز خیمے

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا یعقوب حدثنا ابی عن ابن اسحاق قال حدثنی الحارث بن فضیل الانصاری عن محمود بن لبید الانصاری عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم الشہداء علی بارق نہر بباب الجنة فی قبة خضراء یخرج علیہم رزقہم من الجنة بکرة عشیا۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا شہداء کرام باب جنت پر موجود ایک نہر کے کنارے سبز رنگ کے خیمے میں رہتے ہیں جہاں صبح و شام جنت سے ان کے پاس رزق پہنچتا رہتا ہے۔[441]

---

440 (مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب ص لابن جوزی الباب الثالث فی صفته وهیئته صص ۱۵ مطبوعہ مکتبة دار العقیدة للتراث بتحقیق ابو انس مصری سلفی)

441 (مسند احمد (مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) ج ۴ ص ۲۲۰ رقم الحدیث ۲۳۹۰ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت الطبعة الاولیٰ ۱۹۹۸ء بتحقیق شعیب الارنووط وفی نسخة ج ۱ ص ۲۶۶ رقم الحدیث ۲۳۹۰ مطبوعہ مؤسسة قرطبة مصر)(تفسیر طبری ج ۲ ص ۴۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت الطبعة الاولیٰ ۱۴۰۵ھ)(صحیح ابن حبان ج ۱۰ ص ۵۱۵ رقم الحدیث ۴۶۵۸ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت الطبعة الثانیة ۱۹۹۳ء بتحقیق شعیب الارنووط)(مستدرک للحاکم ج ۲ ص ۸۴ رقم الحدیث ۲۴۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولیٰ ۱۹۹۰ء بتحقیق مصطفی عبد القادر عطا)(موارد الظمان ج ۱ ص ۳۸۸ رقم الحدیث ۱۶۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)(طبرانی الاوسط ج ۱ ص ۴۵ رقم الحدیث ۱۲۳ مطبوعہ دار الحرمین القاهرة مصر الطبعة الاولیٰ ۱۴۱۵ھ بتحقیق طارق بن عوض بن محمد)(مسند عبد بن حمید ج ۱ ص ۲۳۷ رقم الحدیث ۷۲۱ مطبوعہ مکتبة السنة القاهرة مصر الطبعة الاولیٰ ۱۹۸۸ء بتحقیق صبحی البدری السامرائی)

قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا سبز ٹوپی پہننا

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

قال اخبرنا عارم بن الفضل قال اخبرنا حماد بن زید عن ایوب قال رایت علی القاسم بن محمد قلنسوۃ من خز خضراء و رداء سابری له علم ملون مصبوغ بشیء من زعفران۔

ترجمہ: حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ پر سبز خز کی ٹوپی دیکھی اور سابری چادر دیکھی جس پر رنگین دھاریاں تھیں کسی قدر زعفران سے رنگی ہوئی تھیں۔[442]

محدث کبیر امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ایوب قال رایت علی القاسم بن محمد قلنسوۃ من خز اخضر و رداء سابر له علم ملون مصبوغ بشیء من زعفران۔

ترجمہ: حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سبز رنگ کی ریشمی ٹوپی اور نشان زدہ سابری چادر جو زعفران میں کسی حد تک رنگی گئی تھی دیکھی۔[443]

محدث کبیر امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں:

الفقیه الورع الشفیق الضرع نجل الصدیق ذو الحسب العتیق القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق کان لغوامض الاحکام فائقا و الی محاسن الاخلاق سابقا۔

---

[442] (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۱۸۹ مطبوعہ دار صادر بیروت)

[443] (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء ذکر ذکر قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ ص ۱۸۵ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

ترجمہ: ان میں سے ایک فقیہ، پرہیز گار، شفیق، فروتنی وعاجزی کرنے والے، عمدہ واعلیٰ نسب والے قاسم بن محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ احکام کی باریکیوں پر فائق تھے محاسن اخلاق کی طرف سبقت کرنے والے تھے۔[444]

امام المحدثین امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سبز ٹوپی

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو زکریا بن ابی اسحاق اخبرنا ابو الحسن الطرائفی حدثنا عثمان بن سعید حدثنا القعنبی فیما قراء علی مالک عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم انھا کست عبداللہ بن الزبیر مطرف خز کانت عائشۃ تلبسہ قال القعنبی رایت علی مالک قلنسوۃ خز خضراء۔

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ انہوں نے عبد اللہ بن زبیر ص کو چوکھونٹی کی چادر بنائی تھی جو ریشم اور اون سے بنی ہوئی تھی (جس کے چاروں طرف باڈر ہوتا تھا) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کو پہناتی تھیں واضح رہے کہ یہ سیدہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے قعنبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر ٹوپی دیکھی جو سبز ریشم کی تھی۔[445]

---

[444] (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء ذکر ذکر قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ ص ۱۸۳ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

[445] (شعب الایمان للبیہقی ج ۵ ص ۱۶۵ رقم الحدیث ۶۲۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (موطاء امام مالک ج ۲ ص ۹۱۲ رقم الحدیث ۱۶۲۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دو سبز کپڑے

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

وقال معرف بن واصل رایت عمر بن عبدالعزیز قدم مکۃ وعلیہ ثوبان اخضران۔

ترجمہ: معرف بن واصل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا جب وہ مکے میں داخل ہوئے ان پر دو سبز کپڑے تھے۔[446]

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا عبدالرزاق عن معمر قال اخبرنی الحکم عتیبۃ قال رایت علی شریح مطرفا من خز اخضر۔[447]

فرشتوں کے سبز عمامے

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ جنگ بدر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

وکان سیماء الملائکۃ عمائم قد ارخوھا بین اکتافھم خضر وصفر وحمر من نور۔

ترجمہ: ملائکہ کی علامت وہ عمامے تھے جن کے سرے وہ اپنے دونوں شانوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔ اور سبز و سرخ نور کے تھے۔[448]

---

446 (سیر اعلام النبلاء ذکر عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ج۵ ص ۱۳۵ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

447 (مصنف عبدالرزاق ج ۱۱ ص ۷۶ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

448 (طبقات الکبریٰ ابن سعد ج ۲ ص ۱۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)

امام محمد بن عمر واقد اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

معاذ بن رفاعہ بن رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرشتوں کی علامت یہ تھی کہ انہوں نے اپنے عماموں کے شملوں کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا ان کے عمامے کا رنگ سبز زرد اور سرخ تھا اور ان کے گھوڑوں کی پیشانیوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھی۔[449]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

قال ابن سعد و کانت سیما الملائکة یوم بدر عمائم قد ارخوھا بین اکتافھم خضر و صفر و حمر من نور و الصفوف من نواصی خیلھم فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم لاصحابه ان الملائکة قد سومت فسوموا فاعلموا بالصوف فی مغافرھم و قلانسھم و کانت الملائکة علی خیل بلق۔[450]

سبز عمامہ پہننا جبریل علیہ السلام کی سنت

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی متوفی ۱۰۶۶ھ لکھتے ہیں:

فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم انشدکم اللہ ھل رایتم فی مینمتکم صاحب الفرس الاغر المحجل و العمامة الخضراء بھا ذؤابتان مرخاتین علی کتفیه بیده حربة قد حمل بھا علی المیمنة فازالھا قالوا نعم قال ھو جبریل علیه الصلاة و السلام و انه امرنی ان ادفع سھمه لعلی۔

ترجمہ: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے لشکر کے دائیں طرف سفید داغ والے گھوڑا سوار نہیں دیکھا کہ سبز عمامہ باندھے دو شملے کاندھے پر لٹکائے ہوئے ہاتھ میں نیزہ تھا

---

[449] (کتاب المغازی ج ۱ ص ۸۱۔۷۵ مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

[450] (سبل الھدی و الرشاد ذکر سیماء الملائکة یوم بدر ج ۴ ص ۴۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اور کافروں کے میمنہ پر حملہ کیا تو ختم کر دیا صحابہ کرام نے فرمایا ہاں دیکھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور مجھ سے فرمایا کہ میرا نیزہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیں۔[451]

فقہاء کے اقوال کہ سبز لباس پہننا سنت ہے

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

وفی بستان فقیہ ابی اللیث یستحب البیض والخضر من الثیاب وفی الشرعة احب الالوان البیاض والنظر الی الخضر یزید فی البصر وقد لبس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم البرد الاخضر ولبس الاخضر سنة۔

ترجمہ: فقیہ ابو اللیث کی کتاب "بستان" میں ہے کہ سفید اور سبز مستحب ہے اور شرعۃ الاسلام میں ہے رنگوں میں پسندیدہ رنگ سفید ہے اور سبز رنگ بینائی کو زیادہ کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے سبز چادر زیب تن فرمائی ہے اور سبز رنگ پہننا سنت ہے۔[452]

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

وفی الشرعة وقد لبس النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عمامة سوداء ویرسل ذنبہ بین کتفیہ۔

پس در بستن دستار سنت آنست کہ سفید باشد بے آمیزش رنگ دیگر ودستار مبارک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اوراکثر اوقات سفید بودوگاہے سیاہ واحیاناً سبز۔

---

[451] (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیہ ج۳ ص ۱۱۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

[452] (کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۱۲ مطبوعہ دار احیاء العلوم کراچی)

ترجمہ: شرعۃ الاسلام میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیاہ عمامہ زیب سر فرمایا ہے اور اس کا شملہ اپنے دونوں کندھوں کے درمیان میں لٹکایا پس عمامہ باندھنے میں سنت یہ ہے کہ سفید ہو جس میں دوسرے کسی رنگ کی آمیزش نہ ہو اور حضور ﷺ کی دستار مبارک اکثر اوقات سفید ہوا کرتی اور کبھی سیاہ اور کبھی سبز۔[453]

نیز یہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

ابن عباس گفت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم را بر منبر دیدم کہ خطبہ میکرد و بر ھائے سبز پوشیدہ بود۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے پیغمبر ﷺ کو منبر پر دیکھا کہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور سبز رنگ کی چادر آپ کے زیب تن تھی۔[454]

نیز لکھتے ہیں:

واین بیان واقع است نہ آنکہ سبز خالص پوشیدن حرام بود چنانکہ سرخ خالص زیرا کہ بہ تحقیق ثابت شدہ است کہ دوست ترین رنگھا نزد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بعد از بیاض خضرت بود۔

453 (کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۱۳ مطبوعہ دار احیاء العلوم کراچی)، (رسالہ ضیآء القلوب فی لباس المحبوب مع خلاصۃ الفتاویٰ للشیخ دھلوی ج۳ ص ۱۵۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

454 (شرح سفر السعادۃ ص ۴۳۱ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

ترجمہ: یہ بیان واقع ہے یعنی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سبز دھاریوں والی چادر کو استعمال فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ خالص سبز لباس پہننا منع ہے جس طرح کہ سرخ خالص۔ اس لئے کہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سفید رنگ کے بعد خالص سبز رنگ بہت زیادہ پسند تھا۔[455]

داماد آفندی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

الفقیہ المحقق عبداللہ بن الشیخ محمد بن سلیمان داماد آفندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

(ویستحب) الثوب (الابیض والاسود) لقوله علیه الصلوة والسلام ان الله یحب الثیاب البیض وانه خلق الجنة بیضاء وقد روی علیه اسلام لبس الجبة السوداء والعمامة السوداءیوم فتح مکة ولا باس بالازرق وفی الشرعیة ولبس الاخضر سنة۔

ترجمہ: سفید و سیاہ کپڑے مستحب ہے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سفید کپڑوں کو محبوب رکھتاہے اور جنت بھی سفید پیدا کی گئی ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فتح مکہ کے دن سیاہ جبہ اور عمامہ زیب تن فرمایا تھااور شرعیہ میں ہے کہ سبز کپڑے سنت ہیں۔[456]

بدر المتقی فی شرح الملتقی

اس کے حاشیہ بدر المتقی فی شرح الملتقی میں ہے:

ولبس الاخضر سنة کمافی الشرعیة۔

ترجمہ: سبز کپڑے پہننا سنت ہے جیسا کہ شرعیہ میں ہے۔[457]

---

[455] (شرح سفر السعادۃ ص ۴۳۱ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

[456] (مجمع النھر فی ملتقی الابحر کتاب الکراھیة ج ۲ ص ۵۳۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

[457] (بدر المتقی فی شرح الملتقی کتاب الکراھیة ج ۲ ص ۵۳۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ردالمحتار

ردالمحتار میں ہے:

ویستحب الابیض و کذا الاسود لانہ شعار بنی العباس و دخل علیہ الصلوۃ و السلام مکۃ وعلی راسہ عمامۃ سوداء ولبس الاخضر سنۃ کما فی الشرعۃ من الملتقی و شرحہ۔

ترجمہ: اور سفید لباس اچھا ہے اسی طرح سیاہ لباس بھی کیونکہ یہ قبیلہ بنو العباس کی علامت ہے اور حضور ﷺ مکہ شریف میں اس حالت میں داخل ہوئے کہ آپ ﷺ کے سر پر سیاہ عمامہ شریف تھا اور سبز لباس کا پہننا سنت ہے جیسا کہ کتاب شرعۃ میں ہے۔[458]

★......★

دعوت اسلامی اور سبز عمامہ

نوٹ: دعوت اسلامی اہل سنت وجماعت کی ایک مضبوط جماعت ہے اور فقیر کو خود دعوت اسلامی سے بہت محبت ہے اور فقیر کا خود ایک بھائی دعوت اسلامی میں ہے دعوت اسلامی والے سبز عمامہ شریف باندھتے ہیں جو یقینا سنت ہے اور اس پر دلائل ہم بیان کر چکے ہیں۔

امام اہل سنت غزالی زماں سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

برادرانِ اہل سنت... السلام علیکم!

دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت نے ہمارے اہل سنت کو اب تک ورغلایا اور اپنے دام تزویر میں پھانسا دعوت اسلامی کے عنوان سے اس تحریک کا آغاز مخلصین اہل سنت نے حضرت مولانا ممدوح و موصوف کی قیادت میں کر دیا ہے، ہمارے علماء و مشائخ و عمائد و عظماء اہل سنت کا فرض ہے کہ اس

---

458 (ردالمحتار ج ۵ ص ۳۰۷)

دعوت کو پاکستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچادیں، اور اس کے ساتھ بیرونی ممالک میں بھی اس دعوت اسلامی کو عام کردیں۔

دعوت اسلامی کے محرک مولانا محمد الیاس صاحب قادری مخلص سنی اور حضرت ضیاء الملۃ والدین مولانا محمد ضیاء الدین صاحب قادری رضوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں بلا تامل ہر سنی کو اس تحریک دعوت اسلامی میں شریک ہو کر اسے تقویت پہنچانا چاہیے اور دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت سے اہل سنت کو نکال کر دعوت اسلامی کی تحریک میں شامل کرنا چاہیے۔

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

۶ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ[459]

ان کے علاوہ جو منافقین دعوت اسلامی پر اعتراض کرتے ہیں کہ مشکوۃ شریف کی حدیث میں ہے کہ ستر ہزار لوگ جو دجال کی اتباع کریں گے جن پر سبز رنگ کے عمامے ہوں گے۔

ان کذابوں کا تفصیلی جواب ہم نے اپنی کتاب "فتاویٰ میاں گل جان" میں لکھا ہے یہاں مختصراً جواب حاضر ہے:

دجال کے ستر ہزار ساتھی اصفہان کے یہودی ہونگے

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا الفضل بن العباس قال حدثنا بشار بن موسی الخفاف قال حدثنا محمد بن مصعب القرقسانی قال حدثنا الاوزاعی عن ربیعۃ عن یروی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ

459 (دعوت اسلامی علماء اہل سنت کی نظر میں مصنف مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی ص ۳ مطبوعہ قطب مدینہ پبلشرز کھارادر کراچی)

واصحابہ وسلم يخرج الدجال من يهودية اصبهان ومعه سبعون الفا من اليهود عليهم السيجان۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا دجال کی پیروی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ ان پر سیجان ہوں گی۔[460]

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن مصعب حدثنا الاوزاعی عن ربيعة بن ابی عبد الرحمن عن انس بن مالک قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم يخرج الدجال من يهودية اصبهان معه سبعون الفا من اليهود عليهم السيجان۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا دجال اصفہان کے شہر "یہودیہ" سے خروج کرے گا اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جن پر سیجان ہوں گی۔[461]

مسند احمد کے محقق شعیب الارنووط اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

حديث حسن۔

ترجمہ: یہ حدیث مبارکہ حسن ہے۔[462]

اسی مسند ابویعلی کی روایت میں بھی واضح الفاظ "سبعون الفا من اليهود عليهم السيجان" کے الفاظ موجود ہیں۔[463]

---

460 (طبرانی الاوسط ج۵ ص ۱۵۶ رقم الحدیث ۴۹۳۰ مطبوعہ دار الحرمین القاہرۃ)

461 (مسند احمد (مسند انس ص) ج ۲۱ ص ۵۵۔۵۶ رقم الحدیث ۱۳۳۴۴ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۸ء بتحقیق شعیب الارنووط)

462 (مسند احمد (مسند انس ص) ج ۲۱ ص ۵۶ تحت رقم الحدیث ۱۳۳۴۴ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۸ء بتحقیق شعیب الارنووط)

463 (مسند ابویعلی ج ۶ ص ۱۷ رقم الحدیث ۳۶۳۹ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)

نیز اسی طرح مسلم شریف کی حدیث میں بھی واضح الفاظ موجود ہیں:

حدثنا منصور بن ابی مزاحم حدثنا یحییٰ بن حمزۃ عن الاوزاعی عن اسحاق بن عبداللہ عن عمہ انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم قال یتبع الدجال من زفر اصبہان سبعون الفا علیہم الطیالسۃ۔[464]

امام نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یخرج الدجال من یہود اصبہان ۔ رواہ احمد و ابویعلی وزاد معہ سبعون الفاً من الیہود علیہم السیجان۔[465]

جو کوئی مجھ پر جھوٹ بولے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے

جو لوگ اس حدیث مبارکہ سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اس سے مراد دعوت اسلامی والے ہیں تو وہ لوگ اس حدیث مبارکہ کے مصداق ہیں:

من حدث عنی بحدیث یری انہ کذب فھو احد الکاذبین۔

ترجمہ: جس نے میری طرف نسبت کرکے کوئی جھوٹی حدیث بیان کی تو ایسا شخص جھوٹوں میں سے ایک ہے۔[466]

ایک اور روایت میں ہے:

من کذب علی فلیتبوا مقعدہ من النار۔

464 (صحیح مسلم ج ۴ ص ۲۲۶۶ رقم الحدیث ۲۹۴۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)
465 (مجمع الزوائد و منبع الفوائد باب ماجاء فی الدجال ج ۷ ص ۳۴۱ مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت)
466 (صحیح مسلم مقدمہ ج ۱ ص ۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ترجمہ: جو کوئی مجھ پر جھوٹ بولے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔[467]

ان کے علاوہ مختلف اسناد اور مختلف الفاظ کے ساتھ ان کتابوں میں یہ روایت موجود ہیں۔[468]

علامہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ یحیٰی بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

انہ لا فرق فی تحریم الکذب علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بین ما کان فی الاحکام وما لا حکم فیہ کالترغیب والترھیب والمواعظ وغیر ذلک فکلہ حرام من اکبر

---

467 (صحیح البخاری کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبی ا ج ۱ ص ۵۲ رقم الحدیث ۱۰۷ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)

468 (مسند اسحاق بن راھویہ ج ۱ ص ۲۹۰ رقم الحدیث ۲۶۴ مطبوعہ مکتبۃ الایمان المدینۃ المنورۃ)، (مسند الشامیین ج ۱ ص ۱۳۷ رقم الحدیث ۲۱۸ و ص ۱۴۲ رقم الحدیث ۲۲۷ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)، (سنن الترمذی ج ۴ ص ۵۲۴ رقم الحدیث ۲۱۹۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۱ ص ۱۸۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ذکر جابر بن حابس ص ج ۱ ص ۴۳۰ برقم ۱۰۱۲ و ذکر جندع الانصاری ص ج ۱ ص ۵۱۶ برقم ۱۲۳۶ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (الاحادیث المختارۃ وقال اسناد حسن ج ۱ ص ۵۱۶ـ۵۱۷ رقم الحدیث ۳۸۴ـ۳۸۵ و ج ۲ ص ۲۵ رقم الحدیث ۴۰۵ و ج ۳ ص ۳۶ وقال اسنادہ حسن رقم الحدیث ۸۳۴ـ۸۳۵ و ص ۲۸۶ رقم الحدیث ۱۰۸۷ و ج ۸ ص ۱۰۳ رقم الحدیث ۱۱۳ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)، (مسند ابن جعد ص ۶۳ رقم الحدیث ۳۷۳ و ص ۹۶ رقم الحدیث ۵۶۰ وص ۲۱۵ رقم الحدیث ۱۴۲۸ و ص ۲۲۲ رقم الحدیث ۱۴۸۰ مطبوعہ موسسۃ نادر بیروت)، (معجم الشیوخ ص ۱۱۱ وص ۳۸۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (تفسیر عبدالرزاق ج ۲ ص ۲۰۵ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)، (الآحاد والمثانی ذکر الزبیر بن العوام ج ۱ ص ۱۶۲ رقم الحدیث ۲۰۳ و ص ۴۶۷ رقم الحدیث ۶۴۷ مطبوعہ دار الرایۃ الریاض)، (ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی ص ۷۶ مطبوعہ دار الکتب المصریۃ)، (معجم الصحابۃ ج ۱ ص ۲۲۴ برقم ۲۴۸ و ج ۲ ص ۱۹۷ برقم ۶۹۵ و ج ۲ ص ۳۷۸ برقم ۹۲۴ مطبوعہ مکتبۃ الغرباء الاثریۃ المدینۃ المنورۃ)، (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف المیم ج ۲ ص ۵۴۱ رقم الحدیث ۸۹۹۳ـ۸۹۹۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۱ ص ۳۷۳ رقم الحدیث ۴۰۳۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند الربیع ص ۳۶۰ رقم الحدیث ۹۲۳ مطبوعہ دار الحکمۃ بیروت)، (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۱۱۴ رقم الحدیث ۲۰۴ و ج ۸ ص ۳۵ رقم الحدیث ۷۳۰۲ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (طبرانی الاوسط ج ۳ ص ۳۴۸ رقم الحدیث ۳۳۶۴ مطبوعہ دار الحرمین القاھرۃ)، (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۴۲۳ مطبوعہ دار الصمیعی الریاض)، (سیر اعلام النبلاء ذکر زبیر بن عوام ج ۱ ص ۴۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (مسند ابو یعلی ج ۳ ص ۲۸۹ رقم الحدیث ۱۷۵۱ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)

الکبائر و اقبح القبائح باجماع المسلمین الذین یعتد بهم بهم فی الاجماع خلافاً للکرامیة الطائفة المبتدعة فی زعمهم الباطل انه یجوز وضع الحدیث فی الترغیب و الترهیب و تابعهم علی هذا کثیرون من الجهلة الذین ینسبون انفسهم الی الزهد او ینسبهم جهلة مثلهم و شبهة زعمهم الباطل انه جاء فی روایة من کذب علی متعمداً لیضل به فلیتبوأ مقعده من النار و زعم بعضهم ان هذا کذب له صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم لا کذب علیه و هذا الذی انتحلوه و فعلوه و استدلوا به غایة الجهالة و نهایة الغفلة و ادل الدلائل علی بعدهم من معرفة شیٔ من قواعد الشرع۔

ترجمہ: جان لینا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا ہر حال میں حرام ہے خواہ اس کا تعلق احکام سے ہو یا ترغیب وترہیب اور وعظ و نصیحت سے بہر حال آپ ﷺ پر جھوٹ بولنا حرام گناہ کبیرہ اور بدترین جرم ہے اس پر ان مسلمانوں کا اجماع ہے جن کا اجماع حجت ہے صرف فرقہ کرامیہ جو ایک بدعتی فرقہ ہے۔کا خیال ہے کہ ترغیب وترہیب کے سلسلے میں حدیث گھڑلینا جائز ہے لیکن یہ ان کا زعم باطل ہے کرامیہ کی طرح بعض زاہدین اور بعض منسوبین الی الزہد کا خیال بھی یہی ہے کہ گناہ توتب ہو گا جب ہم رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولیں یہ تو ہم ان کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں جو قطعاً گناہ نہیں لیکن ان کی یہ بات لاعلمی اور غفلت پر مبنی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ قوانین اور قواعد شرعیہ سے انہیں دور کا واسطہ بھی نہیں۔[469]

اور دوم اس حدیث مبارکہ میں یہود کا ذکر ہے اور دعوت اسلامی والے مسلمان ہیں اور اس حدیث مبارکہ میں اصفہان کا ذکر ہے اور دعوت اسلامی والوں کی اکثریت پاکستان میں ہیں اور اس حدیث مبارکہ میں ۷۰ ہزار کا ذکر ہے اور دعوت اسلامی والے لاکھوں تک پہنچ چکے ہیں اس حدیث

---

[469] (نووی شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۷۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

میں اصفہان کے ۷۰ ہزار یہود مراد ہیں جو دجال کے ساتھ ہوں گے۔ اور طیلسان کی تعریف میں بھی اختلاف ہے اس سے مطلقاً سبز عمامہ مراد لینا بالکل جھوٹ اور بہتان ہے۔

جب حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ یہودی ہوں گے تو مسلمانوں پر اس حدیث کا اطلاق کیسے صحیح ہے؟۔

جب حضور ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق وہ اصفہان کے ہوں گے تو پاکستان کے ثابت کرنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟

جب طیلسان کا معنیٰ گول چادر ہے تو اس کا معنیٰ عمامہ کرنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟

نیز اس حدیث پر مزید بحث اور سبز عمامہ پر اعتراضات کے جوابات فقیر ناچیز کے فتاویٰ میاں گل جان میں ملاحظہ فرمائیں۔

★......★

زرد رنگ کا عمامہ شریف

پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

سرکار دوعالم ﷺ کبھی کبھی سارا لباس زعفران میں رنگا ہوا زیب تن فرمایا کرتے۔

یصبغ ثیابه کلها بالزعفران قمیصه ورداءه وعمامته۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ کہتے ہیں ایک روز شاہ خوباں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہم غلاموں کے پاس تشریف لائے۔ حضور ﷺ نے اس دن زرد قمیص، زرد چادر اور عمامہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔[470]

---

470 (ضیاء النبیا ج ۵ ص ۶۲۸ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

حدیث نمبر ۱:

حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبداللہ بن جعفر بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر بن العوام بمدینۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم سنۃ ثلاث و ثمانین و مائتین حدثنا جدی مصعب بن عبداللہ حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ثوبین اصفرین۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ جعفر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔ [471]

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو القاسم عبدالواحد بن القاسم بن الفضل الصیدلانی باصبھان ان جعفر بن بن عبدالواحد بن محمد بن محمود الثقفی اخبرھم قراءۃ علیہ ابنا محمد بن عبداللہ بن ریذۃ ابنا سلیمان بن احمد الطبرانی ثنا عبداللہ بن جعفر بن مصعب بن عبداللہ بن مصعب بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر بن العوام بمدینۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ثنا جدی مصعب بن عبداللہ قال حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ قال رایت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ثوبین اصفرین۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر ص بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔ [472]

---

[471] (طبرانی صغیر ج ۱ ص ۲۳۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)، (اخلاق النبی ا وآدابہ ج ۲ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۸۴ مطبوعہ دارالمسلم الریاض)

[472] (الاحادیث المختارۃ ج ۹ ص ۱۴۷۔۱۴۸ رقم الحدیث ۱۲۵ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)

حدیث نمبر ۲:

حضور ﷺ کے پاس ایک زرد رنگ کا کپڑا تھا

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

عن انس قال کانت للنبی ملحفة مصبوغة بالورس و الزعفران یدور بها علی نسائه۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس ایک کپڑا تھا جو ورس زعفران میں رنگا ہوا تھا اور انہی کپڑوں میں ازواج کے پاس جاتے تھے۔[473]

حدیث نمبر ۳، ۴، ۵، ۶:

علامہ صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق چار احادیث سے زرد رنگ کا ثبوت

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی الطبرانی من طریق نوفل بن اسماعیل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال کانت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آله و اصحابه و سلم ملحفة مصبوغة بورس فکان یلبسها فی بیته ویدور فیها علی نسائه ویصلی فیها۔

وروی ابن سعد عن قیس بن سعد بن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله و اصحابه وسلم فوضعنا له غسلا فاغتسل ثم اتیناه بملحفة ورسیة فاشتمل بها فکانی انظر الی اثر الورس علی عنکه۔[474]

---

473 (طبرانی الاوسط ج ۱ ص ۲۰۹ رقم الحدیث ۶۷۵ مطبوعہ دار الحرمین القاهرة)، (مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج ۵ ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

474 (سبل الهدیٰ والرشاد ج۷ ص ۳۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

نیز یہی علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ایضاً بسند ضعیف عن اسماعیل بن امیة قال رایت ملحفة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم مصبوغة بورس۔

وروی ایضاً بسند جید عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ رداء وعمامة مصبوغین بالعسیر قال مصعب والعسیر عندنا الزعفران۔ [475]

حدیث نمبر۷:

میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے اور زرد عمامہ پہنے ہوئے دیکھا

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں:

واخبرنا ابو المجد زاهر بن احمد الثقفی ان الحسین بن عبدالملک الادیب اخبرهم ابنا ابراهیم سبط بحرویه ابنا ابوبکر محمد بن ابراهیم بن المقری ابنا ابویعلی احمد بن علی الموصلی ثنا مصعب بن عبداللہ الزبیری قال حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیه قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم علیہ ثوبان مصبوغان بالزعفران رداء وعمامة۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے اور (زرد) عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔ [476]

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر الاصبهانی ان فاطمة بنت عبداللہ الجوزدانیة اخبرتهم ابنا محمد بن عبداللہ ابنا سلیمان بن احمد ثنا محمد بن الحسین الانماطی ثنا

---

475 (سبل الهدی والرشاد ج۷ ص ۳۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

476 (الاحادیث المختارة ج ۹ ص ۱۴۸ رقم الحدیث ۱۲۶ مطبوعہ مکتبة النهضة الحدیثہ مکہ مکرمة)

مصعب بن عبداللہ بن مصعب الزبیری حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ قال رأیت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم ثوبین مصبوغین بزعفران رداءعمامۃ۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے اور (زرد) عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔[477]

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم وعلیہ ثوبان مصبوغان بالزعفران رداءوعمامتہ۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دو زرد کپڑے اور (زرد) عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔[478]

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا بھلول نا مصعب بن عبداللہ الزبیری قال حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم وعلیہ ثوبان مصبوغان بالزعفران رداءوعمامۃ۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے ایک چادر اور ایک عمامہ۔[479]

---

477 (الاحادیث المختارۃ ج۹ ص ۱۴۸ رقم الحدیث ۱۲۷ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)، (مستدرک للحاکم ج۴ ص ۱۸۹ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)، (مجمع الزوائد ج۵ ص ۱۲۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

478 (المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ ج۲ ص ۲۲۶ رقم الحدیث ۲۱۸۲ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

479 (اخلاق النبی او آدابہ ج۲ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۲۸۳ مطبوعہ دارالمسلم الریاض)، (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ۸:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بدن مبارک پر زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے تھے

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبد بن حمید اخبرنا عفان بن مسلم الصفار ابو عثمان اخبرنا عبد اللہ بن حسان انہ حدثتہ جدتاہ صفیۃ بنت علیبۃ او دحیبۃ بنت علیبۃ حدثتاہ عن قیلۃ بنت مخرمۃ و کانتا ربیبتیھا و قیلۃ جدۃ ابیھا ام امہ انھا قالت قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فذکرت الحدیث بطولہ حتی جاء رجل و قد ارتفعت الشمس فقال السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم و علیک السلام و رحمۃ اللہ و علیہ تعنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم اسمال ملیتین کانتا بزعفران و قد نفضتا و معہ عسیب نخلۃ۔

قال ابو عیسی حدیث قیلۃ لا نعرفہ الا من حدیث عبد اللہ بن حسان۔

ترجمہ: حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی اور آخر میں فرمایا یہاں تک کہ ایک شخص آیا اس وقت سورج بلند ہو چکا تھا اس نے عرض کیا "السلام علیک یا رسول اللہ" نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا "وعلیک السلام ورحمۃ اللہ" آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بدن مبارک پر زعفران سے رنگے ہوئے دو پرانے بے سلے کپڑے تھے جن کا رنگ ہلکا پڑ گیا تھا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہاتھ مبارک میں کھجور کی ایک چھوٹی سی شاخ تھی۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدیث قیلہ کو ہم صرف عبد اللہ بن حسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔[480]

حدیث نمبر ۹:

سرکار دو عالم ﷺ کا زرد رنگ کا عمامہ مبارک

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا ھشام بن سعد عن یحیی بن عبداللہ بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم یصبغ ثیابہ بالزعفران قمیصہ وردآءہ وعمامتہ۔

ترجمہ: یحییٰ بن عبد اللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کرتہ، چادر اور عمامہ زعفران میں رنگے جاتے تھے۔

اخبرنا مصعب بن عبداللہ بن مصعب الزبیری قال سمعت ابی یخبر عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ قال رأیت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم رداءوعمامۃ۔قال مصعب و العبیر عندنا زعفران۔

ترجمہ: اسمٰعیل بن عبد اللہ بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے جسم پر چادر اور عمامہ عبیر یعنی زعفران کا رنگا ہوا دیکھا۔[481]

---

[480] (سنن الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی الثوب الاصفر ج ۵ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۲۸۱۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابو داؤد کتاب الخراج و الفیء و الامارۃ باب فی اقطاع الارضین ج ۲ ص ۱۹۳ رقم الحدیث ۳۰۷۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[481] (طبقات الکبری ابن سعد ذکر لباس رسول اللہ او ماروی فی البیاض ج ۱ ص ۴۵۲ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (سبل الھدی و الرشاد ج ۷ ص ۲۷۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع عن ھشام بن سعد عن یحیی بن عبد اللہ بن مالک ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یصبغ ثیابہ بالزعفران حتی یبا ع۔

ترجمہ: یحییٰ بن عبد اللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ اپنے کپڑوں کو زعفران کے ساتھ رنگتے تھے حتیٰ کہ عمامہ کو بھی رنگتے تھے۔[482]

حدیث نمبر ۱۰:

رسول اللہ ﷺ کے تمام کپڑے یہاں تک کہ عمامہ بھی زعفران میں رنگے جاتے تھے

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا خلاد بن یحیی اخبرنا عاصم بن محمد حدثنی ابی عن زید بن اسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یصبغ ثیابہ کلھا بالزعفران حتی یبا ع۔

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام کپڑے یہاں تک کہ عمامہ بھی زعفران میں رنگے جاتے تھے۔[483]

---

[482] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۰ رقم الحدیث ۲۴۷۴۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[483] (طبقات الکبری ابن سعد ذکر لباس رسول اللہ او ماروی فی البیاض ج ۱ ص ۴۵۲ مطبوعہ دار صادر بیروت)، (سبل الھدی و الرشاد ج ۷ ص ۲۷۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر ۱۱:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو زرد رنگ سے زیادہ اور کوئی رنگ محبوب نہیں تھا

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا یعقوب بن ابراھیم قال حدثنا الدراوردی عن زید بن اسلم قال ثم رایت ابن عمر یصفر لحیته بالخلوق فقیل له یا ابا عبدالرحمن انک تصفر لحیتک بالخلوق قال انی رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہ واصحابہ وسلم یصفر بھا لحیته ولم یکن شئ من الصبغ احب الیه منھا ولقد کان یصبغ بھا ثیابه کلھا حتی عمامته۔

ترجمہ: ابن اسلم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگ سے رنگتے تھے حتیٰ کہ ان کے کپڑوں پر بھی زرد رنگ لگ جاتا تھا، ان سے پوچھا گیا کہ آپ زرد رنگ سے کیوں رنگتے ہیں، انہوں نے کہا میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو زرد رنگ سے رنگتے دیکھا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس سے زیادہ اور کوئی رنگ محبوب نہیں تھا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام کپڑوں کو اس رنگ میں رنگتے تھے حتیٰ کہ عمامہ کو بھی زرد رنگ میں رنگتے تھے۔[484]

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا اسحاق بن عیسی ثنا عبداللہ بن زید بن اسلم عن ابیه عن ابن عمر انه کان یصبغ ثیابه ویدھن بالزعفران فقیل له لم تصبغ ثیابک وتدھن بالزعفران قال

---

[484] (سنن الکبریٰ للنسائی ج ۵ ص ۴۱۷ رقم الحدیث ۹۳۵۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)، (سنن ابی داؤد باب فی المصبوغ بالصفرة ج ۴ ص ۵۲ رقم الحدیث ۴۰۶۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۱ رقم الحدیث ۵۱۰۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (زرقانی علی المواھب ج ۵ ص ۲۴ مطبوعہ دار المعرفة بیروت)، (الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی ج ۱۷ ص ۲۴۳ مطبوعہ مصر)، (کشف الغمہ عن جمیع الائمة للشعرانی کتاب الصلاۃ ص ۱۹۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

لانی رایته احب الاصباغ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یدھن به و یصبغ به ثیابه۔[485]

امام عبد بن حمید بن نصر ابو محمد الکسی متوفی ۲۴۹ھ لکھتے ہیں:

حدثنی یحیی بن عبدالحمید ثنا سلیمان بن بلال عن زید بن اسلم عن بن عمر انه کان یستحب الصفرۃ حتی فی یباع وزعم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یستحب الصفرۃ۔[486]

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یلبس النعال السبتیة ویصفر لحیته بالورس و الزعفران و کان ابن عمر یفعل ذلک۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ بغیر بالوں کے چمڑے کی جوتی پہنتے تھے اور اپنی داڑھی کو زرد رنگ سے رنگتے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا کرتے تھے۔[487]

---

[485] (مسند احمد ج ۲ ص ۹۷ رقم الحدیث ۵۷۱۷ مطبوعه موسسة قرطبة مصر)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۱ رقم الحدیث ۵۱۰۰ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

[486] (مسند عبد بن حمید ص ۲۶۵ رقم الحدیث ۸۴۰ مطبوعه مکتبة السنة القاھرۃ)

[487] (سنن ابو داؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی خضاب الصفرۃ ج ۴ ص ۸۶ رقم الحدیث ۴۲۱۰ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۱ ص ۴۹۱ رقم الحدیث ۱۲۱۰ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (شرح السنة ج ۶ ص ۲۰۹ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (سبل الهدی و الرشاد ج ۷ ص ۳۴۲ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (بخاری شریف ج ۲ ص ۱۸۷۰ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)(دلائل النبوۃ للبیهقی ج ۱ ص ۲۰۵ رقم الحدیث ۱۸۱ مطبوعه)، (شرح مشکل الآثار ج ۹ ص ۳۱۱ باب ۵۷۸ رقم الحدیث ۳۶۹۴ مطبوعه بیروت)، (البدایه والنهایه ج ۶ ص ۲۱ مطبوعه مکتبة المعارف بیروت)، (مسند الامام الطحاوی ج ۵ ص ۱۵۹ رقم الحدیث ۴۵۴۰ مطبوعه مکتبة الحرمین للنشر و التوزیع دبئی)، (صحیح ابن حبان ج ۹ ص ۷۸ رقم الحدیث ۳۷۶۳ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)، (مسند احمد ج ۲ ص ۲۶ رقم الحدیث ۵۳۳۸ مطبوعه موسسة قرطبة مصر)، (موطاء امام مالک ج ۱ ص ۳۳۳ رقم الحدیث ۷۳۳ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (طبرانی الاوسط ج ۶ ص ۲۸۴ رقم الحدیث ۶۴۲۶ مطبوعه دار الحرمین القاھرۃ)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲ جز ۴ ص ۱۱۶ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (التمهید لابن

اس حدیث مبارکہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں کپڑے زعفران میں اس لئے رنگتا ہوں کہ میرے آقا و مولیٰ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ اور اہل علم پر مخفی نہیں کہ اتباع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم میں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مقام بہت بلند تھا۔

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

عن ابی جعفر محمد بن علی قال: لم یکن من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم احدا اذا سمع من رسول اللہ الا یزید و لا ینقص و لا مثل عبد اللہ بن عمر۔

ترجمہ: حضرت ابو جعفر محمد بن علی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صحابہ میں وہ شخص تھے جو حضور ﷺ سے کچھ سنتے تو نہ کم کرتے نہ زیادہ کرتے۔[488]

علامہ ابو الحسن علی بن ابی الکرم الشیبانی المعروف بابن الاثیر متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں:

و کان کثیر الاتباع لآثار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم حتی انہ ینزل منازلہ ویصلی فی کل مکان صلی فیہ وحتی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نزل تحت شجرۃ فکان ابن عمر یتعاھدھا بالماء لئلا تیبس۔

ترجمہ: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے آثار کے اتباع کرنے والے تھے یہاں تک کہ جہاں حضور ﷺ نے نماز پڑھی وہاں آپ نے نماز پڑھی۔ حضور ﷺ ایک درخت کے نیچے اترے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس درخت کو پانی ڈالتے تاکہ سوکھ نہ جائے۔[489]

عبدالبر ج ۲۱ ص ۸۰ مطبوعہ وزارۃ عموم الاوقاف والشوؤن الاسلامیۃ المغرب)، (کتاب جمل من انساب الاشراف صفۃ رسول اللہ ج ۲ ص ۲۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

488 (تاریخ دمشق الکبیر ج ۱۷ جز ۳۳ ص ۸۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

489 (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ج ۳ ص ۳۲۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (جامع المسانید و السنن ج ۲۸ ص ۲۲۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

عن نافع، قال: لو نظرت الی ابن عمر اذا اتبع رسول اللہ، لقلت ھذا مجنون۔

ترجمہ: حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور ﷺ کی اتباع کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ مجنون ہے۔[490]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنھما قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی مرضہ الذی توفی فیہ وعلی راسہ عصابۃ صفراء فسلمت علیہ فقال یا فضل قلت لبیک یارسول اللہ قال اشدد بھذہ العصابۃ راسی ففعلت ثم قعد فوضع کفہ علی منکبی قم قام فدخل المسجد الحدیث۔[491]

حدیث نمبر ۱۲:

زرد عمامہ پہننا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن حمزۃ بن عبداللہ قال کان علی الزبیر یوم بدر عمامۃ صفراء معتجرا بھا وکانت علی الملائکۃ یومئذ عمائم بنو۔

ترجمہ: حمزہ بن عبداللہ ص سے مروی ہے کہ بدر کے دن زبیر ص کے سر پر زرد عمامہ تھا جس کو وہ پہنے ہوئے تھے اس روز ملائکہ کے سروں پر بھی زدر عمامے تھے۔[492]

---

490 (جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج۲۸ ص ۲۲۳ ۷مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج۷ ا جز ۳۳ ص ۱۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

491 (سبل الھدیٰ والرشاد ج۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

492 (طبقات ابن سعد ج۳ ص ۱۰۳ مطبوعہ دار صادر بیروت)

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع عن ھشام بن عروۃ عن رجل من ولد الزبیر یقال لہ عباد بن حمزۃ ان الزبیر بن العوام کانت علیه عمامة صفراء معتجرا بها فنزلت الملائکة وعلیهم عمائم بنو۔

ترجمہ: حمزہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر زرد عمامہ تھا جس کو وہ پہنے ہوئے تھے اس روز ملائکہ کے سروں پر بھی زدر عمامے تھے۔[493]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن سعد عن عباد بن حمزہ بن الزبیر قال: نزلت الملائکۃ یوم بدر علیھم عمائم صفر وکان علی الزبیر یوم بدر ریطۃ صفراء قد اعتجر بھا۔

وروی ابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن مردویہ عن عبد اللہ بن الزبیر ان الزبیر کان علیہ یوم بدر عمامۃ صفراء معتجراً بھا فنزلت الملائکۃ علیھم عمائم صفر۔

وروی الطبرانی بسند صحیح عن عروۃ قال نزل جبریل یوم بدر علی سیما الزبیر وھو معتجر بعمامۃ صفراء۔

وروی ابن اسحاق حدثنی من لا اتھم عن مقسم مولی عبد اللہ بن الحارث عن ابن عباس قال: کان سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا علی ظھورھم الا جبریل فانہ کانت علیہ عمامۃ صفراء۔[494]

امام علی بن محمود بن سعود الخزاعی متوفی ۷۸۹ھ لکھتے ہیں:

---

[493] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۲۴۷۵۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[494] (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

وشھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدرا وکانت علیہ یومئذ عمامۃ صفراء کان متعجرا بھا فیقال ان الملائکۃ یوم بدر علی سیما الزبیر وشھد الحدیبیۃ والمشاھد کلھا۔ [495]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنھما ان الزبیر ص کانت علیہ ملاءۃ صفراء یوم بدر فاعتم بھا فنزلت الملائکۃ معتمین بعمائم صفر۔ [496]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

وقال ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال کانت علی الزبیر یوم بدر عمامۃ صفراء فنزل جبریل علی سیماء الزبیر۔ [497]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

الزبیر بن بکار عن عقبۃ بن مکرم حدثنا مصعب بن سلام عن سعد ابن طریف عن ابی جعفر الباقر قال کانت علی الزبیر یوم بدر عمامۃ صفراء فنزلت الملائکۃ کذلک۔ [498]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو یزید القراطیسی ثنا اسد بن موسی ثنا حماد بن سلمۃ عن ھشام بن عروۃ قال ثم نزل جبریل یوم بدر علی سیماء الزبیر بن العوام وھو معتجر بعمامۃ صفراء۔ [499]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

---

[495] (تخریج الدلالات السمعیۃ ص ۱۵۵ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)

[496] (جامع الاحادیث الکبیر ج ۲۰ ص ۲۳۵ رقم الحدیث ۱۶۵۰۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[497] (سیر اعلام النبلاء ذکر زبیر بن عوام ج ۱ ص ۴۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

[498] (سیر اعلام النبلاء ذکر زبیر بن عوام ج ۱ ص ۴۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

[499] (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۲۳۰ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

حدثنا عبدان بن احمد ثنا ابو کامل الجحدری ثنا یوسف بن خالد السمتی ثنا الصلت بن دینار عن ابی الملیح عن ابیہ قال نزلت الملائکۃ یوم بدر وعلیها العمائم وکانت علی الزبیر یومئذ عمامۃ صفراء۔ [500]

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

عن ھشام عن ابیہ قال کانت علی الزبیر عمامۃ صفراء معتجرا بھا یوم بدر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ان الملائکۃ نزلت علی سیماء الزبیر۔ [501]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ وابن عساکر عن عباد بن عبداللہ بن الزبیر انہ بلغہ ان الملائکۃ نزلت یوم بدر وھم طیر بیض علیھم عمائم صفر وکان علی رأس الزبیر یومئذ عمامۃ صفراء من بین الناس فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نزلت الملائکۃ علی سیما ابی عبداللہ وجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ عمامۃ صفراء۔ [502]

یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ زرد رنگ کا عمامہ پہننا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت مبارکہ ہے جن کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ان لکل نبی حواری وان حواری الزبیر بن العوام۔

---

500 (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۱۹۵ رقم الحدیث ۵۱۸ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

501 (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ زبیر بن عوام ص ج ۲ ص ۵۵۵ برقم ۲۷۹۱ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

502 (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور بے شک میرا حواری زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔[503]

دوم اس حدیث مبارکہ کے ان الفاظ "فقال النبیا نزلت الملائکۃ علی سیما ابی عبداللہ وجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم وعلیہ عمامۃ صفراء" سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زرد رنگ کا عمامہ شریف پہننا مستحب اور حضور ﷺ کی بھی سنت مبارکہ ہے۔

حدیث نمبر ۱۳:

زرد عمامہ پہننا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سنت ہے

امام ابی الربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الاندلسی متوفی ۶۳۴ھ لکھتے ہیں:

وذکر ابن ھشام عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی سیماھم یوم بدر مثل ما قال ابن عباس الا جبریل فان فی حدیث علی انہ کانت علیہ عمامۃ صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔[504]

---

503 (صحیح البخاری کتاب المناقب ج ۱ ص ۵۲۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (تخریج الدلالات السمعیۃ ص ۵۵۱ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)، (تاریخ خلیفۃ بن خیاط ص ۲۱۵ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (الثقات لابن حبان ثم غز رسول اللہ غزوۃ الخندق ج ۱ ص ۲۶۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیہ ج ۲ ص ۴۹۷ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (صفوۃ الصفوۃ لابن جوزی ج ۱ ص ۳۴۵ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ج ۱ ص ۱۴۷ رقم الحدیث ۲۴۳۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۱ ص ۳۷۶ رقم الحدیث ۴۰۷۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۱۱۹ رقم الحدیث ۲۲۷۔ ۲۲۸ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (سیر اعلام النبلاء ذکر زبیر بن عوام ج ۱ ص ۴۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

504 (الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ والثلاثۃ الخلفاء غزوۃ بدر الکبری ج ۲ ص ۲۹ مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی الطبرانی بسند صحیح عن عروۃ قال نزل جبریل یوم بدر علی سیما الزبیر وھو معتجر بعمامۃ صفراء۔

وروی ابن اسحاق حدثنی من لا اتھم عن مقسم مولی عبداللہ بن الحارث عن ابن عباس قال: کان سیما الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارخوھا علی ظھورھم الا جبریل فانہ کانت علیہ عمامۃ صفراء۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بدر کے روز فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جو انہوں نے اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے تھے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام (کے سر) پر زرد عمامہ تھا۔[505]

امام محمد بن عمر واقد اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

حضور ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر ص خوشخبری ہو! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو زرد عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔[506]

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

قال رسول اللہ ابشر یا ابا بکر ھذا جبریل معتجر بعمامۃ صفراء۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر ص خوشخبری ہو! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو زرد عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔[507]

حدیث نمبر ۱۴:

---

505 (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ۴ ص ۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

506 (کتاب المغازی ج ۱ ص ۸۱-۷۵ مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

507 (البدایۃ والنھایۃ غزوۃ بدر العظمی ج ۳ ص ۲۸۰ و ص ۲۸۴ مطبوعہ مکتبۃ المعارف بیروت)

فرشتوں نے زرد عمامے پہنے تھے

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبداللہ قثنا ابی قال ناعباد بن عباد عن ھشام عن ابیه ثم ان الزبیر کانت علیه عمامة صفراء یوم بدر فنزلت الملائکة علیها عمائم بنو۔

ترجمہ: ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک بدر کے روز حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زرد رنگ کا عمامہ تھا پس فرشتے بھی زرد رنگ کے عماموں کے ساتھ نازل ہوئے۔ [508]

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عبدالرزاق قال انا معمر عن قتادة قال اخبرنی هشام بن عروة عن ابیه قال نزلت الملائکة یوم بدر علی خیل بلق علیهم عمائم صفر وکان علی الزبیر یومئذ عمامة صفراء۔ [509]

امام ابو عثمان سعید بن منصور الخراسانی متوفی ۲۲۷ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا سعید قال ناعبداللہ بن المبارک عن ھشام بن عروة عن عباد بن حمزة بن الزبیر قال کان علی الزبیر یوم بدر ریطة صفراء قد اعتجر بها ونزلت الملائکة وعلیهم عمائم بنو۔ [510]

حافظ ابو عمرو ابن عبد البر مالکی متوفی ۴۶۳ھ روایت کرتے ہیں:

شهد الزبیر بدراً وکانت علیه یومئذ عمامة صفراء کان معتجراً بها فیقال انها نزلت الملائکة یوم بدر علی سیماء الزبیر۔

---

508 (فضائل صحابہ لابن حنبل ج ۲ ص ۷۳۶ رقم الحدیث ۱۲۶۹۔۱۲۶۸ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)

509 (تفسیر عبدالرزاق ج ۱ ص ۱۳۱ مطبوعہ مکتبة الرشد الریاض)

510 (کتاب السنن باب ماجاء فی الالویة والعمایم ج ۲ ص ۲۴۶ رقم الحدیث ۲۵۳۰ مطبوعہ الدار السلفیة الهند)

وروی ابو اسحاق الفزاری عن ھشام بن عروۃ عن عباد بن حمزۃ ابن الزبیر قال کانت علی الزبیر عمامۃ صفراء معتجراً بھا یوم بر دو نزلت الملائکۃ علیھا عمائم بنو۔[511]

آثار صحابہ نمبر ا:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت مبارک

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

عن عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان علیہ یوم اصیب ثوب اصفر۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے انہوں نے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔[512]

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر۔

ترجمہ: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔[513]

---

511 (الاستیعاب ج ۲ ص ۱۳ ۵ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

512 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۲۴۷۵۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

513 (بخاری شریف ج ا ص ۵۲۱ قدیمی کتب خانہ کراچی)،(مسلم شریف ج ۲ ص ۲۷۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)،(تاریخ دمشق الکبیر ج ۲۴ جز ۴۷ ص ۹۶ رقم الحدیث ۱۰۴۶۷۔ ۱۰۴۶۸ ص ۹۷ رقم الحدیث

محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ روایت کرتے ہیں:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

اللّٰھم اعز الاسلام بعمر خاصة۔

ترجمہ: اے اللہ اسلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے عزت عطا فرما۔[514]

عصمہ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

لو کان بعدی نبی لکان عمر۔

ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہوتے۔[515]

۱۰۴۷۰۔۱۰۴۷۱۔۱۰۴۷۲۔۱۰۴۷۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (المستدرک ج ۳ص ۹۲ رقم الحدیث ۴۴۹۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (شرح السنۃ امام بغوی ج۷ص ۱۸۲ رقم الحدیث ۳۷۶۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (فضائل الصحابۃ للنسائی ص۸ رقم الحدیث ۱۸۔۱۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (السنۃ لابن ابی عاصم ج ۲ ص ۵۸۳ رقم الحدیث ۱۲۶۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

[514] (المستدرک ج ۳ص ۸۹ رقم الحدیث ۴۴۸۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سنن ابن ماجہ ص ۱۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)، (مواردالظمآن الی زوائد ابن حبان ج ۱ ص ۵۳۵ رقم الحدیث ۲۱۸۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۹ ص ۶۵ مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت)، (مصباح الزجاجہ ج ۱ ص ۱۷ مطبوعہ دارالعربیہ بیروت)، (فضائل صحابہ لابن حنبل ج ۱ ص ۲۶۲ رقم الحدیث ۳۳۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲۴ جز ۴۷ص ۵۲ رقم الحدیث ۱۰۳۶۵۔۱۰۳۶۶ ۔ ۱۰۳۶۹ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

[515] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۹ ص ۱۷ مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت) ، (الاستیعاب ج ۳ص ۱۱۴۷ برقم ۱۸۷۸ مطبوعہ دارالجیل بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲۴ جز ۴۷ص ۱۱۱ رقم الحدیث ۱۰۵۱۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (مشکوۃ المصابیح ص ۵۵۸ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)، (المستدرک ج ۳ص ۹۲

آثار صحابہ نمبر ۲:

مشکل کشا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت مبارک

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابن ادریس عن الاعمش عن ابی ظبیان قال رایت علی علی قمیصا و ازارا اصفر۔

ترجمہ: ابو ظبیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زرد رنگ کی قمیص اور ازار (تہبند) پہنے ہوئے دیکھا۔[516]

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

انا مدینۃ العلم و علی بابھا فمن اراد العلم فلیأتہ من بابہ۔

رقم الحدیث ۴۴۹۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) ، (جامع الترمذی ج۲ ص ۲۰۹ مطبوعہ مکتبہ اکرمیہ پشاور)، (المعجم الکبیر طبرانی ج۱۷ ص ۲۹۸ رقم الحدیث ۸۲۲ مطبوعہ احیاء التراث الاسلامی عراق)

[516] (مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ ص ۱۶۰ رقم الحدیث ۲۴۷۵۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

ترجمہ: میں علم کا شہر ہوں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے دروازہ ہیں۔ جو علم کا ارادہ کرے تو دروازے پر آئے۔[517]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

علي عيبة علمي۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے علم کا خزانہ ہیں۔[518]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

علي يقضي ديني۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دینی امور کے معاملے میں قاضیٔ منصف ہیں۔[519]

---

517 (جامع المسانید والسنن ج ۳۲ ص ۹۰۳۷ رقم الحدیث ۳۲۲۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (المعجم الکبیر امام طبرانی ج ۱۱ ص ۶۵ رقم الحدیث ۱۱۰۶۱ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (جامع الاحادیث الکبیر ج ۲ ص ۱۹۳ رقم الحدیث ۴۷۸۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (جمع الجوامع ج ۲ ص ۱۷۷ رقم الحدیث ۴۷۸۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۱ ص ۲۵۷ رقم الحدیث ۲۷۷۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۹ ص ۱۱۷ مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت)، (المستدرک ج ۳ ص ۱۳۸ رقم الحدیث ۴۶۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفردوس بمأثور الخطاب ج ۱ ص ۴۴ رقم الحدیث ۱۰۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲۳ جز ۴۵ ص ۲۸۹ رقم الحدیث ۹۷۳۹ ص ۲۹۰ رقم الحدیث ۹۷۴۱۔ ۹۷۴۲۔ ۹۷۴۳ ص ۲۹۱ رقم الحدیث ۹۷۴۴۔ ۹۷۴۵۔ ۹۷۴۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ بغداد ج ۱۱ ص ۴۸ برقم ۵۷۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ابن عدی ج ۲ ص ۳۴۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

518 (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۳۰ رقم الحدیث ۷۸۴۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲۳ جز ۴۵ ص ۲۹۴ رقم الحدیث ۹۷۵۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

519 (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۳۱ رقم الحدیث ۷۸۵۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج ۲۱ ص ۵۹۵۹ رقم الحدیث ۷۲۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

آثار صحابہ نمبر ۳:

حضور ﷺ کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت

حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ لکھتے ہیں:

عن عمران بن مسلم قال رایت علی انس بن مالک ازار اصفر رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح۔

ترجمہ: عمران بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ کو زرد چادر پہنے ہوئے دیکھا اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی حدیث صحیح کے راوی ہیں۔[520]

حضور ﷺ کے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل مبارک جن کے لئے حضور ﷺ نے دعا کی تھی۔

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

عن انس بن مالک، قال: انطلقت بی امی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فقالت یارسول اللہ خویدمک فادع اللہ لہ، فقال: ((اللّٰھم اکثر مالہ وولدہ واطل عمرہ واغفر لہ)) قال فکثر مالی حتی صار یطعم فی السنۃ مرتین، وکثر ولدی حتی قد دفنت من صلبی اکثر من مائۃ، وطال عمری حتی قد استحیت من اھلی واشتقت لقاء ربی، واما الرابعۃ یعنی المغفرۃ۔ رواہ سلیمان بن حرب عن حماد فقال: وانا ارجو الرابعۃ۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے میری والدہ بارگاہ نبوی ﷺ میں لے گئیں اور فرمایا حضور ﷺ آپ کا غلام حاضر ہے اس کے لئے دعا فرمایئے آپ

---

520 (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۵ ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا یااللہ اس کے مال، اولاد اور عمر کو زیادہ فرما اور مغفرت فرما۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میر امال اتنا زیادہ ہوا کہ سال میں دو دفعہ کھایا جاتا تھا اور اولاد اتنی زیادہ ہوئی کہ میرے صلبی ۱۰۰ بچے مرگئے اور میری عمر اتنی زیادہ ہوئی کہ اپنے اہل وعیال سے حیا کرنے لگا اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کیا اور چوتھی بات تو اس کی امید رکھتا ہوں۔[521]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن عبد اللہ الخضر، ثنا جبارة بن مغلس ثنا شبیب بن شیبة عن علی بن زید عن انس بن مالک قال خدمت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم عشر سنین۔

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے دس سال آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت کی۔[522]

آثار صحابہ نمبر ۴:

---

[521] (تاریخ دمشق الکبیر ج۵ جز ۹ ص ۲۶۰ رقم الحدیث ۲۳۴۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سیر اعلام النبلاء امام ذہبی ج۳ ص ۳۹۸ مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)، (دلائل النبوة امام اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبہانی متوفی ۵۳۵ھ ص ۸۵ رقم الحدیث ۷۶ مطبوعہ دار طیبة الریاض)، (فضائل الصحابة للنسائی ص ۵۶۔۵۷ رقم الحدیث ۱۸۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)، (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ج ۱ ص ۱۱۱ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (وسیلة الاسلام بالنبی علیہ الصلاة و السلام ص ۸۰ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)، (الثقات لابن حبان ذکر قدوم النبی المدینة ج ۱ ص ۱۳۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (انسان العیون فی سیرة الامین المامون المعروفة بالسیرة الحلبیہ ج ۲ ص ۲۷۷ مطبوعہ دار المعرفة بیروت)، (صفوة الصفوة لابن جوزی ج ۱ ص ۱۱۷ مطبوعہ دار المعرفة بیروت)، (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۲۴۸ رقم الحدیث ۷۱۰ مطبوعہ مکتبة العلوم و الحکم الموصل)، (صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۲۶۹۔۲۷۰ رقم الحدیث ۹۹۰ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت)، (الاصابة فی تمیز الصحابة ذکر انس بن مالک ص ج ۱ ص ۱۲۸ برقم ۲۷۷ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

[522] (المعجم الکبیر طبرانی ج ۱ ص ۲۴۸ رقم الحدیث ۷۰۷۔۷۰۸ مطبوعہ احیاء التراث الاسلامی عراق)، (السیرة النبویة لابن کثیر ج ۴ ص ۵۴۳ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (تخریج الدلالات السمعیة لامام علی بن محمود الخزاعی متوفی ۷۸۹ھ ص ۶۸ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)، (تخریج الدلالات السمعیة ص ۱۴۵ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)، (وسیلة الاسلام بالنبی علیہ الصلاة و السلام ص ۷۰ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)

صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن بسر ص کا زرد رنگ کا عمامہ مبارک

امام حارث بن ابی اسامہ متوفی ۲۸۲ھ لکھتے ہیں:

حدثنا داود بن رشید ثنا ابو حیوۃ شریح بن یزید الحضرمی قال رایت عبداللہ بن بسر المازنی صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ عمامۃ صفراء او رداء اصفر۔

ترجمہ: ابو حیوہ شریح بن یزید حضرمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں نے صحابی رسول ﷺ حضرت عبد اللہ بن بسر مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زرد رنگ کا عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔[523]

آثار صحابہ نمبر ۵:

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زرد کپڑے پہنتے تھے

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا عبیداللہ بن موسی عن عمرو بن عثمان عن موسی بن طلحۃ ان طلحۃ کان یلبس المعصفر۔

ترجمہ: موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زرد رنگ کے کپڑے پہنتے تھے۔[524]

جلیل القدر تابعین رحمہم اللہ کی سنت

نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

---

[523] (مسند الحارث کتاب اللباس والزینۃ ج ۲ ص ۶۱۰ رقم الحدیث ۵۷۵ مطبوعہ المدینۃ المنورۃ)

[524] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۲۴۷۱۸ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابن علیة عن عبد الرحمن بن اسحاق قال حدثنی ابی قال رایت نافع بن جبیر بالعرج و علیہ معصفر۔

ترجمہ: عبد الرحمن بن اسحاق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔ [525]

امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابو اسامة قال عن ابن عون عن محمد کان لا یری باسا بلبس الرجل الثوب المصبوغ بالعصفر و الزعفران۔

ترجمہ: امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ مرد کے لئے زرد رنگ کے کپڑے پہننے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ [526]

امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع عن عمرو بن مروان قال رایت علی ابراھیم ازاراً اصفر۔

ترجمہ: عمرو بن مروان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو زرد رنگ کی ازار پہنے ہوئے دیکھا۔ [527]

امام حماد رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

---

525 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۲۴۷۱۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

526 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۲۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

527 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۵۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدثنا ابوبکر قال حدثنا ابن نمیر عن مالک بن مغول قال رایت حماداً یصلی و علیه ازار اصفر۔

ترجمہ: مالک بن مغول بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ زرد رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔[528]

امام عبد اللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابوبکر قال حدثنا حسین بن علی قال رایت علی عبداللہ بن الحسین ملحفة صفرا یحتبی فی المسجد الحرام۔

ترجمہ: حسین بن علی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عبد اللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ مسجد حرام میں زرد رنگ کا لحاف اوڑھے ہوئے بیٹھے تھے۔[529]

امام قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

محدث کبیر امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ایوب قال رایت علی القاسم بن محمد قلنسوۃ من خز اخضر ورداء سابر له علم ملون مصبوغ بشیٔ من زعفران۔

ترجمہ: حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سبز رنگ کی ریشمی ٹوپی اور نشان زدہ سابری چادر جو زعفران میں کسی حد تک رنگی گئی تھی دیکھی۔[530]

---

[528] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۶۰ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[529] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۱ رقم الحدیث ۲۴۷۶۱ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[530] (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء ذکر ذکر قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ ص ۱۸۵ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

محدث کبیر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

ذکر بعضهم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم لبس عمامۃ صفراء فهل لذلک اصل؟

الجواب ـــ نعم قال الطبرانی ثنا محمد بن الحسین الانماطی البغدادی ثنا مصعب بن عبداللہ بن مصعب الزبیری حدثنی ابی عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ قال رایت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثوبین مصبوغین بزعفران رداء و عمامۃ اخرجہ الحاکم فی المستدرک وقال ابن سعد فی الطبقات انا الفضل بن دکین عن هشام بن سعد عن یحیی بن عبداللہ بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یصبغ ثیابہ بالزعفران قمیصہ ورداءہ وعمامتہ وقال انا هاشم ابن القاسم ثنا عاصم بن عمر عن عمر محمد عن زید بن اسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یصبغ ثیابہ کلها بالزعفران حتی العمامۃ۔ واخرج ابن عساکر فی تاریخہ من طریق سلمان بن ارقم عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ قمیص اصفر ورداء اصفر وعمامۃ صفراء۔ واخرج ابن سعد عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یصفر ثیابہ وفی الصحیح من حدیثہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یصبغ بالصفرۃ وقال الطبرانی ثنا اسلم بن سهل ثنا محمد بن الصباح ثنا عبید بن القاسم عن اسماعیل بن ابی خالد عن ابن ابی اوفی قال کان احب الصبغ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم الصفرۃ واخرج ابن عساکر من طریق عباد بن حمزۃ عن عبید اللہ بن الزبیر انہ بلغہ ان الملائکۃ نزلت یوم بدر علیهم عمائم صفر وکانت علی الزبیر یومئذ عمامۃ صفراء فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نزلت الملائکۃ الیوم علی سیما ابی عبداللہ وجاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ عمامۃ صفراء۔

وفی ذلک یقول عامر بن صالح بن عبد اللہ بن عروۃ بن الزبیر:

جدی ابن عمۃ احمد و وزیرہ   عند البلاء و فارس الشعراء
و غداۃ بدر کان اول فارس   شہد الوغی فی اللامۃ الصفراء
نزلت بسیماء الملائک نصرۃ   بالحوض یوم تالب الاعداء[531]

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

و قد اخبرنی الشیخ الصالح عطیۃ الابناسی و الشیخ الصالح قاسم المغربی المقیم فی تربۃ الامام الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، و القاضی زکریا الشافعی انہم سمعوا الشیخ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالی یقول: رأیت رسول اللہ ا، فی الیقظۃ بضعا و سبعین مرۃ و قلت لہ فی مرۃ منہا: ھل انا من اھل الجنۃ یا رسول اللہ؟ فقال: نعم! فقلت: من غیر عذاب یسبق، فقال: لک ذلک، قال الشیخ عطیۃ: و سألت الشیخ جلال الدین مرۃ أن یجتمع بالسلطان الغوری فی ضرورۃ وقعت لی۔ فقال لی: یا عطیۃ أنا اجتمع بالنبی ا، یقظۃ و أخشی ان اجتمعت بالغوری ان یحتجب ا، عنی۔

ترجمہ: اور مجھے شیخ صالح عطیہ الابناسی اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربت میں مقیم شیخ صالح قاسم المغربی اور قاضی زکریا الشافعی نے بتایا کہ انہوں نے شیخ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے بیداری میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی کچھ اوپر ستر مرتبہ زیارت کی ہے۔ اور ان میں سے ایک دفعہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا میں اہل جنت سے ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: پہلے کوئی سزا دیئے بغیر؟ فرمایا: تیرے لئے یہی ہے۔ شیخ عطیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے اپنی کسی ضرورت کے پیش نظر شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ سلطان غوری کے پاس

---

531 (الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۱۰۴، ۱۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

تشریف لے چلیں تو آپ نے مجھے فرمایا: اے عطیہ! میں بیداری میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتاہوں۔ ڈرتا ہوں کہ اگر غوری کے پاس چلا جاؤں تو کہیں حجاب لاحق ہو جائے۔[532]

یہی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

رایت ورقۃ بخط الشیخ جلال الدین السیوطی عند احد اصحابہ وھو الشیخ عبدالقادر الشاذلی مراسلۃ لشخص سألہ فی شفاعۃ عند السلطان قأیتبای رحمہ اللہ تعالی اعلم یا اخی اننی قد اجتمعت برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم الی وقتی ھذا خمس وسبعین مرۃ یقظۃ ومشافھۃ ولولا خوفی من احتجابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عنی بسبب دخولی للولاۃ لطلعت القلعۃ وشفعت فیک عند السلطان وانی رجل من خدام حدیثہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم واحتاج الیہ فی تصحیح الاحادیث التی ضعفھا المحدثون من طریقھم ولاشک ان نفع ذلک ارحج من نفعک۔

ترجمہ: امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام سیوطی کے خط کا ایک ورقہ اس کے اصحاب میں سے ایک صاحب یعنی شیخ عبدالقادر شاذلی کے پاس دیکھا جو مراسلہ تھا اس شخص کے لئے جس نے آپ سے بادشاہ قلیتبای کے پاس سفارش کا سوال کیا تھا (وہ مراسلہ جوابیہ بدیں مضمون تھا) جان لے اے بھائی کہ اس وقت تک میں ۷۵ مرتبہ عالم بیداری میں بالمشافہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زیارت سے مستفیض ہوا۔ اگر حاکموں کے پاس جانے کی وجہ سے حضورا کی زیارت کی محرومی کا خوف نہ ہوتا تو میں قلعہ شاہی میں داخل ہوتا اور بادشاہ کے ہاں تیرے حق میں سفارش کرتا اور میں خدّام حدیث سے ایک مرد ہوں۔ ان احادیث کی تصحیح کے بارے میں حضورا

---

532 (الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر ج ۱ ص ۲۳۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

کا محتاج ہوں۔ جن کو محدثین نے اپنے طریقہ میں ضعیف کر دیا اور بے شک یہ نفع تیرے نفع سے بہت زیادہ ہے۔[533]

امام یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۵۰ھ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

میں نے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک ورق ان کے ایک ساتھی شیخ عبد القادر شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دیکھا ہے جو انہوں نے ایک ایسے شخص کو لکھا تھا جس نے بادشاہ کے پاس جا کر کسی کام کے سلسلہ میں سفارش کرنے کی درخواست کی تھی۔

اے میرے بھائی! جان لے کہ اب تک میں رسول اللہ ﷺ سے پچھتر مرتبہ بیداری میں بالمشافہ، شرف ملاقات حاصل کر چکا ہوں۔ اگر حاکموں کے درباروں میں حاضری سے مجھے حضور ﷺ کے حجاب میں ہونے کا خوف نہ ہوتا، تو میں ضرور شاہی قلعہ میں جاتا، اور بادشاہ کے پاس تیری سفارش کرتا۔ بے شک میں حضور ﷺ کی حدیث شریف کے خدمتگاروں میں سے ایک ہوں اور مجھے سرکار ﷺ کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان احادیث کی تصحیح کے لئے جن کو محدثین نے اپنے طور پر ضعیف قرار دیا ہے اور بے شک یہ فائدہ میرے بھائی تیرے فائدے سے زیادہ بہتر ہے"۔

533 (میزان الکبریٰ ج ۱ ص ۱۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

فرمایا کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات کی تائید وہ مشہور واقعہ بھی ہے کہ سیّدی محمد بن زین مدّاح رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، سرکار کی بیداری میں بالمشافہ زیارت کرتے تھے۔ جب وہ حج کے لئے گئے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے قبر کے اندر سے ان سے بات کی۔[534]

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں:

سیدی علی الخواص کو فرماتے سنا کہ جن لوگوں کا ہمیں علم ہوا کہ وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بیداری میں بالمشافہ ملاقات کرتے تھے، ان میں سے شیخ ابو مدین شیخ الجماعۃ، شیخ عبدالرحیم قناوی، شیخ موسیٰ رولی، شیخ ابوالحسن شاذلی، شیخ ابوالعباس المرسی، شیخ ابوالسعود بن ابوالعشائر، سیدی ابراہیم المتبولی اور شیخ جلال الدین سیوطی ہیں۔ فرمایا کرتے میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا اور بیداری میں کچھ اوپر ستّر مرتبہ ملاقات کی۔[535]

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

نقل عن السیوطی رحمہ اللّٰہ تعالی انہ رآہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم اثنین و عشرین مرۃ و سألہ عن احادیث ثم صححھا بعد تصحیحہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم۔ الخ

ترجمہ: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا گیا کہ انہوں نے بائیس مرتبہ جاگتے ہوئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت کی اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بہت سی حدیثوں کے متعلق پوچھا کہ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ

534 (سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین اردو ج ۲ ص ۴۶۷۔۴۶۸ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)
535 (سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین اردو ج ۲ ص ۴۷۰ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

آپ کی حدیث ہے یا نہیں حضور ﷺ کے صحیح فرمانے کے بعد امام سیوطی نے ان احادیث کی تصحیح کی۔[536]

نعیم اشرف نور احمد دیوبندی لکھتے ہیں:

وهو لمجدد المائة التاسعة خاتم الحفاظ جلال الدين عبدالرحمن بن كمال الدين الأسيوطي الشافعي، صاحب التصنيف التي سارت بها الركبان، وانتفع به الانس والجنان، وقدزادت على خمسمائة وشهرة ذكره تغني عن وصفه۔

ترجمہ: آپ نویں صدی کے مجدد تھے۔ آپ سے انس و جن نے فائدہ لیا۔[537]

امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

واختلف العلماء في الثياب المعصفرة وهي المصبوغة بعصفر فاباحها جمهور العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم وبه قال الشافعي وابوحنيفة ومالك لكنه قال غيرها افضل منها وفي رواية عنه انه اجاز لبسها في البيوت وافنية الدورد كرهه في المحافل والاسواق ونحوها وقال جماعة من العلماء هو مكروه كراهة تنزيه وحملوا النهي على هذا لانه ثبت ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم لبس حلة حمراء وفي الصحيحين عن ابن عمر رضي الله عنهما قال رايت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم يصبغ بالصفرة۔

ترجمہ: زرد رنگ سے رنگے ہوئے کپڑوں کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین کرام رحمہم اللہ اور بعد کے لوگوں میں سے اہل علم نے اس کو جائز کہا ہے امام شافعی

---

536 (فیض الباری شرح صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۰۴ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

537 (حاشیہ الفوائد البهیة فی تراجم الحنفیة ۱۸۔۱۹ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی نظریہ ہے البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس کے علاوہ کوئی اور کپڑا پہننا افضل ہے۔ اور ایک روایت ہے کہ ان کپڑوں کو گھر میں پہننا جائز ہے اور بازاروں اور مجالس میں اس کو پہننا مکروہ ہے علماء کی ایک جماعت نے کہا کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے اور جن احادیث میں ممانعت ہے اس کو مکروہ تنزیہی پر محمول کیا ہے کیونکہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے سرخ رنگ کا حلہ پہنا ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو زرد رنگ سے رنگتے ہوئے دیکھا۔[538]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

النواوی الامام الحافظ الاوحد القدوۃ شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف بن مری الحزامی الحورانی الشافعی صاحب التصانیف النافعۃ۔

ترجمہ: امام نووی، امام، حافظ، قدوہ، شیخ الاسلام، اولیاء کی نشانی، دین کو زندہ کرنے والے یحیٰی بن شرف مری الحزامی الحورانی الشافعی فائدہ دینے والی تصانیف کے مصنف ہیں۔[539]

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں:

قال ابن العطار ذکر لی شیخنا رحمہ اللّٰہ تعالٰی انہ کان لا یضیع لہ وقتا لا فی لیل ولا فی نہار الا فی اشتغال حتی فی الطریق وانہ دام علی ھذا است سنین ثم اخذ فی التصنیف والافادۃ وانصیحۃ وقال الحق۔

---

538 (شرح صحیح مسلم للنووی ج ۲ ص ۱۹۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

539 (تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۱۴۷۰ برقم ۱۱۶۲ مطبوعہ دار الصمیعی الریاض)

قلت مع ما هو عليه من المجاهدة بنفسه و العمل بدقائق الورع و المراقبة وتصفية النفس من الشوائب و محقها من أغراضها كان حافظ للحديث وفنونه ورجاله وصحيحه وعليله راسافی معرفة المذهب۔

ترجمہ: ابن عطار کہتے ہیں ہمارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے بجز پڑھنے پڑھانے کے دن اور رات میں کبھی وقت ضائع نہیں کیاحتیکہ راستہ چلتے ہوئے بھی اسی شغل میں مصروف رہتے اور برابر چھ سال تک یہی معمول رہاپھر تعلیم وتصنیف عوام کی بھلائی اور احقاق حق کو اپنے پر لازم کر لیااور عمر بھر قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔

میں کہتاہوں روح کو معصیت کی آلائشوں اور گناہوں کی آلودگیوں سے پاک رکھنے کے لئے انتہائی تورع، مسلسل جہاد بالنفس اور لگاتار ریاضتوں میں مصروف رہنے کے باوجود آپ نامور حافظ حدیث اس کے جملہ فنون کے عالم فن رجال کے ماہر اور صحیح اور ضعیف کوخوب جاننے والے تھے تحقیق مذاہب میں تو آپ کاجواب نہیں تھا۔[540]

حبیب الرحمن اعظمی لکھتے ہیں:

امام نووی ساتویں صدی ہجری کے ایک بلند پایہ محدث وفقیہ بلکہ ان فنون کے امام اور نہایت عابد وزاہد بزرگ تھے۔ شیخ صلاح الدین سبکی نے ان کو شیخ الاسلام استاذ المتاخرین کے عنوان سے اور حافظ ذہبی نے امام، حافظ واجد، شیخ الاسلام، علم الاولیاء کے القاب سے یاد کیاہے دنیا اور لذائذ دنیا سے بالکل کنارہ کش تھے۔[541]

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں:

---

[540] (تذکرۃ الحفاظ ج۴ص ۱۴۷۲ مطبوعہ دار الصمیعی الریاض)

[541] (مقدمہ شرح اربعین نووی ص ۱۳ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

تاج الدین سبکی نے لکھا ہے کہ میں ان کے فضل وکمال اور علوشان کی تفصیل میں جانے کے بجائے اپنے والد کے دو شعر لکھدینا کافی سمجھتا ہوں۔ ان شعروں کا قصہ یہ ہے کہ جب ۷۴۲ھ میں دارالحدیث اشرفیہ کے ملحق مکانات میں میرے والد کی سکونت تھی اور وہ رات کو ایوان دارالحدیث میں تہجد پڑھنے جایا کرتے تھے تو دارالحدیث کے فرش پر اپنا منہ ملا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

وفی دار الحدیث لطیف معنی　　الی بسط لھا اصبو و اوی
عسی ادنی امس بحر وجھی　　مکانا مسہ قدم النواوی

حاصل ان شعروں کا یہ ہے کہ دارالحدیث اشرفیہ کے فرش میں ایک لطیف بات ہے جس کی وجہ سے مجھے اس سے شیفتگی ہے (میں اس کے فرش پر اپنا منہ اس لئے رگڑتا ہوں) کہ ممکن ہے کبھی میرا منہ اس مقام بھی پہونچ جائے جہاں امام نووی کے قدم پڑے ہیں۔[542]

بشیر احمد نعمانی لکھتے ہیں:

شیخ الاسلام امام ابوزکریا محی الدین النوویؒ المتوفی ۶۷۶ھ جن کی شخصیت صاحب علم کے لئے پوشیدہ نہیں ہے۔ محدثین کرام کی جماعت میں امام نوویؒ کو امتیازی مقام حاصل ہے اور زہد و تقویٰ میں امام المتقین ہیں۔[543]

محمد صادق خلیل دیوبندی لکھتے ہیں:

ابن العطار کے شاگرد بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام نوویؒ ہمہ وقت تعلیم میں مشغول رہتے رات ہو یا دن بازار ہو یا مدرسہ بہر صورت ان سے استفادہ کرنے والے موجود ہوتے۔ شیخ قطب یونینی رقمطراز ہیں کہ امام نووی علم، ورع، عبادت، کمخوری اور سادہ زندگی گزارنے میں منفرد حیثیت

---

542 (مقدمہ شرح اربعین نووی ص ۱۴ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

543 (ریاض الصالحین اردو ج ۱ ص ۳ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

کے مالک تھے حافظ ابن کثیر البدایہ میں فرماتے ہیں کہ شیخ محی الدین امام نوویؒ اپنے دور کے بہت بڑے فقہاء میں شمار ہوتے تھے وہ کبھی روزہ نہیں چھوڑتے تھے اوران کے دستر خوان پر کبھی دو کھانے نہیں دیکھے گئے۔

ابو بکر بن ہبتہ اللہ حورانی طبقات الشافعیہ ص۸۷ میں لکھتے ہیں کہ امام نوویؒ عشاء کے بعد ایک بار کھانا تناول فرماتے اور صبح کے وقت ایک بار پانی پیتے۔ انہوں نے نکاح نہیں کیا دوبار حج کے لئے تشریف لئے گئے علماء کی مجلس میں باوقار شخصیت کے مالک تھے اگرچہ سر پر پگڑی معمولی قسم کی ہوتی تھی لیکن شان میں بہت بڑے تھے۔[544]

شمس الدین دیوبندی لکھتے ہیں:

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ (یعنی امام نووی) کورب ذوالجلال والاکرام نے تین چیزیں یکجا کر کے ودیعت کی تھیں ان میں (۱) علم اور اس پر صحیح عمل، (۲) کامل زہد، (۳) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ایک اعلیٰ اخلاق کا نمونہ تھے۔[545]

علامہ شوکانی کی تحقیق

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

وذهب جمهور العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم وبه قال الشافعي وابو حنيفة ومالک الى الاباحة كذا قال ابن رسلان فی شرح السنن۔

---

[544] (ریاض الصالحین اردو ج ۱ ص ۱۹ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

[545] (نزھتہ المتقین ج ۱ ص ۱۳ مطبوعہ مکتبۃ العلم لاہور)

ترجمہ: جمہور علماء صحابہ تابعین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک زرد رنگ کے کپڑے پہننا جائز ہے اسی طرح امام شافعی اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک بھی جائز ہے اور ابن ارسلان نے شرح السنن میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا جواز نقل کیا ہے۔[546]

الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی

الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی میں ہے:

حدیث ابن عمر نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم ان یلبس المحرم ثوباً مصبوغاً بورس او زعفران قال و قدمن التقید المحرم جواز لبس الثوب المزعفر للحلال قال ابن بطال اجاز مالک و جماعۃ لباس الثوب المزعفر للحلال و قالوا انما وقع النہی عنہ للمحرم خاصۃ۔

ترجمہ: حضور نبی کریم انے محرم کے لئے ورس زعفران سے رنگے ہوئے کپڑوں سے منع فرمایا محرم کی قید سے حلال کے لئے یہ جائز ہونا معلوم ہوتا ہے حلال کے لئے زعفرانی کپڑے جائز ہے نہی محرم کے لئے خاص ہے۔[547]

★.......★

سرخ رنگ کا عمامہ شریف

سرخ لباس پہننے کے جواز اور عدم جواز میں علماء کا اختلاف

---

546 (نیل الاوطار ج ۲ ص ۸۷ مطبوعہ دارالجیل بیروت)

547 (الفتح الربانی مع شرحہ بلوغ الامانی ج ۱۷ ص ۲۴۲ مطبوعہ مصر)

سرخ لباس پہننے کے جواز اور عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہے۔ لیکن صحیح یہی ہے کہ یہ جائز ہے۔ سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حنفی مذہب کے صحیح قول کے مطابق سرخ کپڑے پہننا جائز ہے۔

سراج الامہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول

امام ناصر الدین ابی القاسم محمد بن یوسف السمرقندی متوفی ۵۵۶ھ لکھتے ہیں:

وعن ابی حنیفۃ لاباس بالصبغ الاحمر والاسود والاصفر۔

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرخ اور سیاہ اور زرد رنگ میں کوئی حرج نہیں۔[548]

ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں:

وعن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی لاباس بالصبغ الاحمر والاسود۔

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرخ اور سیاہ رنگ میں کوئی حرج نہیں۔[549]

امام محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی متوفی لکھتے ہیں:

واما الاحمر ومنہ المعصفر والمزعفر فاجاز مالک والشافعی وابو حنیفۃ۔

---

548 (الملتقط فی الفتاوی الحنفیۃ کتاب الآداب ص ۲۷۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

549 (فتاوی عالمگیری کتاب الکراھیۃ باب اللبس مایکرہ من ذلک الباب التاسع فی اللبس مایکرہ من ذلک ومالا یکرہ ج ۵ ص ۴۱۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: سرخ اور معصفر اور زعفرانی رنگ کو امام مالک، امام شافعی اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جائز فرمایا ہے۔[550]

سرخ لباس صحابہ و تابعین کی سنت ہے

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

القول الاول الجواز مطلقاً وهو قول عدة من الصحابة وطائفة من التابعين منهم علی بن ابی طالب و ابنه الحسن و طلحة و عبدالله بن جعفر و البراء و من التابعين سعيد بن المسيب و النخعی و الشعبی و ابی قلابة و ابی وائل و من سواهمث۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور متعدد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور فقہاء تابعین میں سے سعید بن مسیب، ابراہیم نخعی، امام شعبی، امام ابو قلابہ، امام ابو وائل اور متعدد فقہاء سرخ رنگ کو مطلقاً جائز کہتے ہیں۔[551]

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواز پر باب باندھا ہے:

باب الصلاة فی الثوب الاحمر۔[552]

حدیث نمبر ۱:

حضور ﷺ کو سرخ رنگ کے حلہ یعنی دو چادروں میں لپٹا ہوا دیکھا

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

---

[550] (شرح زرقانی علی المواهب ج ۵ ص ۲۳ مطبوعه دار المعرفة بیروت)

[551] (فتح الباری ج ۱۰ ص ۳۷۷۔۳۷۸ مطبوعه دار الکتب العلمية بیروت)، (نیل الاوطار ج ۲ ص ۹۲ مطبوعه دار الجیل بیروت)

[552] (صحیح البخاری باب الثوب الاحمر ج ۱ ص ۱۴۷ مطبوعه دار ابن کثیر بیروت)

حدثنا ابو الولید حدثنا شعبة عن ابی اسحاق سمع البراء رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم مربوعاً وقد رأیته فی حلة حمراء ما رایت شیئا احسن منه۔

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا قد مبارک متوسط تھا میں نے آپ ﷺ کو سرخ رنگ کے حلہ یعنی دو چادروں میں لپٹا ہوا دیکھا میں نے آپ ﷺ سے زیادہ کسی چیز کو حسین نہیں دیکھا۔[553]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا شریک عن ابی اسحاق عن البراء قال ما رایت اجمل من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم مترجلا فی حلة حمراء۔[554]

امام یحییٰ بن شرف الدین نووی متوفی ٦٧٦ھ لکھتے ہیں:

---

553 (صحیح البخاری کتاب اللباس باب الثوب الاحمر ج ۵ ص ۲۱۹۸ رقم الحدیث ۵۵۱۰ مطبوعه دار ابن کثیر بیروت)، (مسلم شریف کتاب الفضائل باب فی صفة النبی ا وانه کان احسن الناس وجها ج ۴ ص ۱۸۱۸ رقم الحدیث ۲۳۳۷ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی الرخصة ذلک ج ۴ ص ۵۴ رقم الحدیث ۴۰۷۲ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (سنن النسائی کتاب الزینة باب اتحاذ الجمة ج ۸ ص ۱۸۳ رقم الحدیث ۵۲۳۲ مطبوعه مکتب المطبوعات الاسلامیة حلب)، (سنن الکبریٰ للنسائی ج ۵ ص ۴۱۲ رقم الحدیث ۹۳۲۸ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (مسند احمد ج ۴ ص ۲۸۱ مطبوعه موسسة قرطبة مصر)، (مسند ابی یعلی ج ۳ ص ۲۶۲ رقم الحدیث ۱۷۱۴ مطبوعه دار المامون للتراث دمشق)، (معرفة الصحابة لابی نعیم الاصبهانی ترجمة جابر بن سمرة ص ج ۱ ص ۴۵۰ برقم ۱۵۳۶ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (مصنف ابن ابی شیبه ج ۵ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۲۴۷۱۵ مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)، (روضة المتقین شرح ریاض الصالحین للنووی ج ۲ ص ۳۱۴ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (سنن الترمذی ج ۴ ص ۲۱۹ رقم الحدیث ۱۷۲۴ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (نیل الاوطار ج ۲ ص ۹۰ مطبوعه دار الجیل بیروت)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۹۹ رقم الحدیث ۵۰۹۱ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (شرح السنة ج ٦ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۲۹۸۳ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (معالم السنن ج ۴ ص ۱۷۹ رقم الحدیث ۱۴٦٦ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (السیرة النبویة لابن عساکر ج ۴ ص ۱۴۰ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۴۰ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)

554 (مصنف ابن ابی شیبه ج ۵ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۲۴۷۱۵ مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)

ودلیل جواز الاحمر وغیرہ مع الاجماع حدیث البراء رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی حلۃ حمراء رواہ البخاری ومسلم وروی ایضاً مثلہ من روایۃ ابی جحیفۃ۔[555]

حدیث نمبر ۲:

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا موسیٰ بن اسمعیل حدثنا قیس یعنی ابن الربیع وحدثنا محمد بن سلیمان الانباری حدثنا وکیع عن سفیان جمیعاً عن عون ابن ابی جحیفۃ عن ابیہ قال اتیت النبی ابمکۃ وھو فی قبۃ حمراء من ادم فخرج بلال فاذن فکنت اتتبع فمہ ھبنا وھھنا قال ثم خرج رسول اللہ وعلیہ حلۃ حمراء وبرود یمانیۃ قطری۔

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ مکہ مکرمہ کے اندر ایک سرخ خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ پس حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور اذان کہی میں دیکھ رہا تھا کہ انہوں نے اپنا منہ ادھر ادھر کیا۔ پھر حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے اوپر سرخ حلہ تھا یمنی چادر کا گویا قطر کی بنی ہوئی ہے۔[556]

حدیث نمبر ۳:

---

[555] (المجموع شرح المہذب للنووی ج۴ ص ۳۹۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

[556] (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۴۳ رقم الحدیث ۵۲۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (سنن الترمذی قال ابو عیسی حدیث ابی جحیفۃ حدیث حسن صحیح ج ۱ ص ۳۷۵۔۳۷۶ رقم الحدیث ۱۹۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (صحیح البخاری باب الثوب الاحمر ج ۱ ص ۱۴۷ رقم الحدیث ۳۶۹ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)، (صحیح ابن حبان ج ۶ ص ۱۵۳ رقم الحدیث ۲۳۹۴ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (مصنف عبدالرزاق ج ۱ ص ۴۶۷ رقم الحدیث ۱۸۰۶ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۰۰ رقم الحدیث ۵۰۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۴۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۴۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

آپ ﷺ کے اوپر ایک سرخ چادر تھی

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

عن هلال بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال رایت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم بمنی یخطب علی بغلة و علیه بر د احمر و علی امامه یعبر عنه۔

ترجمہ: حضرت ھلال بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو منیٰ کے مقام پر ایک خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ کے اوپر ایک سرخ چادر تھی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے آگے کھڑے ہوئے آپ کے الفاظ (لوگوں تک) پہنچا رہے تھے۔[557]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

عن هلال بن عامر عن ابیه قال رایت النبی صلی الله تعالیٰ علیه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم بمنی یخطب علی بغلة و علیه بر د احمر و علیص امامه یعبر عنه۔

ترجمہ: حضرت عامر ص بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ منیٰ میں ایک خچر پر خطبہ دے رہے تھے اور آپ ﷺ کے اوپر ایک سرخ چادر تھی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے آگے کھڑے ہوئے آپ ﷺ کے الفاظ آگے پہنچا رہے تھے۔[558]

شوکانی کہتے ہیں اس حدیث مبارکہ کی سند حسن ہے۔

---

557 (سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی الرخصة ذلک ج ۴ ص ۵۴ رقم الحدیث ۴۰۷۳ مطبوعه دار الفکر بیروت)، (سنن الکبریٰ للبیهقی ج ۳ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۵۷۷۵ مطبوعه مکتبة دار الباز مکة المکرمة)، (غاية الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۹۹ رقم الحدیث ۵۰۹۲ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (شرح الطیبی علی مشکاة المصابیح المسمی الکاشف عن حقائق السنن ج ۸ ص ۲۲۶ مطبوعه ادارة القرآن و العلوم الاسلامیة کراچی)

558 (سنن الکبریٰ للبیهقی ج ۳ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۵۷۷۵ مطبوعه مکتبة دار الباز مکة المکرمة)، (سبل الهدیٰ و الرشاد ج ۷ ص ۲۱۳ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

غیر مقلد شوکانی لکھتے ہیں:

قال فی البدر المنیر و اسنادہ حسن۔

ترجمہ: امام ابن الملقن رحمۃ اللہ علیہ نے البدر المنیر میں فرمایا کہ اس حدیث مبارکہ کی سند حسن ہے۔[559]

حدیث نمبر ۴:

آپ ﷺ باہر آئے آپ پر دو سرخ چادریں تھیں

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن ابی شیبۃ عن ابی رمثۃ قال حججت فقدمت المدینۃ ولم اکن رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فخرج وعلیہ ثوبان بردان احمران۔

ترجمہ: امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حج کیا اور مدینہ آیا میں نے حضور ﷺ کو نہیں دیکھا تھا آپ ﷺ باہر آئے آپ پر دو سرخ چادریں تھیں۔[560]

حدیث نمبر ۵:

حضور ﷺ کا سرخ رنگ کا جبہ مبارک

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عن طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بسوق ذی المجاز فمر وعلیہ جبۃ لہ حمراء۔

---

[559] (نیل الاوطار ج ۲ ص ۹۰ مطبوعہ دارالجیل بیروت)

[560] (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۳۱۲۔۳۱۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سرخ جبہ تھا۔[561]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی مسدد والامام احمد عن الاشعث بن سلیمان عن بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی سوق ذی المجاز وعلیہ احمران۔

وروی وکیع بن الجراح عن طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بسوق ذی المجاز وعلیہ جبۃ حمراء۔

ترجمہ: حضرت طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سرخ جبہ تھا۔[562]

حدیث نمبر ٦:

میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ پر دو سرخ چادریں تھیں

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن سعد عن شیخ من کنانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وعلیہ بردان احمران۔

---

561 (جامع الاحادیث الکبیر ج ۲۰ ص ۴۴ رقم الحدیث ۱۵۵۷۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۳۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۳۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

562 (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۳۱۲-۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: شیخ من کنانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ پر دو سرخ چادریں تھیں۔[563]

حدیث نمبر ۷:

حضور ﷺ جمعہ اور عیدین کو سرخ چادر اور سرخ عمامہ پہنتے تھے

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

عن جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یلبس بردہ الاحمر فی العید و الجمعۃ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ ص بیان کرتے ہیں حضور ﷺ جمعہ اور عیدین کو سرخ چادر پہنتے تھے۔[564]

حدیث نمبر ۸:

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ھشیم قال انا الحجاج عن ابی جعفر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم کان یلبس بردہ الاحمر یوم الجمعۃ و یعتم یوم العیدین۔

---

[563] (سبل الھدیٰ و الرشاد ج۷ ص ۳۱۲۔۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[564] (سنن الکبریٰ للبیھقی ج۳ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۵۷۷۸ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (نیل الاوطار ج ۲ ص ۹۰ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (مختصر تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۲۳۷ مطبوعہ دار الفکر العربی بیروت)، (السیرۃ النبویۃ لابن عساکر ج ۴ ص ۱۴۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۴۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (اتحاف سادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۵۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدیٰ و الرشاد ج۷ ص ۳۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت ابو جعفر ص بیان کرتے ہیں حضور ﷺ جمعہ اور عیدین کو سرخ چادر اور سرخ عمامہ باندھتے تھے۔[565]

امام عمر بن علی بن الملقن الانصاری متوفی ۸۰۴ھ لکھتے ہیں:

حدیث انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یتردی یوم الجمعۃ رواہ البیہقی من روایۃ جابر بلفظ کان لہ برد احمر یلبسہ فی العیدین والجمعۃ وابن خذیمۃ بلفظ کانت لہ جبۃ یلبسہا فی العیدین والجمعۃ۔[566]

حدیث نمبر ۹:

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

ورواہ الطبرانی عن ابن عباس بلفظ کان یلبس یوم العید بردۃ حمراء قال الھیثمی ورجالہ ثقات۔

ترجمہ: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ عید کے روز سرخ رنگ کی چادر پہنتے تھے۔

امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ کہ تمام راوی ثقہ ہیں۔[567]

علامہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ

امام الشیخ ابراہیم البیجوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

---

565 (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۴۸۱ رقم الحدیث ۵۵۴۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

566 (خلاصۃ البدر المنیر ج ۱ ص ۲۲۱ رقم الحدیث ۷۷۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

567 (فیض القدیر ج ۵ ص مطبو ۲۴۶ مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر)

فقد روی الطبرانی من حدیث ابن عباس انه کان یلبس یوم العید بردة حمراء قال الهیثمی ورجاله ثقات فالصحیح جواز لبس الاحمر۔

ترجمہ: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ عید کے روز سرخ رنگ کی چادر پہنتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ سے سرخ لباس کا جائز ہونا بلکل صحیح ہے۔[568]

حدیث نمبر ۱۰:

حضور ﷺ کا سرخ رنگ کے کپڑے میں نماز پڑھانا

امام ابو عیسی ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا عبد بن حمید ثنا محمد بن الفضل حدثنا حماد بن سلمة عن حبیب بن الشهید عن الحسن عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم خرج وهو متکئ علی اسامة بن زید علیه ثوب قطری قد توشح به فصلی بهم۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹیک لگائے باہر آئے حضور ﷺ پر قطری (سرخ رنگ کا) کپڑا لپٹا ہوا تھا حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی امامت فرمائی۔[569]

امام محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

---

568 (المواهب اللدنیة علی الشمائل المحمدیة للبیجوری ص ۷۲ فاروقی کتب خانہ ملتان)

569 (الشمائل المحمدیة والخصائل المصطفویة ص ۷۰ رقم الحدیث ۶۰ مطبوعہ موسسة الکتب الثقافیة بیروت)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ ص ۱۰۰ رقم الحدیث ۵۰۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (شرح السنة للبغوی ج۶ ص ۱۵۹ رقم الحدیث ۲۹۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

وفی روایۃ ثوب قطری اخرجھما الترمذی فی الشمائل قولہ ثوب قطر ھو ضرب من البرود فیہ حمرۃ لہ اعلام فیہ بعض الخشونۃ وقیل ھی حلل جیاد تحمل من قبل البحرین قال الازھری فی اعراض البحرین قریۃ یقال لھا قطر و احسب الثیاب القطریۃ تنسب الیھا۔

ترجمہ: قطری کپڑا ایک قسم کی نقش دار سرخ چادر تھی جو سخت تھی۔[570]

حدیث نمبر ۱۱:

میں نے حضور ﷺ سے زیادہ سرخ حلہ کسی پر سجتے ہوئے نہیں دیکھا

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی لیلۃ اضحیان وعلیہ حلۃ حمرآء فجعلت انظر الیہ والی القمر فلھو عندی احسن من القمر۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو چودہویں رات میں دھاری دار سرخ یمنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں (کبھی) آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاندی کی طرف تو آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔[571]

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ لکھتے ہیں:

اخبرنی یحیی بن منصور القاضی ثنا احمد بن سلمۃ ثنا اسحاق انبا المحاربی عن اشعث عن ابی اسحاق عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی لیلۃ اضحیان وعلیہ حلۃ حمراء فجعلت انظر الیہ والی القمر فلھو احسن فی عینی من القمر۔

---

[570] (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ ص ۱۰۰ رقم الحدیث ۵۰۹۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

[571] (الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ مع تحفۃ الاحوذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ج ۱۰ ص ۹۰ رقم الحدیث ۱۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

هذا حديث صحیح الاسناد و لم یخر جاہ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو چودھویں رات میں دھاری دار سرخ یمنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں (کبھی) آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاندی کی طرف تو آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے روایت نہیں کیا۔[572]

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

وعن جابر بن سمرۃ قال رایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فی لیلة اضحیان و علیه حلة حمر افکنت انظر الیه و الی القمر فھو کان فی عینی احسن من القمر۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو چودھویں رات میں دھاری دار سرخ یمنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں (کبھی) آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاندی کی طرف تو آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔[573]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد قال حدثنا ابو عمیر بن النحاس قال حدثنا ایوب بن سوید عن سفیان الثوری عن محمد بن المنکدر عن جابر قال ما رایت احسن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم فی حلة حمراء۔

---

572 (مستدرک قال المحقق قال فی التلخیص صحیح ج ۴ ص ۲۰۷ رقم الحدیث ۷۳۸۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت)

573 (مختصر تاریخ دمشق ج ۱ ص ۱۴۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ سرخ حلہ کسی پر سجتے ہوئے نہیں دیکھا۔[574]

حدیث نمبر ۱۲:

حضور ﷺ کے خطبے کے وقت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سرخ قمیص پہنے ہوئے آئے

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا زید بن حباب قال حدثنی حسین بن واقد قال حدثنی عبد اللہ بن بریدة عن ابیه قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یخطبنا فاقبل الحسن والحسین علیهما قمیصان احمران۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے خطبے کے وقت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سرخ قمیص پہنے ہوئے آئے۔[575]

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا ابو الفضل الحسن بن یعقوب بن یوسف العدل حدثنا یحیی بن ابی طالب انبا زید بن الحباب انبا الحسین بن واقد حدثنی عبد اللہ بن بریدة عن ابیه قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یخطب فاقبل الحسن والحسین علیهما قمیصان احمران فجعلا یعثران ویقومان فنزل فاخذهما فوضعها بین یدیه وقال صدق اللہ ورسوله انما اموالکم واولادکم فتنة رایت هذین فلم اصبر ثم اخذ فی خطبته۔

---

[574] (طبرانی الاوسط ج ا ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۶۸۰ مطبوعه دارالحرمین القاهرة)، (مسند الطیالسی ص ۹۸ رقم الحدیث ۷۲۱ مطبوعه دارالمعرفة بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۵ ص ۱۳۰ مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت)

[575] (مصنف ابن ابی شیبه ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۲۹ مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)

هذا حديث صحيح علی شرط الشیخین و لم یخرجاہ۔

ترجمہ: یہ حدیث مبارکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے روایت نہیں کیا۔[576]

مستدرک للحاکم کے محقق ڈاکٹر محمود مطرجی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

قال المحقق وافقہ الذہبی فی التلخیص علی شرط البخاری و مسلم۔[577]

حدیث نمبر ۱۳:

حضور ﷺ کا سرخ رنگ کا عمامہ مبارک

امام سلیمان بن الاشعث ابو داؤد السجستانی متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا احمد بن صالح ثنا ابن وهب حدثنی معاویة بن صالح عن عبد العزیز بن مسلم عن ابی معقل عن انس بن مالک قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یتوضا وعلیه عمامة قطرية فادخل يده من تحت العمامة فمسح مقدم راسه ولم ينقض العمامة۔

576 (مستدرک للحاکم کتاب اللباس ج ۵ ص ۱۱۴ رقم الحدیث ۷۴۵۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)
577 (مستدرک للحاکم کتاب اللباس ج ۵ ص ۱۱۴ رقم الحدیث ۷۴۵۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ وضو فرمارہے ہیں اور آپ ﷺ پر قطری عمامہ تھا عمامہ مبارک کے نیچے ہاتھ مبارک داخل کرکے مسح فرمایا اور عمامہ مبارک کو نہیں کھولا۔[578]

امام عینی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ حافظ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

قولہ (عمامة قطرية) هى ثياب حمر لها اعلام فيها بعض الخشونة۔ منسوبة الى قطر موضع بين عمان وسيف البحر۔

ترجمہ: قطری عمامہ سرخ نقش والا کپڑا جو سخت تھا قطر کی طرف منسوب جو عمان سیف البحر کے درمیان ہے۔[579]

امام صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ لکھتے ہیں:

قطری بکسر القاف وسکون الطاء وقد تخفف ومع التخفيف هو ضرب من البرد فيه حمرة ولها اعلام فيها بعض الخشونة وفسره بعضهم بانه غليظ من قطن۔

ترجمہ: قطری ایک قسم کی چادر تھی جس میں سرخ رنگ اور نقش تھے اور روئی کی سخت چادر تھی۔[580]

استدل به على التعميم بالحمرة وهو استدلال صحيح لولا فى الحديث ضعف۔

---

578 (سنن ابی داؤد ج ا ص ۳٦ رقم الحدیث ۱۴۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مستدرک للحاکم ج ا ص ۱٦۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

579 (شرح سنن ابی داؤد للعینی ج ا ص ۳۴۷ مطبوعہ دار القرآن والحدیث ملتان)، (المواھب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ للبیجوری ص ٦۹ فاروقی کتب خانہ ملتان)

580 (سبل الھدیٰ والرشاد ج۷ ص ۳۰۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: اس حدیث مبارکہ میں سرخ عمامے کی دلیل ہے جو صحیح استدلال ہے اگرچہ حدیث ضعیف ہے۔[581]

حدیث نمبر ۱۴:

سرخ عمامہ پہننا جبریل علیہ السلام کی سنت ہے

امام الزبیر بن بکار بن عبد اللہ بن مصعب الزبیری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

ثنا محمد ثنا الزبیر حدثنی محمد بن الحسن عن عبدالعزیز بن محمد عن عبیداللہ بن عمر عن سیار ابی الحکم عن عائشة انها قالت رایت جبریل علیه السلام علیه عمامة حمراء سادلها بین کتفیه۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے سرخ رنگ کا عمامہ باندھا تھا اور اس کا شملہ ان کی پشت پر لٹک رہا تھا۔[582]

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن عبداللہ الحضرمی قال حدثنا اسماعیل بن بهرام قال حدثنا عبدالعزیز بن محمد الدراوردی عن عبیداللہ بن عمر عن سیار ابی الحکم عن شهر بن حوشب عن عائشة قالت رایت جبریل علیه السلام علیه عمامة حمراء یرخیها بین کتفیه۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے سرخ رنگ کا عمامہ باندھا تھا اور اس کا شملہ ان کی پشت پر لٹک رہا تھا۔[583]

---

581 (عون المعبود شرح ابی داؤد ج ۱ ص ۱۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

582 (المنتخب من کتاب ازواج النبی قصة تزوج عائشة رضی اللہ عنها ص ۳۶ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

583 (طبرانی الاوسط ج ۵ ص ۳۸۱ رقم الحدیث ۵۶۲۰ مطبوعہ دار الحرمین القاهرة)، (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

فرشتوں کے سرخ عمامے

امام ابی الربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الاندلسی متوفی ٦٣٤ھ لکھتے ہیں:

قال ابن عباس ولم تقاتل فی یوم سواہ وکانوا یکونون فیما سواہ من الایام عددا و مددا لا یضربون و کانت سیماھم یوم بدر عمائم بیضاء قد ارسلوھا فی ظھورھم ویوم حنین عمائم حمرا۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فرشتوں کی نشانی بدر کے دن سفید عمامے تھے کہ شملہ پیچھے لٹکاتے تھے اور حنین کے دن سرخ عمامے تھے۔[584]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ٩٤٢ھ لکھتے ہیں:

وروی البیھقی عن ابن عباس قال: کان سیماء الملائکۃ یوم بدر عمائم بیض قد ارسلوھا علی ظھورھم ویوم خیبر عمائم حمراً۔

وروی الطبرانی وابن مردویه بسند ضعیف عن ابن عباس مرفوعاً فی قوله تعالٰی: (مسومین) قال: معلمین وکانت سیما الملائکة یوم بدر عمائم سود ویوم احد عمائم حمر۔[585]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ٩٤٢ھ لکھتے ہیں:

وروی ابن المنذر وابن ابی حاتم عن ابی هریرة فی قوله: (مسومین) قال: بالعهن الاحمر۔[586]

علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی متوفی ١٣٥٠ھ لکھتے ہیں:

---

[584] (الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ والثلاثۃ الخلفاء غزوۃ بدر الکبری ج ٢ ص ٢٩ مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

[585] (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ٤ ص ٤٣ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

[586] (سبل الھدی والرشاد ذکر سیماء الملائکۃ یوم بدر ج ٤ ص ٤٤ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

كانت سيما الملائكة يوم بدر عمائم سود و يوم احد عمائم حمر۔

ترجمہ: فرشتوں کی نشانی بدر کے دن سفید عمامے تھے اور احد کے دن سرخ عمامے تھے۔[587]

مشکل کشا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سرخ رنگ کا جھنڈا

امام ابو جعفر محمد بن عمر بن موسیٰ العقیلی متوفی ۳۲۲ھ لکھتے ہیں:

عن یزید بن بلال حدثنی جدی حدثنا الحکم بن مروان حدثنا کیسان ابو عمر عن یزید بن بلال و کان من اصحاب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رایۃ علی حمراء مکتوب فیھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم۔

ترجمہ: یزید بن بلال رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سرخ جھنڈا دیکھا جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔[588]

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا سرخ لباس پہننا

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا یحیی قال حدثنا وکیع عن موسی بن دھقان قال رایت ابن عمر جالسا علی سریر عروس علیہ ثیاب حمر۔

ترجمہ: موسیٰ بن دہقان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سرخ کپڑوں میں دیکھا۔[589]

---

587 (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۲۹۵ رقم الحدیث ۸۵۶۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

588 (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۴ ص ۱۳ برقم ۱۵۶۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (المسند الضعیف للعقیلی ص ۱۵۹ رقم الحدیث ۲۶۶ مطبوعہ نزار مصطفیٰ الباز المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

589 (الادب المفرد ج ۱ ص ۳۹۹ مطبوعہ دار البشائر الاسلامیۃ بیروت)

حضرت ابراھیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابوبکر قال حدثنا یزید بن ھارون عن العوام قال رایت علی ابراھیم التیمی وابراھیم النخعی علی کل واحد منھما ملحفة حمراء۔

ترجمہ: عوام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابراہیم تیمی اور امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہما پر سرخ چادر دیکھی۔[590]

امام علی بن ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن عمرو بن عثمان قال رایت علی ابی جعفر ملحفة حمراء۔

ترجمہ: عامر بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی۔[591]

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

---

590 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۷ رقم الحدیث ۲۴۷۱۷ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

591 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۱۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن مالک بن مغول قال رایت علی الشعبی ملحفۃ حمراء۔

ترجمہ: مالک بن مغول رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ پر سرخ چادر دیکھی۔[592]

امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سرخ چادر دیکھی

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابوبکر قال حدثنا وکیع عن نصر بن اوس قال رایت علی علی بن الحسین ملحفۃ حمراء۔

ترجمہ: نصر بن اوس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما پر سرخ چادر دیکھی۔[593]

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سفید، سیاہ، سبز، سرخ، زرد عمامہ پہننا سنت ہے ان کے علاوہ ہر قسم کے رنگ کا عمامہ مباح ہے۔ سب سے افضل عمامہ سفید ہے اس کے بعد سیاہ عمامہ اس کے بعد سبز عمامہ اس کے بعد سرخ عمامہ اس کے بعد زرد رنگ کا عمامہ افضل ہے۔

★...★

ساتواں باب
ٹوپی کا ثبوت

ٹوپی پہننا بھی سنت ہے۔ حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین کرام رحمہم اللہ اور فقہاء کرام رحمہم اللہ سے ٹوپی پہننا ثابت ہے۔ اور ہر قسم کی ٹوپی جناح کیپ وغیرہ سب پہننا جائز

---

[592] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۲۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[593] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۴۷۲۴ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

ہے جو ٹوپی کی کسی قسم کو ناجائز کہے تو وہ اس کے ناجائز ہونے پر دلیل پیش کرے اپنے قیاس پیش نہ کرے۔ البتہ اگر کسی جگہ کسی قسم کی ٹوپی غیر مسلموں سے مشابہت رکھتی ہو تو اس جگہ اس خاص قسم کی ٹوپی پہننا ناجائز ہو گا اگرچہ وہ ٹوپی کسی قسم کی بھی ہو۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

من تشبہ بقوم فھو منھم۔

ترجمہ: جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے گا وہ انہیں میں سے ہو جائے گا۔[594]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم قال کان علی موسی علیہ السلام یوم کلمہ ربہ کساء صوف و جبۃ صوف و کمہ صوف و سراویل صوف و کانت نعلاہ من جلد حمار میت۔

(و الکمہ القلنسوۃ الصغیرۃ)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کلام کیا اس دن انہوں نے ایک اون کی چادر اون کا جبہ اون کی ٹوپی اور اون کی شلوار پہنی ہوئی تھی اور مردہ دراز گوش کی کھال سے بنے جوتے پہنے ہوئے تھے۔[595]

---

594 (سنن ابو داؤد کتاب اللباس ج ۲ ص ۲۰۳ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان)

595 (سنن الترمذی باب ماجاء فی لبس الصوف ج ۴ ص ۲۲۴ رقم الحدیث ۱۷۳۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (الترغیب و الترھیب قال المنذری رواہ الترمذی و قال حدیث حسن غریب و الحاکم کلاھما عن حمید الاعرج عن

حضور ﷺ کی ٹوپی مبارک

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یقول الشھداء اربعة رجل مومن جید الایمان لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذالک الذی یرفع الناس الیه اعینهم یوم القیامة هکذا و رفع راسه حتی وقعت قلنسوته قال فما ادری اقلنسوة عمر اراد ام قلنسوة النبی۔۔۔۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا شہداء کی چار اقسام ہیں وہ مومن شخص جس کا ایمان مضبوط ہو وہ دشمن سے مقابلہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یہی وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف آنکھ اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے آپ ﷺ نے سر مبارک اوپر اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں اس سے حضور ﷺ کی ٹوپی مراد ہے یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔[596]

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

و رفع راسه حتی سقطت قلنسوة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم او قلنسوة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

عبداللہ بن الحارث عن ابن مسعود و قال الحاکم صحیح علی شرط البخاری ج ۳ ص ۷۸ رقم الحدیث ۳۱۵۴ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

596 (سنن الترمذی باب ماجاء فی لبس الصوف ج ۴ ص ۲۲۴ رقم الحدیث ۱۷۳۴ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (الترغیب و الترھیب ج ۲ ص ۲۱۲ رقم الحدیث ۲۱۳۸ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (مسند عبد بن حمید ص ۳۹ رقم الحدیث ۲۷ مطبوعه مکتبة السنة القاهرة مصر)، (مسند الطیالسی ص ۱۰ رقم الحدیث ۴۵ مطبوعه دار المعرفة بیروت)

ترجمہ: آپ ﷺ نے سر انور اتنا اوپر اٹھایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی ٹوپی مبارک گر گئی یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔[597]

امام احمد بن علی المثنی التمیمی متوفی ۳۰۷ھ روایت کرتے ہیں:

ورفع راسه حتی وقعت قلنسوته قال فلاادری قلنسوة عمر ام قلنسوة النبی۔۔۔۔

ترجمہ: آپ نے سر مبارک اوپر اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں اس سے حضور ﷺ کی ٹوپی مراد ہے یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔[598]

حضور ﷺ عمامہ شریف کے بغیر ٹوپی بھی پہنتے تھے

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

كان يلبس القلانس تحت العمائم وبغير العمائم ويلبس العمائم بغير قلانس وكان يلبس القلانس اليمانية وهن البيض المضرية ويلبس ذوات الآذان فى الحرب وكان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترة بين يديه وهو يصلى وكان من خلفه ان يسمى سلاحه ودوابه ومتاعه۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عمامے کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ بغیر ٹوپی کے بھی پہنتے تھے اور آپ یمنی ٹوپی پہنتے تھے اور جنگ میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے بعض اوقات اپنی ٹوپی اتار کر اس کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے۔[599]

---

597 (مسنداحمد ج ۱ ص ۲۳ رقم الحدیث ۱۵۰ مطبوعه موسسة قرطبة مصر)

598 (مسندابی یعلی ج ۱ ص ۲۱۶ رقم الحدیث ۲۵۲ مطبوعه دار المامون للتراث دمشق)

599 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ ص ۴۴۰ رقم الحدیث ۷۱۲۸ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)، (الفتح الكبير فى ضم الزيادة الى الجامع الصغير ج ۲ ص ۳۶۵۔۳۶۶ رقم الحديث ۹۵۴۹ مطبوعه دار الفکر بیروت)

حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم یلبس القلانس تحت العمائم و بغیر العمائم و یلبس العمائم بغیر القلانس و کان یلبس القلانس الیمانیۃ ذوات الآذان فی الحرب و کان ربما نزع قلنسوتہ فجعلھا سترۃ بین یدیہ و ھو یصلی۔۔۔۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ بغیر ٹوپی کے بھی پہنتے تھے اور آپ یمنی ٹوپی پہنتے تھے اور جنگ میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے اور بعض اوقات اپنی ٹوپی اتار کر اس کو سترہ بنا کر نماز ادا کرتے تھے۔[600]

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

و کان یلبس القلانس تحت العمائم و بغیر عمامۃ و ربما نزع قلنسوتہ من راسہ فجعلھا سترۃ بین یدیہ ثم یصلی الیھا و ربما لم تکن العمامۃ فیشد العصابۃ علی راسہ و علی جبھتہ۔

ترجمہ: حضور ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور بغیر عمامہ کے بھی (ٹوپی پہنتے تھے) کبھی ٹوپی سر سے اتار کر سامنے سترہ کے لئے رکھتے تھے پھر اس کی طرف نماز پڑھتے تھے کبھی عمامہ نہ ہوتا تو کوئی کپڑا سر مبارک پر لپیٹتے۔[601]

علامہ سید محمد بن محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں:

---

[600] (الجامع الصغیر ج ۱ ص ۳۶۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (کنز العمال ج ۷ ص ۱۲۱ رقم الحدیث ۱۸۲۸۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (عون المعبود ج ۱۱ ص ۸۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (تحفۃ الاحوذی ج ۵ ص ۳۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (فیض القدیر ج ۵ ص ۲۴۷ مطبوعہ مکتبہ تجاریہ کبریٰ مصر)، (شرح سفر السعادۃ ج ۱ ص ۴۳۶ مطبع منشی نولکشور کانپور بھارت)، (سبل الھدیٰ و الرشاد ج ۷ ص ۲۸۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[601] (اتحاف سادۃ المتقین کتاب آداب المعیشۃ و اخلاق النبوۃ ج ۸ ص ۲۵۴۔ ۲۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدیٰ و الرشاد ج ۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(وکان) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم (یلبس القلانس) جمع قلنسوۃ فضلوۃ بفتح العین وسکون النون (تحت العمائم) جمع عمامۃ (و) تارۃ یلبسھا (بغیر عمامۃ) والظاھر انہ کان یفعل ذلک فی بیت واما اذا ظھر للناس فالظاھر انہ کان لا یخرج الا بعمامۃ فوق القلنسوۃ (وربما نزل قلنسوتہ من راسہ فجعلھا سترۃ بین یدیہ ثم یصلی الیھا) الظاھر انہ کان یفعل ذلک عند عدم تیسر ما یتستر بہ او بیاناً للجواز قال العراقی رواہ الطبرانی وابو الشیخ والبیھقی فی الشعب من حدیث ابن عمر کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یلبس قلنسوۃ بیضاء ولابی الشیخ من حدیث ابن عباس کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ثلاث قلانس قلنسوۃ بیضاء مضربۃ وقلنسوۃ برد حبرۃ وقلنسوۃ ذات آذان یلبسھا فی السفر وربما وضعھا بین یدیہ اذا صلی واسنادھما ضعیف۔[602]

نیز علامہ سید محمد بن محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں:

قلت وحدیث ابن عباس اخرجہ ایضاً الرویانی وابن عساکر بلفظ کان یلبس القلانس وکان یلبس القلانس الیمانیۃ وھی البیض المضربۃ ویلبس ذوات الآذان فی الحرب وکان ربما نزع قلنسوتہ فجعلھا سترتہ بین یدیہ وھو یصلی وحدیث ابن عمر الذی اوردہ اولاً تفرد بہ عبداللہ بن خراش وھو ضعیف وقال العراقی فی شرح الترمذی اجود اسناد فی القلانس ما رواہ ابو الشیخ عن عائشۃ کان یلبس القلانس فی السفر ذوات الآذان وفی الحضر المضمرۃ یعنی الشامیۃ۔

(وربما لم تکن العمامۃ فیشد العصابۃ علی راسہ وعلی جبھۃ) قال العراقی رواہ البخاری من حدیث ابن عباس صعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم المنبر قد عصب راسہ بعصابۃ دسماء الحدیث (وکانت لہ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم (عمامۃ تسمی السحاب فوھبھا من علی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ (فربما طلع علی فیھا فیقول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اتاکم علی فی السحاب) قال العراقی رواہ ابن عدی

---

602 (اتحاف سادۃ المتقین کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ ج ۸ ص ۲۵۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

وابو الشیخ من حدیث جعفر بن محمد عن ابیه عن جده وهو مرسل ضعیف جداً ولابی نعیم فی دلائل النبوة من حدیث عمر فی اثناء حدیث عمامته السحاب الحدیث اھ۔[603]

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شامی ٹوپی

الامام ابی المؤید محمد بن محمود خوارزمی متوفی ۵۶۶ھ لکھتے ہیں:

روی ابو حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عطاء بن ابی رباح عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم قلنسوة شامیة بیضاء۔

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطہ حضرت عطاء ابن ابی رباح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس ایک شامی سفید ٹوپی مبارک تھی۔[604]

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا محمد بن ابراھیم بن داود نا عبد اللہ بن محمد بن ابی اسامة الحلبی نا الضحاک بن حجرة المنبجی نا عبد اللہ بن واقد عن ابی حنیفة عن عطاء بن ابی رباح عن ابی ھریرة قال رأیت علی رأس رسول اللہ قلنسوة بیضاء شامیة۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سر مبارک پر سفید شامی ٹوپی دیکھی۔[605]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

---

603 (اتحاف سادة المتقین کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة ج ۸ ص ۲۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

604 (جامع المسانید مجموعة الاحادیث والآثار تضم ۱۵ مسانید الامام الافخم ابی حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی ص ج ۱ ص ۱۹۸ مطبوعہ مجلس دائرہ المعارف حیدرآباد دکن ھند)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۸۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت)

605 (اخلاق النبی اوآدابہ ذکر قلنسوتہ ج ۲ ص ۲۰۷ رقم الحدیث ۳۱۳ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

قال خالد بن یزید حدثنا عاصم بن سلیمان عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم انه کان یلبس القلانس البیض والمزرورات وذوات الآذن۔ [606]

حضور ﷺ کی ٹوپی مبارک سر اقدس پر جمی رہتی تھی

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

عن عائشة رضی اللہ عنها قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم قلنسوة بیضاء لاطئة یلبسها۔

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس سفید ٹوپی تھی جسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم پہنا کرتے تھے جو آپ ﷺ کے سر اقدس پر جمی رہتی تھی۔ [607]

امام عبد الوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ لکھتے ہیں:

وکان صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یلبس القلانس الیمانیة وهی البیض المضربة وکانت قلنسوته صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم لاطیة۔

ترجمہ: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یمنی اور لاطیہ ٹوپی پہنتے تھے۔ [608]

---

606 (تاریخ الاسلام ووفیات المشاهیر والاغلام جدید ج ۱ ص ۵۹۸ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج۷ ص ۲۸۵ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

607 (تاریخ دمشق الکبیر ج ۴ ص ۱۹۳ مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت)، (کنز العمال ج۷ ص ۱۲۱ رقم الحدیث ۱۸۲۸۵ مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)

608 (کشف الغمه عن جمیع الائمة کتاب الصلاة باب مایحل ویحرم من اللباس ص ۱۹۷ مطبوعه دار الفکر بیروت)

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابراھیم بن محمد بن الحسن نا یحیی بن حمید بایذج نا عثمان بن عبداللہ القرشی نابقیۃ عن الاوزاعی عن حریز بن عثمان قال لقیت عبداللہ بن بسر فقلت اخبرنی قال رأیت رسول اللہ و لہ قلنسوۃ طویلۃ و قلنسوۃ لھا اذنان و قلنسوۃ لاطیۃ۔[609]

حضور ﷺ کی سفید ٹوپی مبارک

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابویعلی نا محمد بن عقبۃ نا عبداللہ بن خراش عن العوام بن حوشب عن ابراھیم التیمی عن ابن عمر قال کان رسول اللہ یلبس قلنسوۃ بیضاء۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔[610]

یہ حدیث مبارکہ حسن ہے

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عزیزی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کو حسن کہا ہے۔[611]

امام ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

عن عائشۃ قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم قلنسوۃ بیضاء۔

---

609 (اخلاق النبی او آدابہ ذکر قلنسوتہ ج ۲ ص ۲۱۳ رقم الحدیث ۳۱۶ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

610 (اخلاق النبی او آدابہ ذکر قلنسوتہ ج ۲ ص ۲۰۵ رقم الحدیث ۳۱۲ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

611 (السراج المنیر ج ۴ ص ۱۱۲)

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سفید ٹوپی تھی۔[612]

امام ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ لکھتے ہیں:

وعن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم انه کان یلبس القلانس البیض المزرورات وذوات الاردان وعن ابن عمر وعن انس ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یلبس کمة بیضاء۔ وعن عائشة قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم قلنسوة بیضاء لاطئه یلبسها۔ وعنها قالت کان رداء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اربعة ازرع وشبراً فی ذراع وشبر۔[613]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

کان یلبس قلنسوة بیضاء۔

ترجمہ: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔[614]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

کان یلبس قلنسوة بیضاء لاطئة۔

ترجمہ: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سفید ٹوپی پہنتے تھے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سر مبارک پر جمی رہتی تھی۔[615]

حافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

---

612 (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲ جز ۴ ص ۱۳۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

613 (مختصر تاریخ دمشق ج ۱ ص ۲۲۴)

614 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ ص ۴۴۰ رقم الحدیث ۷۱۶۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۶۶ رقم الحدیث ۹۵۵۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

615 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ ص ۴۴۰ رقم الحدیث ۷۱۶۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۶۶ رقم الحدیث ۹۵۵۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

عن ابراھیم التیمی عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم کان یلبس قلنسوۃ بیضاء۔

ترجمہ: ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔[616]

غیر مقلد محمد عبد الرحمن ابن عبد الرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں:

قال العزیزی اسنادہ حسن۔

ترجمہ: امام عزیزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارکہ کی سند حسن ہے۔[617]

غیر مقلد محمد عبد الرحمن ابن عبد الرحیم مبارک پوری متوفی ۱۳۲۵ھ لکھتے ہیں:

وفی الجامع الصغیر بروایۃ الطبرانی عن ابن عمر قال کان یلبس قلنسوۃ بیضاء۔ قال العزیزی اسنادہ حسن۔[618]

حضور ﷺ سفر میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفھانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابن الباغندی ابن مصفی نا محمد بن خالد عن مفضل بن فضالۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن خالتہ عائشۃ رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم کان یلبس من القلانس فی السفر ذوات الآذان وفی الحضر المشمرۃ یعنی الشامیۃ۔

---

[616] (شعب الایمان للبیھقی ج۵ ص ۱۷۵ رقم الحدیث ۶۲۵۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد باب فی القلنسوۃ ج۵ ص ۱۲۱ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

[617] (تحفۃ الاحوذی ج۵ ص ۳۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[618] (تحفۃ الاحوذی ج ۵ ص ۳۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)، (عون المعبود شرح ابی داؤد ج ۱۱ ص ۸۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ سفر میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے اور حضر میں شامی ٹوپی پہنتے تھے۔[619]

علامہ عبد الرؤف مناوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

قال الحافظ العراقی فی شرح الترمذی واجود اسناد فی القلانس مارواہ ابو الشیخ عن عائشۃ کان یلبس القلانس فی السفر ذوات الآذان وفی الحضر المضمرۃ یعنی الشامیۃ وفیہ ندب العمائم فوق القلانس۔

ترجمہ: حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ شرح ترمذی میں فرماتے ہیں کہ ٹوپی کے بارے میں سب سے عمدہ اسناد وہ ہے جو ابو الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی ہے جس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان ہے کہ حضور ﷺ سفر میں کان والی ٹوپی پہنتے تھے اور حضر میں پتلی کی ہوئی یعنی شامی ٹوپی پہنتے تھے اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عمامہ ٹوپی کے اوپر باندھنا مستحب اور مندوب ہے۔[620]

امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الاصفہانی متوفی ۳۶۹ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن عمران بن الجنید نا احمد بن عیسی المقانعی وسلیمان بن داود السلال نا بشر بن یحیی المروزی نا سالم بن سالم عن العرزمی عن عطاء عن ابن عباس قال کان

---

[619] (اخلاق النبی او آدابہ ذکر قلنسوتہ ج ۲ ص ۲۰۹ رقم الحدیث ۳۱۴ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

[620] (فیض القدیر ج ۵ ص ۲۴۶ مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری مصر)

لرسول اللہ ثلاث قلانس قلنسوۃ بیضاء مصربۃ وقلنسوۃ برد حبرۃ وقلنسوۃ ذات الآذان یلبسھافی السفر وربما وضعھابین یدیہ اذا صلی۔[621]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

وقال لی مسدد حدثنا معتمر قال سمعت ابی قال رایت علی انس برنسا اصفر من خز۔

ترجمہ: سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ریشم اور اون کی بنی ہوئی زرد رنگ کی مخصوص ٹوپی دیکھی۔[622]

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ لکھتے ہیں:

عبدالرزاق عن الثوری عن الاعمش عن سعید بن عبداللہ بن ضرار قال رایت انس بن مالک اتی الخلاء ثم خرج وعلیہ قلنسوۃ بیضاء مزرورۃ فمسح علی القلنسوۃ وعلی جوربین لہ مرعزا اسودین ثم صلی قال الثوری والقلنسوۃ بمنزلۃ العمامۃ۔

ترجمہ: سعید بن عبد اللہ بن ضرار سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر نکلے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر بٹن لگی ہوئی سفید ٹوپی تھی تو آپ نے اپنی ٹوپی پر مسح کیا۔ امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ٹوپی بمنزلہ عمامہ ہے۔[623]

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ مسح علی قلنسوۃ۔

---

[621] (اخلاق النبی وآدابہ ذکر قلنسوتہ ج ۲ ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۳۱۵ مطبوعہ دار المسلم الریاض)

[622] (صحیح البخاری باب البرانس ج ۲ ص ۸۶۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

[623] (مصنف عبد الرزاق باب المسح علی القلنسوۃ ج ۱ ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۷۴۵ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک وہ ٹوپی پر مسح کرتے تھے۔[624]

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

عن اشعت عن ابیه ان ابا موسی رضی اللہ تعالیٰ عنه خرج من الخلاء وعلیه قلنسوة فمسح علیها۔

ترجمہ: حضرت اشعت اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت الخلاء سے باہر آئے اور انہوں نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی پھر انہوں نے اس ٹوپی پر مسح کیا۔[625]

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مصری سفید ٹوپی

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

عن عبداللہ بن سعید قال رایت علی علی بن الحسین رضی اللہ عنهما قلنسوة بیضاء مصریة۔

---

[624] (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام ذکر المسح علی العمامۃ ج ۱ ص ۵۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

[625] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۷۰ رقم الحدیث ۲۴۸۵۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما کو سفید مصری ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔[626]

حضرت زبیر ص کی چھجے والی ٹوپی

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا معاویة عن ھشام قال رایت علی ابن الزبیر قلنسوة لھا رب کان یستظل بھا اذا طاف بالبیت۔

ترجمہ: حضرت ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو ایک چھجے والی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا بسا اوقات وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت اس کا سایہ کر لیتے تھے۔[627]

خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی

حضرت صفیہ بنت نجدہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید ص کی ٹوپی میں حضور ﷺ کے چند موئے مبارک تھے۔ ایک دفعہ دوران جہاد وہ ٹوپی گر پڑی وہ اس کو لینے کے لئے تیزی سے دوڑے جبکہ اس معرکے میں بکثرت صحابہ کرام شہید ہوئے؟ اس پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

لم افعلھا بسبب القلنسوة بل لما تضمنته من شعره صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم لئلا اسلب برکتھا وتقع فی ایدی المشرکین۔

---

[626] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۹ رقم الحدیث ۲۴۸۵۵ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

[627] (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۹ رقم الحدیث ۲۴۸۵۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

ترجمہ: میں نے صرف ٹوپی کے حاصل کرنے کے لئے اتنی تگ و دو نہیں کی تھی بلکہ اس لئے کہ اس ٹوپی میں حضور ﷺ کے موئے مبارک تھے مجھے خوف ہوا کہ کہیں اس کی برکت سے محروم نہ ہو جاؤں اور دوسرا یہ کہ یہ کفار و مشرکین کے ہاتھ نہ لگ جائے۔ [628]

امام عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی متوفی ۲۰۷ھ لکھتے ہیں:

وقد اتیتک بالقلنسوۃ المبارکۃ التی تنصر بھا علی اعدائک۔

ترجمہ: میں آپ کے پاس مبارک ٹوپی لایا جس کے وسیلے سے دشمن پر مدد طلب کی جاتی ہے۔ [629]

امام محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ لکھتے ہیں:

فسبقتھم الی ناصیتہ فجعلتھا فی ھذہ قلنسوۃ فلم اھد قتالاً و ھی معی الا رزقت النصر۔

ترجمہ: یعنی میں نے بھی آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کا ایک بال حاصل کر کے اپنی ٹوپی میں محفوظ کر لیا۔ [630]

امام الاولیاء مشکل کشا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی مبارک

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن ابی حیان قال کانت قلنسوۃ علی لطیفۃ۔

---

628 (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ج ۲ ص ۶۱۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۳ ص ۷۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

629 (فتوح الشام جبلۃ یحارب خالداً ج ۱ ص ۲۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

630 (مستدرک للحاکم ج ۳ ص ۲۹۹)

ترجمہ: ابی حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی باریک تھی۔[631]

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

عن یزید بن الحارث بن بلال الفزاری قال رأیت علی علی قلنسوۃ بیضاء مصریۃ۔

ترجمہ: یزید بن الحارث بن بلال الفزاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر مصری سفید ٹوپی دیکھی۔[632]

امام زین العابدین رضی اللہ عنہما کی ٹوپی مبارک

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو بکر قال حدثنا وکیع عن عبداللہ بن سعید قال رأیت علی علی بن الحسین قلنسوۃ بیضاء مصریۃ۔

ترجمہ: یزید بن الحارث بن بلال الفزاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے سر پر مصری سفید ٹوپی دیکھی۔[633]

امام ابن العربی کا قول ٹوپی انبیاء اور صالحین کے لباس سے ہے

امام محمد بن عبد اللہ بن محمد المعروف بابن العربی متوفی ۵۴۳ھ لکھتے ہیں:

القلنسوۃ من لباس الانبیاء و الصالحین۔

ترجمہ: ٹوپی انبیاء اور صالحین کے لباس سے ہے۔[634]

---

631 (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۳۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)
632 (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۳۰ مطبوعہ دار صادر بیروت)
633 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۹ رقم الحدیث ۲۴۸۵۵ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)
634 (عارضۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی ج ۷ ص ۲۴۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

قال ابن العربی القلنسوة من لباس الانبیاء و الصالحین السالکین تصون الراس و تمکن یاع وھی من السنة۔

ترجمہ: امام ابن العربی بیان کرتے ہیں کہ ٹوپی انبیاء اور صالحین کے لباس سے ہے سر کی حفاظت کرتی ہے اور عمامہ کو جماتی ہے جو سنت ہے۔[635]

امام عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ عبد الرؤف مناوی مصری شافعی متوفی ۱۰۰۳ھ لکھتے ہیں:

و لا باس بلبس القلنسوة اللابطة بالراس و المرتفعة المضربة و غیرھا تحت العمامة و بلاعمامة لان ذلک کله جاء عن المصطفی۔

ترجمہ: سر سے لپٹی ہوئی ٹوپی اور بلند ٹوپی یا اس کے علاوہ کوئی اور ٹوپی عمامہ کے نیچے پہننے یا بغیر عمامہ کے پہننے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ یہ سب حضرت مصطفی ﷺ سے منقول ہے۔[636]

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ احمد قسطلانی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

و قد لبسه جماعة من الصحابة منهم ابو بکر الصدیق و ابن عباس و التابعین منهم ابن ابی لیلیٰ و غیرہ۔

ترجمہ: تحقیق حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت نے ٹوپی پہنی ہے جن میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں اور

---

[635] (فیض القدیر ج ۵ ص ۲۴۷ مطبوعہ المکتبة التجاریة الکبری مصر)

[636] (جمع الوسائل فی شرح الشمائل و بھامش شرح الشمائل للمناوی ج ۱ ص ۲۰۴ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

تابعین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے بھی یہ مخصوص ٹوپی پہنی ہے جن میں حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ہیں۔[637]

سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول

امام ناصر الدین ابی القاسم محمد بن یوسف السمرقندی متوفی ۵۵۶ھ لکھتے ہیں:

عن ابی حنیفۃ لا باس بلبس قلنسوۃ الثعالب۔

ترجمہ: امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لومڑی کی کھال کی ٹوپی پہننے میں کوئی حرج نہیں۔[638]

امام برہان الدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام برہان الدین متوفی ٦١٦ھ لکھتے ہیں:

انہ لا باس بلبس القلانیس فقد صح انہ کان لرسول اللہ علیہ السلام قلانیس یلبسھا۔

ترجمہ: ٹوپی پہننے میں کوئی حرج نہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ٹوپی پہنتے تھے۔[639]

امام فخر الدین اور زین الدین رحمہما اللہ کا قول

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ۷۴۳ھ اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں:

---

637 (ارشاد الساری ج۸ ص ٤٢٦ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

638 (الملتقط فی الفتاوی الحنفیۃ کتاب الآداب ص ٢٦٤ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

639 (المحیط البرھانی کتاب الاستحسان و الکراھیۃ الفصل العاشر فی اللبس ما یکرہ من ذلک وما لا یکرہ ج٦ جز ١١ ص ٤٧ مطبوعہ مطبوعہ المکتبۃ الغفاریۃ کانسی روڑ کوئٹہ)

ولا باس بلبس القلانس لما روی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان لہ قلانس یلبسھا وقد صح ذلک فی الذخیرۃ۔[640]

ملا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قول

ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں:

ولا باس بلبس القلانس وقد صح انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یلبسھا کذا فی الوجیز للکردری۔

ترجمہ: ٹوپی پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث صحیح ہے کہ نبی کریم ﷺ ٹوپی پہنتے تھے علامہ کردری نے وجیز میں اسی طرح لکھا ہے۔[641]

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ لکھتے ہیں:

وآں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم گاہ عمامہ بے کلاہ مے پوشد وگاہ با کلاہ کلاہ بے عمامہ۔

ترجمہ: حضور ﷺ کبھی ٹوپی کے ساتھ اور کبھی بغیر ٹوپی کے عمامہ پہنتے تھے اور کبھی بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنتے تھے۔[642]

---

640 (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج ۶ ص ۲۲۸۔۲۲۹ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)، (البحر الرائق ج ۸ ص ۴۸۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

641 (فتاوی عالمگیری کتاب الکراھیۃ باب اللبس مایکرہ من ذلک الباب التاسع فی اللبس مایکرہ من ذلک ومالا یکرہ ج ۵ ص ۴۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

642 (شرح سفر السعادۃ ص ۴۳۶ مطبوعہ منشی نول الکشور لکھنؤ)

ٹوپی پہننے کو مشرکوں کا شعار اور خلاف سنت کہنا بالکل غلط ہے

ان احادیث و آثار صحابہ اور اقوال فقہاء سے معلوم ہوا کہ ٹوپی پہننا بھی حضور ﷺ کی سنت مبارکہ ہے عمامہ شریف کی فضیلت اور درجہ اپنی جگہ پر ہے لیکن ٹوپی پہننے کو مشرکوں کا شعار اور خلاف سنت کہنا بالکل غلط ہے۔ بعض علماء نے ٹوپی پہننے کو خلاف سنت کہا ہے ہمارے نزدیک یہ درست نہیں۔

امام محب الدین ابی جعفر احمد بن عبد اللہ الطبری متوفی ۶۹۴ھ لکھتے ہیں:

ولبس القلانس من دون العمائم من ذی المشرکین۔[643]

اسی طرح ملا علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لم یروا انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله واصحابه وسلم لبس القلنسوة بغیر العمامة فیتعین ان یکون هذا ذی المشرکین۔

ترجمہ: یعنی ہرگز مروی نہیں کہ حضور ﷺ نے کبھی بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو معین ہوا کہ یہ کافروں کی وضع ہے۔[644]

نیز دوسری جگہ لکھتے ہیں:

هذا کله یدل علی فضیلة العمامة مطلقاً نعم مع القلنسوة افضل ولبسها وحدها مخالف للسنة کیف وهی ذی الکفرة وکذا المبتدقه فی بعض البلدان۔

---

643 (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج۳ ص ۱۲۳ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

644 (مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح والفصل الثانی من کتاب اللباس ج۸ ص ۲۵۰ مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان)

ترجمہ: ان سب سے عمامہ کی فضیلت مطلقاً ثابت ہوئی اگرچہ ٹوپی کے بغیر ہو ہاں ٹوپی کے ساتھ افضل ہے اور خالی ٹوپی خلاف سنت ہے اور کیونکر نہ ہو کہ یہ کافروں اور بعض بلاد میں اہل بدعت کی وضع ہے اور ٹوپی پر رومال اوڑھنا۔[645]

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کا جواب

امام محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ ملا علی رحمۃ اللہ علیہ (ان کے علاوہ اور علماء نے بھی یہ فرمایا ہے) کا صرف ٹوپی پہننے کو مشرکوں کا شعار اور خلاف سنت کہنا بالکل غلط ہے اولاً تو امام محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اپنا قول ہے نہ یہ کوئی قرآن کی آیت ہے نہ حدیث نہ کوئی صحابی کا فرمان ہے دوم اگر یہ خلاف سنت ہے تو پھر سنت کس کو کہتے ہیں کیا حضور ﷺ کے فعل مبارک کو سنت نہیں کہتے اور آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ٹوپی پہنتے تھے۔

دیکھئے امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن خالہ قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم فی الشتاء فوجدتہم یصلون فی البرانسی و الاکسیہ و ایدیہم فیہا رواہ الطبرانی فی الکبیر و جالہ موثقون۔

ترجمہ: کلیب کے والد اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سردیوں کے موسم میں حاضر ہوا۔ وہ سب ٹوپیاں پہنے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے اور چادر

[645] (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح و الفصل الثانی من کتاب اللباس ج ۸ ص ۲۵۰ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

اوڑھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ ان کی چادروں میں تھے۔ اس کو امام طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ [646]

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

قال الحسن كان القوم يسجدون على العمامة والقلنسوة ومداه في كمه۔

ترجمہ: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ قوم (یعنی صحابہ کرام ث) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔ [647]

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے تابعی اور جلیل القدر امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ٹوپی پہنتے تھے۔ قوم سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں فتح الباری میں امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقال الحسن كان القوم اي الصحابة كما سياتي بيانه۔

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

ووضع ابو اسحاق قلنسوة في الصلوة ورفعها۔

ترجمہ: ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے نماز میں اپنی ٹوپی کو رکھا اور اونچا کیا۔ [648]

اب بتائے کیا یہ سب خلاف سنت کر رہے تھے اور اس کے بعد کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ مشرکوں کا شعار ہے۔ اور جس حدیث سے استدلال کرتے ہیں وہ حدیث ضعیف ہے۔

امام سلیمان بن الاشعث ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

---

646 (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۲ ص ۱۵ مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت)

647 (صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۶ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)

648 (صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۶ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)

حدثناقتیبة بن سعید الثقفی ثنا محمد بن ربیعة ثنا ابو الحسن العسقلانی عن ابی جعفر بن محمد بن علی بن رکانة عن ابیه ان رکانة صارع النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم فصرعه النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم قال رکانة وسمعت النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم یقول ثم فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس۔

ترجمہ: امام ابو جعفر محمد بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کشتی لڑی نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں پچھاڑ دیا۔ میں نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے۔ (یعنی مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر)[649]

امام محمد بن عیسیٰ ابو عیسیٰ ترمذی ۲۷۹ھ اس روایت کے بعد لکھتے ہیں:

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب واسناده لیس بالقائم ولا نعرف ابا الحسن العسقلانی ولا ابن رکانة۔

ترجمہ: یعنی اس حدیث کی اسناد قائم نہیں اور ہم ابو الحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو جو اس حدیث کے راوی ہیں پہچانتے نہیں۔[650]

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ لکھتے ہیں:

محمد بن رکانة القرشی اسناده مجهول لا یعرف سماع بعضه من بعض۔[651]

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

---

649 (سنن ابی داؤد ج ۴ ص ۵۵ رقم الحدیث ۴۰۷۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند ابی یعلی ج ۳ ص ۵ رقم الحدیث ۱۴۱۲ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)، (طبرانی کبیر ج ۵ ص ۷۱ رقم الحدیث ۴۶۱۴ مطبوعہ مکتبة العلوم والحکم الموصل)، (غایة الاحکام فی احادیث الاحکام ج ۳ ص ۱۲۲ رقم الحدیث ۵۱۸۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

650 (سنن الترمذی باب العمائم علی القلانس ج ۴ ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۱۷۸۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

651 (التاریخ الکبیر ج ۱ ص ۸۲ برقم ۲۲۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

لم یصح حدیث ابن رکانۃ انفرد بہ ابو الحسن شیخ لا یدری من ھو؟ متنہ فرق ما بیننا و بین المشرکین العمائم علی القلانس۔[652]

فقیہہ اعظم ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب

فقیہہ اعظم ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کئی صاحبان تشدد کرتے ہیں کہ نماز میں سر پر ٹوپی اور عمامہ دونوں ہونے ضروری ہیں صرف عمامہ یا صرف ٹوپی سے نماز پڑھنا سخت ناپسند جانتے ہیں بلکہ بعض تو جھگڑے اور فساد پر اتر آتے ہیں حالانکہ یہ خیال اور استدلال صحیح نہیں۔

اولاً یہ حدیث اسناد کے لحاظ سے ضعیف اور کافی کمزور ہے اس کے دو راوی مجہول ہیں ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں و اسنادہ لیس بالقائم و لا نعرف ابا الحسن العسقلانی و لا ابن رکانۃ یعنی اس حدیث کی اسناد قائم نہیں اور ہم ابو الحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو جو اس حدیث کے راوی ہیں پہچانتے نہیں۔ وقد قررہ المولی العلی القاری فی شرح الشمائل ص ۱۲۶ جلد اول زرقانی علی المواھب ص ۱۴ جلد ۵ وزاد ومن ثم قال السخاوی ھو واہ یعنی امام سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بہت کمزور ہے۔ امام ذہبی میزان الاعتدال ص ۳۵۲ جلد ۳ میں ابن رکانہ اور ابو الحسن عسقلانی کو غیر معروف قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں لا یعرف (ابن رکانۃ) تفرد عنہ ابو الحسن العسقلانی فمن ابو الحسن الخ تقریب التہذیب ص ۵۷۹ میں ہے ابو جعفر (د ت) بن محمد بن رکانۃ مجھول نیز ص ۵۸۲ میں ہے ابو الحسن (د ت) العسقلانی مجھول تو ایسی کمزور اسناد والی حدیث سے اکیلی ٹوپی یا عمامے کا مکروہ ہونا ثابت نہیں ہو سکتا ہاں ٹوپی پر عمامے کا مستحسن ہونا ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر ترک استحسان مستلزم کراہت نہیں۔

---

[652] (میزان الاعتدال فی نقد الرجال ج ۶ ص ۱۴۵ برقم ۸۲۸ ۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ثانیاً یہ حدیث نماز کے ساتھ خاص نہیں اور نہ ہی اس میں نماز کا ذکر ہے بلکہ مطلقاً لباس سر کا بیان ہے لہٰذا ائمہ حدیث ترمذی ابو داؤد وغیر ہمانے اسے عام لباس کے بیان میں ذکر فرمایا ہے تو خارج نماز کے لئے بھی یہ اہتمام ضروری سمجھا جاتا کہ ہر وقت سر پر عمامہ بمع ٹوپی رہے حالانکہ یوں نہیں تو معلوم ہوا کہ مستحسن ہے۔

ثالثاً ٹوپی پر عمامہ کا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق بننا یہ تقاضا نہیں کرتا کہ اور کوئی فرق ہے ہی نہیں بلکہ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ ہر علامت اسلام ہی فرق ہے تو اگر اکیلی ٹوپی بھی کسی زمانے میں علامت اسلام بن جائے تو وہ بھی فرق بن جائے گی چنانچہ کافی مدت سے قادری ٹوپی اور ترکی ٹوپی علامت اسلام ہیں اور موجودہ دور میں جناح کیپ تو ایسی ٹوپی کا پہننا جبکہ علامت اسلام ہے اور فرق ہے تو اس حدیث کے منشا کے مخالف کیسے ہو سکتا ہے ہاں گاندھی ٹوپی وغیرہ جو شعار کفار ہیں وہ چونکہ علامت کفر ہیں لہٰذا ممنوع ہیں۔

رابعاً فرق و علامت اسلام جو اس حدیث کا اصل مقصود ہیں اس کا ہر وقت ظاہر کرنا ضروری نہیں کہ ترک مکروہ ہو کلمہ توحید جو بہت بڑا شعار اسلام ہے اس کا ہر وقت پڑھنا اور وہ بھی بلند آواز سے ضروری نہیں تو عمامہ بمع ٹوپی جیسا عمومی شعار ہر وقت قائم رکھنا کیونکر ضروری ہو اور جب ہر وقت ضروری نہیں تو نماز یا ہر نماز میں کیونکر ضروری ہو گا؟

خامساً خود نماز ہی اسلام کی ایسی زبردست علامت ہے کہ نمازی جب نماز پڑھ رہا ہو تو ہر ایک دیکھنے والا اسے مسلمان سمجھتا ہے وذا ممالا یخفی بحکم القرآن والاحادیث الکریمۃ قرآن کریم فرماتا ہے وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (الروم ۳۱) اور حدیث میں آیا بین العبد و بین الکفر ترک الصلوۃ تو اگر نمازی کے سر پر ٹوپی و عمامہ بھی ہو تو تب بھی روز روشن کی طرح وہ فرق واضح

ہوتا ہے تو اس لحاظ سے نماز کے باہر ٹوپی پر عمامے کا ہونا فرق کرنے کے لئے ہونا چاہیئے کہ نماز تو خود ہی فرق ہے حالانکہ یہ نہیں کہتے۔

سادساً و سابعاً ہو سکتا ہے کہ اس حدیث سے مراد یہ ہو کہ عمامہ ٹوپی پر پہننے کو جائز سمجھنا فرق ہے تو صرف یہ جائز سمجھنا ہی کافی ہوگا بالفعل پہننے کی ضرورت نہیں ہوگی یا یہ مراد ہو کہ اس خاص زمانِ اقدس میں فرق ہے۔ اور جب بعد میں اکیلی ٹوپی بھی فرق بن گئی تو وہ بھی کافی ہوگا کما قال مولانا علی القاری فی المرقاۃ ص۷ ۲۳ جلد ۲ تحت حدیث: خالفوا الیھود فانھم لا یصلون فی نعالھم نصہ او الادب فی زماننا عند عدم الیھود و النصاری او عدم اعتیارھما الخلع ثم بسنح لی ان معنی الحدیث خالفوا الیھود فی تجویز الصلوۃ مع النعال و الخفاف فانھم لا یصلون ای لا یجوزون الصلوۃ فیھما و لا یلزم منہ الفعل۔ اور ان وجوہ کی تائید ایک وجہ ثامن سے ہورھی ھے فاستمع بقلب شھید۔

ثامناً جواب دوم میں روز روشن کی طرح واضح کیا گیا ہے کہ محبوب مکرم ﷺ اکیلا عمامہ شریف اور اکیلی ٹوپی شریف پہنا کرتے تھے تو یہ بھی سنت بنی حالانکہ حضور پر نور ﷺ کی کوئی سنت بھی علامت کفر نہیں بن سکتی تو یہ کیسے علامت کفر یا ناجائز بن سکتے ہیں ہاں جو خاص ٹوپی یا کسی خاص شکل کا عمامہ شعار کفار بن جائے تو اس عارضے کے سبب اس کا استعمال ہمارے لئے ناجائز ہوگا جو اسی کے ساتھ خاص ہوگا لہٰذا ائمہ کرام و فقہائے عظام (جو معانی احادیث اچھی طرح سمجھتے ہیں اور آیات و احادیث سے ہی ہمارے مسائل کا استنباط کیا کرتے ہیں) نے کسی کتاب میں بھی یہ نہیں فرمایا کہ اکیلی ٹوپی یا اکیلا عمامہ پہن کر نماز مکروہ ہے اور نہ ہی یہ فرمایا کہ نماز میں عمامہ بمع ٹوپی پہننا ضروری ہے تو روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ اگر یہ حدیث حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الواقع ثابت ہے تو اس کا ہرگز ہرگز یہ منشا نہیں جو وہ صاحبان سمجھتے ہیں و ذلک مما لا ریب فیھا اصلاً بلکہ ہمارے ائمہ

ومشائخ عظام تصریح فرماتے ہیں کہ نماز کے لئے کامل درجے کا مستحب لباس یہ ہے کہ مرد قمیص تہبند، عمامہ میں پڑھے جو تین کپڑے ہیں۔ خلاصۃ الفتاویٰ ص ۴۳ جلد ۱ بدائع الصنائع ص ۲۱۹ جلد ۱ البحر الرائق ص ۲۵ جلد ۲ منیۃ المصلی اور غنیۃ المستملی ص ۳۴۳ فتاویٰ ہندیہ ص ۳۱ جلد ۱ الطحطاوی علی الدر ص ۲۷۰ جلد ۱ میں بالفاظ متقاربہ ہے **المستحب ان یصلی الرجل فی ثلاثۃ اثواب قمیص وازار وعمامۃ** بدائع الصنائع میں اضافہ فرمایا **کذا ذکرہ الفقیہ ابو جعفر الھندوانی فی غریب الروایۃ عن اصحابنا** اور یہ تاویل کہ عمامہ سے مراد ٹوپی پر عمامہ ہے محض غلط ہے کہ عمامہ کا معنی عمامہ بمع ٹوپی ہرگز نہیں نیز ٹوپی کے ساتھ کپڑے تین نہیں رہیں گے بلکہ چار بن جائیں گے تو واضح ہوا کہ اکیلے عمامہ کے ساتھ ستر سر کمال استحباب کے ساتھ حاصل ہو جاتا ہے تو اس سے بھی اور وضاحت ہوتی ہے کہ اس حدیث سے متشددین حضرات کا وہ استدلال محض غلط ہے اور یہ بھی واضح ہوا کہ جب اکیلا عمامہ مکروہ نہیں تو اکیلی ٹوپی بھی مکروہ نہیں ہو سکتی۔ **اذ لا فارق بینھما فی عدم کون العمامۃ علی القلنسوۃ** بلکہ ننگے سر کی بہ نسبت افضل و مستحسن ہے **کما مر التصریح بہ عن الدرر وغیرھما** مگر چونکہ عمامہ میں زینت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے تو وہ کامل مستحب ہوا پھر جب اکیلے عمامہ سے استحباب کامل حاصل ہو جاتا ہے تو اگر عمامہ ٹوپی پر ہو تو بطریق اولیٰ حاصل ہو گا کہ اس میں زینت مطلوبہ میں کمی ہرگز نہیں ہوتی اور اس حدیث کے ظاہری معنی پر بھی عمل ہو گا نیز یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ کامل مستحب کی نفی سے مطلق مستحب کی نفی نہیں ہوتی اور یہ کہ مستحب کا انتفاء مستلزم کراہت نہیں کہ مکروہ تنزیہی کے لئے بھی دلیل خاص کی ضرورت ہوتی ہے چہ جائیکہ تحریمی شامی ص ۶۱۱ جلد نمبر (۱) میں ہے **لا یلزم من ترک المستحب ثبوت الکراھۃ اذ لا بدلھا من دلیل خاص** نیز وہیں ہے **لان الکراھۃ حکم شرعی فلا بد لہ من دلیل**۔

و اللہ تعالٰی اعلم و صلی اللہ تعالٰی علی حبیبہ و الہ و صحبہ و بارک و سلم۔[653]

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اعتراض: آپ نے جو ٹوپی کے ثبوت پر دلائل پیش کیے ہیں ان میں ٹوپی کا اثبات تو ہے مگر عمامہ کی نفی کا ذکر نہیں اس لئے ان دلائل سے صرف ٹوپی کا اثبات درست نہیں۔

جواب: یہ اعتراض لغو ہے اس لئے ہمارے پیش کردہ دلائل میں صرف ٹوپی کا ثبوت موجود ہے۔

مختصراً چند دلائل دوبارہ ملاحظہ فرمائیں:

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

و کان یلبس القلانس تحت العمائم و بغیر عمامۃ۔

ترجمہ: حضور ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور بغیر عمامہ کے بھی (ٹوپی پہنتے تھے)۔[654]

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

کان یلبس القلانس تحت العمائم و بغیر العمائم۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عمامے کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے۔[655]

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

---

653 (فتاویٰ نوریہ ج ۱ ص ۵۰۶ تا ۵۰۹ ناشر دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور)

654 (اتحاف سادۃ المتقین کتاب آداب المعیشۃ و اخلاق النبوۃ ج ۸ ص ۲۵۴۔۲۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (سبل الھدیٰ و الرشاد ج ۷ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

655 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ ص ۴۴۰ رقم الحدیث ۱۲۸ ۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۶۵۔۳۶۶ رقم الحدیث ۹۵۴۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حدثنا ابو بکر قال حدثنا معاویۃ عن ھشام قال رایت علی ابن الزبیر قلنسوۃ لھا رب کان یستظل بھا اذا طاف بالبیت۔

ترجمہ: حضرت ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو ایک چھجے والی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا بسا اوقات وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت اس کا سایہ کر لیتے تھے۔[656]

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

ورفع راسہ حتی سقطت قلنسوۃ رسول اللہ او قلنسوۃ عمر ص۔

ترجمہ: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سر انور اتنا اوپر اٹھایا حتیٰ کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ٹوپی مبارک گر گئی یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔[657]

محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ لکھتے ہیں:

وکان یلبسھا ویلبس تحتھا القلنسوۃ وکان یلبس القلنسوۃ بغیر عمامۃ ویلبس العمامۃ بغیر قلنسوۃ۔

ترجمہ: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کو (یعنی عمامہ کو) باندھتے تھے اور اس کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور کبھی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے اور کبھی بغیر ٹوپی کے صرف عمامہ بھی زیب تن سر فرماتے تھے۔[658]

امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

---

656 (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۹ رقم الحدیث ۲۴۸۵۶ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

657 (مسند احمد ج ۱ ص ۲۳ رقم الحدیث ۱۵۰ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)

658 (زاد المعاد فصل فی ملابسہ ج ۱ ص ۱۳۵ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (سبل الھدی والرشاد ج ۷ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن خالہ قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم فی الشتاء فوجدتھم یصلون فی البرانسی و الاکسیہ و ایدیھم فیھا رواہ الطبرانی فی الکبیر و جالہ موثقون۔

ترجمہ: کلیب کے والد اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سردیوں کے موسم میں حاضر ہوا۔ وہ سب ٹوپیاں پہنے ہوئے نماز ادا کررہے تھے اور چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ ان کی چادروں میں تھے۔ اس کو امام طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہے۔[659]

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم و عن الزھری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم ان رجلاً سالہ ما یلبس المحرم؟ فقال لا یلبس القمیص و لا العمامۃ و لا السراویل و لا البرنس و لا ثوباً مسہ الورس او الزعفران فان لم یجد النعلین فلیلبس الخفین و لیقطعھما حتی یکونا تحت الکعبین۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضور ﷺ سے سوال کیا محرم کیا پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ قمیص نہ پہنے اور عمامہ نہ پہنے اور شلوار نہ پہنے اور نہ ٹوپی پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جس کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو پس اگر اس کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور ان کو کاٹ لے حتیٰ کہ وہ ٹخنوں کے نیچے ہو جائیں۔[660]

امام مسلم بن الحجاج متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

---

[659] (مجمع الزوائدومنبع الفوائد ج ۲ ص ۵۱ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

[660] (بخاری شریف ج ۱ ص ۲۰۹، ج ۲ ص ۸۶۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (مسند احمد ج ۲ ص ۶۳ رقم الحدیث ۵۳۰۸ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم لا تلبسوا القمیص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس۔۔۔۔[661]

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ٹوپی پہنتے تھے اور ٹوپی پہننے کا رواج عام تھا اس لئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے محرم کے لئے منع فرمایا۔ان دلائل کے علاوہ اور بہت سے دلائل موجود ہیں اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

آٹھواں باب
عمامہ شریف کا شرعی حکم

عمامہ شریف حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سنت متواترہ ہے۔

تاجدار بریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تاجدار بریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

661 (صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۳۴ رقم الحدیث ۱۱۷۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

عمامہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سنت متواترہ ہے جس کا تواتر یقیناً سر حد ضروریات دین تک پہنچا ہے۔[662]

نیز لکھتے ہیں:

اس کا انکار کس درجہ اشد واکبر ہو گا اس کا سنت ہونا متواتر ہے اور سنت متواترہ کا استخفاف کفر ہے۔ وجیز کردری پھر نہر الفائق پھر ردالمحتار میں ہے:

لو لم السنة حقا کفر لانہ استخفاف۔

ترجمہ: اگر کوئی شخص سنت کو حق و سچ نہیں جانتا تو اس نے کفر کیا کیونکہ یہ اس کا استخفاف ہے۔[663]

محدث کتانی رحمۃ اللہ علیہ

محدث کبیر سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

یوخذ من الاحادیث السابقة و اللاحقة ندبها بل وتاکدها اقتداء بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ولانها من شعار الاسلام والمسلمین ولما فیها من التمییز بیننا وبین الکفار ومن التجمل وقد ذکر صاحب محاضرة الاوائل عن بعض شراح الشمائل حدیث تعمموا تزدادوا جمالاً وتزداد تاکداً للصلاة وخصوصاً الجمعة ولحضور المساجد وخصوصاً المساجد الثلاثة ولحضور مجامع الناس وبعد ما ذکر الشیخ عبدالرؤف المناوی فی شرح الجامع انه یتاکد ندبها للصلاة قال ولا یعارضه حدیث ائتو المساجد حسرا ومعصبین لان القصد به اتیان المساجد للصلاة کیف کان وانه لا عذر فی التخلف عنها بفقد عمامة وان کان التعمم عند اسکانه وقال ایضاً فی شرح الشمائل ما نصه والعمامة سنة لا سیما

---

[662] (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۶ ص ۲۰۸ مطبوعہ رضا فاونڈیشن لاہور)

[663] (فتاویٰ البزازیة مع الفتاوی الهندیة نوع فی السنن من کتاب الصلوة ج ۴ ص ۲۸ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور)، (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۶ ص ۲۰۹۔۲۱۰ مطبوعہ رضا فاونڈیشن لاہور)

للصلاۃ و لقصد التجمل لاخبار کثیرۃ فیھا و اشتداد ضعیف کثیر منھا یجبرہ کثرۃ طرقھا وزعم وضع اکثرھا تساھل قال وتحصل السنۃ بکونھا علی الراس او قلنسوۃ تحتھا واختصرہ الباجوری فی شرحھا بقولہ والعمامۃ سنۃ لا سیما للصلاۃ ولقصد التجمل لاخبار کثیرۃ فیھا وتحصل السنۃ بکونھا علی الراس او علی قلنسوۃ تحتھا وقال العارف باللہ الخفی فی حاشیۃ الجامع الصغیر لبس العمامۃ سنۃ للتمییز بیننا وبین الکفار وتکون بقدر عادۃ اھل البلدہ وقال الھیتمی فی در الغمامۃ ھی سنۃ للصلاۃ ولقصد التجمل وان اوھم بعض العبادات خلاف ذلک الا ان یحمل علی من فعلھا لغیر ذلک فانہ یباح وقد یکرہ وقد یحرم کما یعلم مما یاتی وذلک للاحادیث الکثیرۃ فیھا ولا یضر ضعفھا وان اشتد فی کثیر منھا لان کثرۃ طرقھا یجبرہ ذلک وقول ابن الجوزی وغیرہ فی کثیر منھا انہ موضوع بالنسبۃ لطریق من تلک الطرق وھذا اولی ممن بالغ فی الرد علی ابن الجوزی وغیرہ فی ذلک وان عرف الاول بالتساھل الکثیر فی موضوعاتہ کما عرف ابو عبداللہ الحاکم فی مستدرکہ بالتساھل الکثیر فی الحکم بالصحۃ وانہ علی شرطھما او شرط احدھما مع کونہ اضعف الضعیف وقال فی تحفۃ المحتاج بشرح المنھاج ما نصہ وتسن العمامۃ للصلاۃ ولقصد التجمل للاحادیث الکثیرۃ فیھا واشتداد ضعف کثیر منھا یجبرہ کثرۃ طرقھا وزعم وضع کثیر منھا تساھل کما ھو عادۃ ابن الجوزی ھنا والحاکم فی التصحیح الا تری الی حدیث اعتموا تزدادوا حلماً حیث حکم ابن الجوزی بوضعہ والحاکم بصحتہ استرواحاً منھما علی عادتھما ویاتی عن ابن العربی انھا سنۃ المسلمین ای طریقتھم وزیھم وھیاتھم للمومن وعز للعرب وما کان بھذہ الاوصاف ینبغی ان یکون مطلوب اکید الطلب وقد اخرج ابن عساکر فی تاریخہ عن مالک قال لاینبغی ان تترک العمامۃ ولقد اعتممت ومافی وجھی شعرۃ وفی المدارک قال ابو مصعب سمعت مالکا یقول انی لا اذکر وما فی وجھی طاقۃ شعر وما منا احد یدخل المسجد الا معتما اجلالاً لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وفی شرح الشمائل لابن مخلص نقلا عن شرح الموطأ المسمی بالمختار الجامع بین المنتقی والاستذکار قال مالک العمۃ والاحتباء والانتعال من عمل العرب وکانت العمۃ قف اول

الاسلام ثم لم تزل حتی کان ھؤلاء القوم یعنی ولاہ بنی ھاشم فترکناھا خوفاً من خلافھم لانھم لم یلبسوھا ولم ادرک احداً من اھل الفضل الا وھم یعتمون وکنت اری فی حلقۃ ربیعۃ وھو شیخ مالک احدا وثلاثین رجلا معتمین وانا منھم وکان ربیعۃ لا یترکھا حتی تطلع الثریا وقال ربیعۃ انی لاجدھا ترید فی العقل وفی المدخل فی فضل اللباس ما نصہ وقد نقل عن مالک رحمہ اللہ انھم کانوا یعتمون حتی تطلع الثریا ومعنی ذلک ان طلوعھا انما یکون فی زمن الحر فیزیلونھا عن رؤسھم قال ومن فعل مثل ھذا فی ھذا الزمان کانہ ابتدع بدعۃ فی الدین حتی لنھم لیردون شھادتہ ویقعون فی حقہ بنسبتہ انہ داخل بہ لک فی جملۃ المولھین وانہ لیست لہ مرؤۃ بسبب ما ارتکت من ذلک فرجع فعل السلف جرحۃ فی حق من اقتدی بھم واللہ اعلم۔[664]

شیخ الحدیث محمد زکریا دیوبندی

شیخ الحدیث محمد زکریا دیوبندی لکھتے ہیں:

664 (الدعامۃ لمعرفۃ احکام سنۃ العمامۃ ذکر حکم الشارع فی لبسھا ص ۱۴ تا ۱۷ مطبوعہ مکتبۃ العلم الاسلامی شام الطبعۃ الاولی ۱۳۴۲ھ)

عمامہ کا باندھنا سنت مستمرہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے عمامہ باندھنے کا حکم بھی نقل کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ عمامہ باندھنا سنت ہے انہوں نے فرمایاہاں سنت ہے۔(عینی)ایک حدیث میں آیا ہے کہ عمامہ باندھا کرو عمامہ اسلام کا نشان ہے اور مسلمان اور کافر میں فرق کرنے والا ہے۔[665]

مصنف کا موقف

ہمارے علم اور تحقیق کے مطابق صحیح یہی ہے کہ عمامہ شریف واجب یا سنت موکدہ نہیں۔ ہمارے مطالعہ میں کسی محدث یا مستند فقیہ کا ایسا قول نہیں جنہوں نے عمامہ شریف کو واجب کہا ہو۔ اور بعض علماء جو سنت موکدہ کے قائل ہیں ان کے چند رسائل ہمارے سامنے ہیں انہوں نے بھی عمامہ کے سنت موکدہ ہونے پر کوئی دلیل ذکر نہیں کی۔ ایک عبارت علامہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیش کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے سنت موکدہ ثابت نہیں ہو سکتی یہ کوئی دلیل نہیں اور ان کا یہ قول بھی شملہ کے بارے میں ہے اور ان کتابوں میں خیانت کرکے عمامہ کے بارے میں لکھ دیا ہے دیکھئے ان رسالوں میں یہ عبارت اس طرح ہے:

ان العمامۃ سنۃ موکدۃ محفوظۃ لم یتر کھا الصلحاء۔

ترجمہ: عمامہ سنت موکدہ محفوظہ ہے جسے صلحاء نے ترک نہیں کیا۔(بیجوری)

جب کہ اصل عبارت یہ ہے:

و اشار بذلک الی انہ سنۃ موکدۃ محفوظۃ لم یتر کھا الصلحاء و بالجملۃ فقد جاء فی العذبۃ احادیث کثیرۃ ما بین صحیح و حسن۔

---

[665] (عینی)(شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی ص ۸۸ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

ترجمہ: یہ (شملہ لٹکانا) سنت موکدہ محفوظہ ہے صلحاء نے اس کو ترک نہیں فرمایا شملے کے بارے میں صحیح اور حسن روایتیں آئی ہیں۔ [666]

اور دوم اگر عمامہ شریف کو سنت موکدہ قرار دیا جائے تو ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے والا گنہگار ہوگا اس لیے کہ تارک سنت موکدہ قرار پائے گا جو درست نہیں اور اس کی نسبت معاذاللہ ثم معاذاللہ حضور ﷺ کی طرف بھی ہوگی اس لیے حضور ﷺ بھی ٹوپی پہنتے تھے جیسے کہ ہمارے فقہاء کرام رحمھم اللہ بیان کرتے ہیں۔

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ۷۴۳ھ اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں:

ولا باس بلبس القلانس لما روی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان لہ قلانس یلبسھا وقد صح ذلک فی الذخیرۃ۔

ترجمہ: ٹوپی پہننے میں حرج نہیں آپ ﷺ کی ٹوپیاں تھی۔ اسی طرح ذخیرہ میں ہے۔ [667]

ان کے علاوہ باقی دلائل آپ پہلے ٹوپی کے ثبوت میں ملاحظہ فرماچکے ہیں اور اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین کرام رحمھم اللہ بھی اس فتویٰ کی زد میں آئیں گے۔

جیسے کہ اس روایت میں ہے:

عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن خالہ قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فی الشتاء فوجدتھم یصلون فی البرانسی والاکسیہ وایدیھم فیھا رواہ الطبرانی فی الکبیر وجالہ موثقون۔

---

666 (المواہب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ للبیجوری ص ۱۰۱ فاروقی کتب خانہ ملتان)

667 (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج ۶ ص ۲۲۸۔ ۲۲۹ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)، (البحر الرائق ج ۸ ص ۴۸۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ترجمہ: کلیب کے والد اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سردیوں کے موسم میں حاضر ہوا۔ وہ سب ٹوپیاں پہنے ہوئے نماز ادا کررہے تھے اور چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ ان کی چادروں میں تھے۔ اس کو امام طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہے۔[668]

اب ان الفاظ پر غور فرمائیں یصلون فی البرانسی یعنی وہ سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ٹوپیاں پہنے ہوئے نماز ادا کررہے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں اور عمامہ شریف سنت موکدہ نہیں تاہم عمامہ شریف پہن کر نماز پڑھنے کا جو درجہ ہے وہ ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے میں نہیں۔ اور عمامہ شریف پہن کر نماز پڑھنے کا جو مقام و درجہ ہے وہ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں۔

محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

اس مسئلہ کے حرف آخر کے لئے ہم محدث ابویوسف محمد شریف کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک تحقیقی فتویٰ فیض احمد اویسی مدظلہ العالیٰ کی کتاب "ٹوپی اور نماز" سے پیش کرتے ہیں۔

محدث ابویوسف محمد شریف کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

۵ ذی الحج کے پرچے میں میں نے ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنے کے متعلق لکھا تھا کہ عمامہ احسن اور افضل ہے لیکن ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھانا بغیر کراہت درست ہے اگرچہ ترک اولیٰ ہے اور ترک اولیٰ مستلزم کراہت کو نہیں اس جواب پر میرے مکرم و معظم دوست جناب مولوی قاضی فضل احمد صاحب اور ہسایونی نے ۲۱ محرم مطابق ۱۵ اکتوبر کے الفقیہ میں تعاقب فرمایا ہے آپ نے مجھے ہدایت

---

668 (مجمع الزوائدومنبع الفوائد ج ۲ ص ۱ ۵ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

فرمائی ہے کہ میں اپنے فتوے میں بغور نظر ثانی کروں اور اس بحث میں قاضی صاحب موصوف اور محدث پیلی بھیتی کے مؤلفات کا مطالعہ کروں پس سنئے حسب ارشاد اپنے فتوے پر نظر ثانی کی اور قاضی صاحب کا رسالہ اور مولانا وصی احمد مرحوم کا رسالہ اور قاضی صاحب کا مضمون مندرجہ اخبار میں پڑھا مجھے کوئی ایسی روایت فقہ کی کسی معتبر کتاب کے حوالے سے نہ ملی جس میں ٹوپی کے ساتھ نماز کو پڑھنا مکروہ ہوتا ہو اگر ایسا ہوتا تو ضرور مکروہات نماز میں کوئی تو لکھتا سنئے کتب فقہ کے ابواب مکروہات نماز کو بغور دیکھا مگر ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنے کی کراہت کسی معتبر کتاب کے حوالے سے نہ ملی مکرمی جناب قاضی صاحب کی پیش کردہ آیات واحادیث وعبارات فقہاء سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو صرف یہی کہ عمامہ احسن افضل ہے جس کو ہم بھی مانتے ہیں اگرچہ جواب اتنا ہی کافی ہے لیکن ہم مزید توضیع کے لیے ذرا تفصیل کرتے ہیں۔

حضرات فقہاء علیہم الرحمۃ نے تین کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب لکھا ہے اور وہ تین کپڑے نہ تہبند، کرتا، دستار بیان کیے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہی تین کپڑے نماز کے مستحب ہونے کے لیے ضروری ہیں یا اس میں تغیر تبدل بھی ہوسکتا ہے، پس بجائے تہبند کے اگر کوئی پاجامہ پہنے یا بجائے کرتے کے کوئی شخص چادر اوپر لے لے یا چوغہ یا کوٹ یا انگرکھی کی پہن لے تو کیا اس کی نماز بسبب ترک ازار یا ترک قمیص جو مستحب کپڑے تھے مکروہ ہوگی؟

خود قاضی صاحب نے منیہ کی عبارت کے ترجمہ میں ازار کی جگہ پاجامہ کی بھی اجازت لکھی ہے اور مولانا وصی احمد مرحوم نے بھی منیہ ص ۳۴۹ کے حاشیہ میں سراویل لکھا ہے جس سے معلوم ہوا کہ بجائے ازار کے اگر سراویل ہو تو بھی استحباب ادا ہوجاتا ہے صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے جواب میں فرمایا:

(صلی رجل فی ازار ورداء او وقمیص فی ازار وقباء فی سراویل ورداء فی سراویل وقمیص الحدیث)۔

جس سے معلوم ہوا کہ بجائے ازار اگر پاجامہ ہو اور بجائے قمیص چادر یا قبا تو بھی ہو سکتا ہے۔

علامہ عینی شرح صحیح بخاری کے ص ۲۳۵ ج ۲ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

ولم یقصد بذلک العدد الحصر بل الحق بذلک ما یقوم مقامه۔

یعنی اس عدد میں حضرت عمرص نے حصر کا قصد نہیں کیا بلکہ جو کپڑا جس کپڑے کے قائم مقام ہوا اس کو اس کے ساتھ ملحق فرمایا۔ مولانا وصی احمد مرحوم شرح منیہ کے ص ۳۴۹ میں تحفہ اور بدائع سے نقل کرتے ہیں اما المستحب فھو ان یصلی فی ثلثة اثواب ازار ورداء وعمامة پھر آگے فرماتے ہیں وقال محمد ان المستحب للرجل ان یصلی فی ثوبین ازار ورداء یعنی مستحب ہے کہ تین کپڑوں میں تہبند اور چادر پگڑی میں نماز پڑھے کہا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے دو کپڑوں میں نماز مستحب ہے چادر اور تہبند میں اس سے بھی معلوم ہوا کہ بجائے قمیص چادر ہو تو یہی مستحب ادا ہو جاتا ہے تو ثابت ہو گیا کہ یہ جو فقہاء نے تہبند کرتا اور پگڑی کے ساتھ نماز پڑھنا مستحب لکھا ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ضرور یہی کپڑے ہوں بلکہ ان کے قائم مقام اگر دوسرے کپڑے بھی ہوں تو استحباب ادا ہو جاتا ہے ازار ہو یا اس کی جگہ پاجامہ، کرتا ہو یا اس کی جگہ چادر، قبا ہو پس اس طرح پگڑی ہو یا اس کی جگہ ٹوپی ہو یا چادر سے ہر صورت میں نماز بلا کراہت ادا ہو جائے گی۔

یہی وجہ ہے کہ حضرات فقہاء علیہم الرحمۃ نے تمام بدن کو ڈھانک کر ایک کپڑے سے نماز پڑھنا بھی جائز بلا کراہت لکھا ہے۔

چنانچہ بحر الرائق ص ۲۵ جلد ۲ میں ہے:

الخلاصة وغیرھا لاباس ان یصلی الرجل فی ثوب واحد متوشحاًبه جمیع بدنه ویوم کذلک والمستحب ان یصلی الرجل فی ثلثة اثواب قمیص وازار وعمامة اما لو صلی فی ثوب واحدمتوشحابه جمیع بدنه کاازار المیت تجوز صلاته من غیر کراهة انهتی۔

یعنی ایک کپڑے میں سارا بدن ڈھانک کر نماز پڑھنا اور پڑھانا بغیر کراہت جائز ہے اس عبارت کے متعلق قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ کلمہ ویوم کذلک غالباً بحر الرائق میں بھی نہ ہو میں کہتا ہوں بحر الرائق میرے پاس موجود ہے ص ۲۸ ج ۲ میں یہ عبارت بعینہ دیکھ سکتے ہیں۔

مولانا وصی احمد شرح منیہ کے ص ۳۴۸ میں ابن امیر الحاج کے حوالے سے ازار کے متعلق لکھتے ہیں:

اما لو کان طویلا یمکن التوشیح به بر وصبلی او صلی فی قمیص واحد جازت صلاته من غیر کراهة کما مر حوابه و دلت علیه السنة انتهی۔

یعنی اگر ازار اتنا لمبا ہو کہ اس سے بدن ڈھانپا جا سکے یا ایک ہی قمیص میں نماز پڑھے تو نماز بلا کراہت جائز ہے جیسے کہ فقہاء نے تصریح کی اور سنت نے اس پر دلالت کی اس طرح عالمگیری ص ۴۵ ج ۱ جواز بلا کراہت کی تصریح ہے اس طرح کبیری شرح منیہ ص ۳۴۷ میں ہے لیکن صاحب کبیری نے قاضی صاحب کی دو باتوں کا جواب یہی دے دیا ہے قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک کپڑے میں نماز کی اجازت کپڑا نہ ملنے کی وجہ سے ہے دوسری یہ کہ مستحب کے ترک سے کراہت پیدا ہوتی ہے۔

صاحب کبیری فرماتے ہیں:

ولو صلی فی ثوب واحد متوسحابه جمیع بدنه کما یفعله القصار فی المقصرة جاز فی المقصرة جاز من غیر کراهة مع تیسر وجود الطائر الذائد ولکن فیه ترک استحباب انتهی۔

یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز بدن ڈھانپ کر باوجود میسر ہونے پاک کپڑے زائد کے نماز پڑھ لے تو جائز بلا کراہت ہے لیکن اس میں مستحب کا ترک ہے تو معلوم ہوا کہ ترک مستحب سے کراہت لازم نہیں آتی کیونکہ ایک کپڑے میں سارا بدن ڈھانپ کر نماز پڑھ لینا ترک مستحب ہے مگر مکروہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ حکم لاچاری کی حالت کا نہیں کیونکہ بوقت میسر ہونے زائد کپڑے کے جواز بلا کراہت ہے۔

علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں:

یستحب ان یصلی الرجل فی ثلثة اثواب قمیص ازار وعمامة۔

ترجمہ: مستحب یہ ہے کہ آدمی تین کپڑوں میں نماز پڑھے قمیص ازار اور عمامہ۔[669]

یہی وجہ ہے کہ حضرات فقہاء علیہم الرحمۃ نے تصریح کی ہے کہ اگر پگڑی ایسی باندھی کہ سر کی چوٹی ننگی ہو تو مکروہ ہو گی دیکھو بحر الرائق ص ۲۳ ج ۲ اور عالمگیری ج ۱ ص ۸۵ تو اب دیکھیے پگڑی باندھے ہوئے بھی نماز مکروہ ہوئی۔

اس لیے کہ وسط سر ننگا ہے پس چاہیئے کہ ازروئے تکاسل ننگے سر نماز نہ پڑھے پگڑی سے یا ٹوپی وغیرہ سے ڈھانک لے۔

اور یہی وجہ ہے کہ حضرات فقہاء علیہم الرحمۃ نے تصریح کی ہے کہ اگر کسی کے سر سے نماز پڑھتے ہوئے ٹوپی اتر جائے تو وہ پھر رکھ لے کیونکہ اگر نہ رکھے گا تو سر ننگا رہے گا اور نماز مکروہ ہو گی اور اگر رکھ لے گا تو کراہت سے بچ جائے گا۔

در مختار میں ہے:

ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل۔

---

669 (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۱۹ مطبوعہ مصر)

یعنی اگر ٹوپی گر جائے تو اس کا پھر سر پر رکھ لینا افضل ہے پس اگر ٹوپی سے نماز پڑھنا مکروہ ہوتا تو فقہاء پھر رکھ لینے کی کیوں اجازت دیتے۔

علاوہ اس کے مولانا وصی احمد مرحوم نے شرح منیہ ص ۳۴۹ میں مستحب لباس کے بیان میں ازار ورداء وعمامۃ او نحوھا فرمایا ہے کہ پھر اسی صفحہ میں ونحوھا کی تفسیر ای القلنسوۃ کے ساتھ فرمائی ہے تو مولانا کی اس تصریح سے معلوم ہوا کہ ٹوپی مثل عمامہ کے ہے☆۔فثبت ما قلنا۔

نیز ثواب مستحبہ کے بیان میں عمامہ سے مراد کل مایعطی الراس ہے اور ٹوپی کو بھی شامل ہے جیسے کہ حدیث شریف میں محرم کو عمامہ پہننے کی ممانعت ہے تو اس کی شرح میں ملا علی قاری شرح سنہ کے ص ۱۴ میں لکھتے ہیں:

المراد بھاھنا کل یایغطی۔

یعنی اس جگہ عمامہ سے مراد ہر وہ چیز ہے جو سر کو ڈھانک لے۔

فلیکن المراد بھا فیما نحن فیہ کذلک۔

تو اس تحقیق سے ثابت ہو گیا کہ ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا پڑھانا جائز بلا کراہت ہے۔

کتب حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا بعض اوقات ٹوپی بمنزلہ عمامہ ہے۔

حاشیہ ☆

یہاں پر محدث ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ فرمایا کہ ٹوپی منزلہ عمامہ ہے۔

اس کا ثبوت امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بھی ہے۔

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ لکھتے ہیں:

قال الثوری و القلنسوۃ بمنزلۃ یاع۔

ترجمہ: امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ٹوپی بمنزلہ عمامہ ہے۔[670]

زائد کپڑے موجود ہوتے ہوئے بھی ایک کپڑے میں بدن شریف ڈھانپ کر نماز پڑھی اور پڑھائی اس طرح صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم و جابر و خالد ث نے زائد کپڑے ہوتے ہوئے ایک کپڑے سے نماز پڑھی اور پڑھائی دیکھو شرح سنہ للقاری صفحہ ۸۷۔۸۸ یز جمہور صحابہ و تابعین وفقہاء محدثین خصوصاً امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ایک کپڑے سے نماز جائز ہے کماحققہ العینی فی شرح الصحیح للبخاری تو ٹوپی سر پہ ہوتے ہوئے نماز پڑھنا پڑھانا کس طرح مکروہ ہو سکتا ہے۔

نیز حالت احرام میں جو باالاتفاق بغیر عمامہ نماز پڑھنے پڑھانے کا حکم ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ بغیر عمامہ کے نماز مکروہ نہیں ہوتی۔ اگر مکروہ ہوتی تو حالت احرام میں ننگے سر اس لیے مکروہ نہیں کہ وہاں نیت تذلل وانکساری ہے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔[671]

بعض علماء اہل سنت کا موقف

تقریباً جمہور کا مذہب اس مسئلہ میں یہی ہے جو ہم نے بیان کیا تاہم ان کے علاوہ ہمارے بعض مستند علماء اہل سنت کا موقف اس مسئلہ میں یہ ہے کہ عمامہ شریف پہننا سنت موکدہ ہے ان میں حضرت مولانا قاضی فضل احمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر طریقت رہبر شریعت پیر سیف الرحمن مبارک مدظلہ العالی اور ان کے مریدین خصوصاً مناظر اہل سنت پیر احمد علی شاہ سیفی مدظلہ العالی کے

[670] (مصنف عبد الرزاق باب المسح علی القلنسوۃ ج ۱ ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۷۴۵ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

[671] (ٹوپی اور نماز ص ۱۵ تا ۲۰ مطبوعہ قطب مدینہ پبلشرز کھارادر کراچی)

نزدیک عمامہ شریف پہننا سنت موکدہ ہے اسی طرح محدث ومفتی اعظم صوبہ سرحد حضرت شائستہ گل رحمۃ اللہ علیہ مولوی سخی داد خوستی دیوبندی (رسالہ کا نام دپٹکی شرعی احکام مطبوعہ مکتبہ حقانیہ افغانستان) اور ان کے علاوہ اور بہت سے علماء کے نزدیک عمامہ شریف کا پہننا سنت موکدہ ہے۔

★.......★

نواں باب
عمامہ شریف کے بعض اہم فقہی مسائل

مسئلہ اعتجار کی صحیح تحقیق

(۱) مسئلہ: مسئلہ اعتجار کی صحیح تحقیق

بعض علماء نے یہ مشہور کیا ہے کہ عمامہ کو اس طرح باندھنا کہ ٹوپی کے بالائی حصہ کو کھلا رکھے یہ اعتجار کہلاتا ہے اور اعتجار کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے اس لیے فقہاء کرام رحمہم اللہ نے جتنی بھی اعتجار کی تعریفات کی ہیں ان میں ٹوپی کا ذکر نہیں فقہاء کرام رحمہم اللہ جب اعتجار کی تعریف کرتے ہیں تو رأس کے الفاظ لکھتے ہیں قلنسوۃ کے الفاظ نہیں۔

امام علی بن محمود بن سعود الخزاعی متوفی ۷۸۹ھ لکھتے ہیں:

الاعتجار لف العمامة على رأس۔[672]

راس اور قلنسوۃ میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور اس مسئلہ پر مفتی سید شاہ حسین گردیزی نے ایک بہترین تحقیقی رسالہ "احسن الاختیار فی کیفیۃ الاعتجار" تصنیف فرمایا ہے فقیر اسی رسالہ سے چند دلائل پیش کرتا ہے۔

---

[672] (تخریج الدلالات السمعیۃ ص ۳۸۳ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت)

امام عبد الرشید بن ابی حنیفہ متوفی ۵۴۰ھ لکھتے ہیں:

و تفسیر الاعتجار تکلموا فیه عن محمد رحمه اللہ تعالی ان المعتجر هو المتنقب بعمامته وهو الذی غطی انفه و ذلک مکروه لانه تشبه بالنساء وقال بعضهم انه یشد حوالی راسه بالمندیل ویترک وسطه مکشوفا کهیئة الاشرار وذلک مکروه لانه تشبه باهل الکتاب وهو مکروه خارج الصلاة ففیها اولی۔

ترجمہ: اعتجار کی تفسیر میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں معتجر نقاب باندھنے والا جو اپنی ناک چھپائے یہ مکروہ ہے عورتوں سے مشابہت کی وجہ سے۔ بعض نے کہا کہ سر کے ارد گرد عمامہ ہو اور کھوپڑی کھلی ہو شریر لوگوں کی طرح یہ اہل کتاب سے مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے اور وہ نماز سے خارج مکروہ ہے تو نماز میں زیادہ مکروہ ہے۔[673]

استاد محترم محقق العصر فخر اہل سنت مفتی سید شاہ حسین گردیزی مد ظلہ العالی لکھتے ہیں:

تیسری صدی ہجری میں قاضی فخر الدین حسن خان اوزجندی قدس سرہ فقہ حنفیہ کے ایک بڑے روشن دماغ مجتہد فقیہہ گزرے ہیں جنھوں نے اس مسئلہ پر توجہ کی اور ایک اجتہادی فیصلہ کیا جسے بعد میں آنے والے فقہاء کرام نے نہ صرف قبول کیا بلکہ اسے مزید آگے بڑھایا چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

یکره الاعتجار وهو ان یشد راسه بالمندیل وینزک وسط راسه۔

ترجمہ: اعتجار مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ سر کو رومال سے باندھ لینا اور سر کا درمیانی حصہ کھلا چھوڑ دینا۔

---

673 (فتاوی الولوجیه کتاب الطهارة الفصل الحادی عشر فی الافعال الواجبة بالنذر الخ الفصل ج ۱ ص ۱۳۰ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

حضرت قاضی اوز جندی کے عہد میں اوباش و اشرار لوگوں کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ رومال سر کے ارد گرد لپیٹ لیتے اور درمیان کے بالوں کو ننگا اور کھلا چھوڑ دیتے تھے حضرت قاضی اوز جندی نے رومال کے اس طرح کے استعمال کو اعتجار قرار دے کر اسے نماز میں مکروہ قرار دیا۔

اسی مسئلہ کو شیخ طاہر بخاری اس طرح لکھتے ہیں:

یکرہ ان یصلی وھو معتجر وھو ان یشد العمامۃ حول راسہ ویدع ھامتہ کما یفعلہ الشطار۔

ترجمہ: اعتجار کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ سر کے ارد گرد عمامہ باندھ لینا اور چوٹی کو کھلا چھوڑ دینا ہے جیسا کہ آوارہ لوگ کرتے ہیں۔ [674]

اس عبارت میں شیخ بخاری نے لکھا ہے کہ اعتجار کی حالت میں نماز کی ادائیگی مکروہ ہے اور اعتجار کی وضاحت میں لکھا ہے کہ سر کے ارد گرد عمامہ باندھ لیں اور درمیانی حصہ کو کھلا چھوڑ دیں اور مزید اس کی وجہ کراہت کی بھی صراحت کر دی کہ جیسا اشرار اور آوارہ لوگوں کا طریقہ ہے لیکن مندیل یعنی رومال کے بجائے عمامہ کا کلمہ استعمال کیا اور اعتجار کو اہل فسق وفساد کا طریقہ قرار دیا یعنی اس صورت استعمال میں خرابی اور برائی اہل فسق وفساد کے اختیار کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی اس لئے اسے اعتجار قرار دیا گیا اور عبادت کا تقاضا ہے کہ عاجزی وانکساری اور **الذین انعمت علیھم** کا طریقہ اور وضع و قطع اختیار کی جائے۔ [675]

خلاصہ کلام: یہ ہے کہ کسی روایت و قول فقیہ میں موجود نہیں کہ اوپر ٹوپی کو بھی ڈھانپا جائے بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے متعلق حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت

---

674 (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۵۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

675 (احسن الاختیار فی کیفیۃ الاعتجار ص ۶۔۷ مطبوعہ دار العلوم مہریہ گلشن اقبال کراچی)

کیا گیا کہ آپ کس طرح دستار باندھتے تھے تو فرمایا حضور ﷺ سر پر گولائی میں دستار باندھتے دو کندھوں کے درمیان شملہ رکھتے اور دوسرے سرے کو سر کی پچھلی جانب دستار میں اڑستے تھے۔

معلوم ہوا کہ اس طرح عمامہ باندھنا کہ ٹوپی پر عمامہ کے پیچ نہ آئے تو یہ عمامہ سنت کے مطابق ہے اور نہ یہ اعتجار ہے۔

صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مسئلہ ۵۶۰: نماز اعتجار ٹوپی کی عدم میں مکروہ تحریمی ہے یا مطلق اعتجار مکروہ تحریمی ہے۔

الجواب: اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہو رہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اسی صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔[676]

فقیہ اعظم محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

فقیہ اعظم ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی بصیرپوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اعتجار کی تعریف، کیا وسط سر میں ایک پیچ کا آنا ضروری ہے حالانکہ اکثر دیکھا ہے کہ عین سر کے وسط میں سے خالی جگہ چھوڑدی جاتی ہے اور ٹوپی نظر آرہی ہوتی ہے۔ (حلقہ کی صورت میں)

احقر شاہ محمد قصوری (چشتی) خطیب شاہ عالمی مارکیٹ لاہور۔

الجواب

اعتجار کی دو تعریفیں کتب فقہ میں ہیں فتاویٰ عالمگیریہ ج ا ص ۵۵ میں ہے:

هو ان یکور عمامة ویترک وسط راسه مکشوفا کذافی التبیین۔

---

[676] (فتاویٰ امجدیہ جلد اول ص ۱۹۹ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

یعنی درمیان سے سر ننگا چھوڑدے زیادہ کتابوں میں یہی تعریف ہے مراقی الفلاح ص ۲۱۰ طبع مع الطحطاویہ میں "قیل" کے ساتھ ہے:

ان ینتقب بعمامته فیغطی انفه۔

مگر یہ کہیں کسی تعریف میں نہیں دیکھا کہ وسط میں ایک پیچ اعتجار سے بچنے کے لئے ضروری ہے حالانکہ پیچ کے علاوہ بھی عمامہ سے سر کا درمیانہ حصہ چھپ سکتا ہے اور نہ یہ کہیں دیکھا ہے کہ ٹوپی کا چھپانا بھی ضروری ہے اور وہ بھی عمامہ سے ہی ہو اور نہ یہ کہیں دیکھا کہ ٹوپی سے وسط سر کا چھپانا کافی نہیں۔ و اللہ اعلم

حررہ: الفقیر ابو الخیر محمد نور اللہ النعیمی غفرلہ۔

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ [677]

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور کا فتویٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الطیف صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

(دار الافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور)

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں اعتجار کی مکمل تعریف کیا ہے؟

کیونکہ علماء کرام نے کتابوں میں علیحدہ علیحدہ تعریفیں نقل کی ہیں۔

---

677 (فتاویٰ نوریہ ج۳ ص ۵۸۸۔ ۵۸۹ مطبوعہ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ)

(۱) حضرت علامہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۳۷ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی پر فرماتے ہیں۔

اعتجار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔[678]

(۲) نیز حضرت صدر الشریعہ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہور زمانہ فتاویٰ امجدیہ جلد اول ص ۱۹۹ (مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی) پر فرماتے ہیں:

مسئلہ ۲۷۰: نماز میں امامت کی حالت میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ ٹوپی پر ایک چھوٹا سا کپڑا لپیٹ لیا جاتا ہے اس کی کیا اصلیت ہے؟

الجواب: تین پیچ اگر اس کپڑے سے لپیٹے جائیں تو عمامہ کے حکم میں ہے ورنہ کچھ نہیں۔

اس مسئلے کے جواب کے حاشیہ پر نائب مفتی اعظم ہند مولانا شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ صاحب شارح بخاری فرماتے ہیں:

بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ ٹوپی کے کنارے کپڑا لپیٹ لیتے ہیں اور پوری ٹوپی کھلی رہتی ہے یہ اعتجار ہے اس طرح نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

نور الایضاح اور اس کی شرح مراقی الفلاح میں ہے:

ویکرہ الاعتجار وھو شد الراس بالمندیل او تکویر عمامتہ علی راسہ ترک وسطھا مکشوفا۔

---

678 (بحوالہ درمختار ص ۶۱۰۔۶۱۱ جلد ۱ عالمگیری ص ۱۰۶۔۱۰۷ جلد ۱)

اس کے تحت طحطاوی میں ہے:

ای نصا العمامته حول الراس و ابداء العمامته فقوله وترک و سطها راجع الی تفسیر الشرح ایضا المراد انه مکشوف عن العمامته لا مکشوف اصلا لانه فعل مالا یفعل و اللہ اعلم۔

(۳) لیکن اسی فتاویٰ امجدی جلد اول ص ۳۹۹ پر راقم فتاویٰ نے اعتجار کی تعریف یوں فرمائی:

مسئلہ ۵۶۰: نماز اعتجار ٹوپی کی عدم میں مکروہ تحریمی ہے یا مطلق اعتجار مکروہ تحریمی ہے۔

الجواب: اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہو رہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اسی صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔

(۴) حضرت علامہ مفتی نور اللہ صاحب نعیمی بصیر پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ نوریہ جلد سوم ص ۴۲۱ تا ۴۲۲ میں فرماتے ہیں:[679]

مسئلہ: اعتجار کی تعریف، کیا وسط سر میں ایک پیچ کا آنا ضروری ہے حالانکہ اکثر دیکھا ہے کہ عین سر کے وسط میں سے خالی جگہ چھوڑدی جاتی ہے اور ٹوپی نظر آرہی ہوتی ہے۔ (حلقہ کی صورت میں)

الجواب: اعتجار کی دو تعریفیں کتب فقہ میں ہیں فتاویٰ عالمگیریہ ج ۱ ص ۵۵ میں ہے:

ھو ان یکور عمامۃ ویترک وسط راسه مکشوفا کذافی التبیین۔

یعنی درمیان سے سر ننگا چھوڑدے زیادہ کتابوں میں یہی تعریف ہے مراقی الفلاح ص ۲۱۰ طبع مع الطحطاویہ میں "قیل" کے ساتھ ہے:

ان ینتقب بعمامته فیغطی انفه۔

---

[679] (مطبوعہ انجمن حزب الرحمن بصیر پور اوکاڑہ)

مگر یہ کہیں کسی تعریف میں نہیں دیکھا کہ وسط میں ایک پیچ اعتجار سے بچنے کے لئے ضروری ہے حالانکہ پیچ کے علاوہ بھی عمامہ سے سر کا درمیانہ حصہ چھپ سکتا ہے اور نہ یہ کہیں دیکھا ہے کہ ٹوپی کا چھپانا بھی ضروری ہے اور وہ بھی عمامہ سے ہی ہو اور نہ یہ کہیں دیکھا کہ ٹوپی سے وسط سر کا چھپانا کافی نہیں۔ و اللہ اعلم

آپ کے جواب کا جلد انتظار رہے گا اور سوالنامہ بھی ساتھ روانہ فرمائیں۔

شکریہ

عبد الکریم قادری

الجواب هو الموافق للصواب

حضرت مولانا شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ کے سوا تمام علماء سلف و خلف حضرت مولانا امجدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہار شریعت اور فتاویٰ امجدیہ میں اعتجار کے بارے میں جو صراحت کی ہے اس میں کسی تاویل اور نظر کی گنجائش نہیں (پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے بہار شریعت کی اس عبارت میں سر پر کہا گیا۔ بیچ میں ٹوپی پر نہیں کہا گیا۔ اس طرح فتاویٰ امجدیہ کی عبارت (اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہوتا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اس صورت میں ہوتا ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو اس عبارت میں کتنی صراحت ہے اس میں اعتراض کی کیا گنجائش ہے۔ حضرت مولانا نور اللہ صاحب رحمۃ اللہ ونور مرقدہ کے فتاویٰ نوریہ جلد سوم ص ۴۲۱ کی عبارت (کہ سر کا درمیانی حصہ عمامہ سے کھلا رہے اگر عمامہ کے نیچے ٹوپی ہو تو اعتجار نہیں ٹوپی کے وسط کو عمامہ کے پیچ سے ڈھکنا ضروری نہیں) کتنی صراحت ہے کہ اعتجار سر کے درمیان کو عمامہ سے ننگا رکھنا ہے اگر عمامہ کے نیچے ٹوپی ہو تو اس کا

عمامہ کے پیچ سے درمیان میں ننگا رکھنے میں اعتجار نہیں ہے۔ پھر ان حضرات نے اپنی تائید میں عالمگیری کی عبارت جلد اول ص ١٠٦ پیش کی:

قوله الاعتجار نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم عنه وهو شد الراس او تكوير عمامته على راسه وترك وسطه مكشوفا۔

اس عبارت میں بھی سر کے درمیان کو کھلا رکھنا ہے ٹوپی کے درمیان کو کھلا رکھنا مذکور نہیں۔

اسی طرح نور الایضاح وشرح مراقی الفلاح میں ہے:

يكره الاعتجار و هو شد الراس بالمنديل وتكوير عمامته على راسه وترك وسطها مكشوفا۔

خط کشیدہ عبارت میں سر پر عمامہ لپیٹنا اور اس کے وسط کو کھلا رکھنے کو اعتجار کہا گیا۔ ٹوپی کے وسط کا ذکر نہیں۔

طحطاوی کی عبارت بھی علامہ شریف الحق رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کی تائید نہیں کرتی جو یہ ہے:

اى لف العمامته بو الراس ابداء العمامته۔

یعنی اعتجار عمامہ کو سر کے گرد لپیٹنا اور کھوپڑی یعنی وسط سر کو کھلا رکھنا یہ اعتجار ہے اس پر نظر ظاہر کی موجودگی میں اس تشریح کی کیا ضرورت ہے۔

لانه كثير من الحفاة الاعراب يلقون المنديل و العمامته حول الراس مكشوفا لهمامته بغير قلنسوة۔

یہاں مکشوف الهامة ہے نہ کہ مکشوف العمامة یعنی عمامہ کو سر کے گرد عمامہ لپیٹنا اور کھوپڑی کو کھلا رکھنا یہ اعتجار ہے صحیح تعریف یہی ہے کہ ننگے سر کے گرد عمامہ لپیٹنا اور درمیان میں کھوپڑی کو ننگا رہنے دینا اگر عمامہ کے نیچے ٹوپی ہو اور وہ درمیان میں سے بغیر عمامہ کے پیچ کے کھلی رہے

تو اعتجار نہیں۔ افغانستان، سرحد، بلوچستان اور سندھ کے علماء، صلحاء اور مشائخ کی اکثریت ٹوپی پر عمامہ اس طرح باندھتے ہیں آج سے نہیں قدیم زمانہ سے ان کا طریقہ یہی ہے لازم آئے گا کہ ان سب کی نمازیں مکروہ تحریمی ہوں مارا ہ المسلمون حسنہ محفو عنہ اللہ حسنہ تھو حسر۔ البتہ دیکھا گیا ہے کہ ہندوؤں کی اکثریت پگڑی کو ننگے سر کے گرد اسی طرح لپیٹتے ہیں جس پر اعتجار کی تعریف صادق آتی ہے ممکن ہے عہد رسالت میں یہودیوں نصرانیوں مجوسیوں کا پگڑی باندھنے کا یہی طریقہ ہو جس کی وجہ سے اعتجار کو منع کیا گیا فقط و اللہ اعلم بالصواب۔

مفتی عبد الطیف

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لاہور گیٹ لاہور ۹۲۔۷۔۱۵۔[680]

ننگے سر نماز پڑھنا

(۲) مسئلہ: ننگے سر نماز پڑھنا

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

امام عبد الوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ لکھتے ہیں:

کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم یامر بستر الراس فی الصلوۃ بالعمامۃ و القلنسوۃ وینھی عن کشف الراس فی الصلوۃ۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم نماز میں عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ سر ڈھانپنے کا حکم ارشاد فرماتے تھے اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔[681]

---

680 (عمامہ سنت مصطفی ص ۱۲ تا ۱۶ مطبوعہ کراچی)

681 (کشف الغمہ ج ۱ ص ۱۰۳ مطبوعہ مصر)

غنیۃ الطالبین

غنیۃ الطالبین میں ہے:

کشف راسه بین الناس۔

ترجمہ: اور مکروہ ہے آدمی لوگوں کے درمیان ننگے سر ہو۔[682]

خلاصۃ الفتاویٰ

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاھر بن عبد الرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

ومکشوف الرأس وھو یجد العمامۃ ان کان تھاوناً بالصلوۃ مکروہ۔

ترجمہ: نماز کو خفیف جانتے ہوئے عمامہ کی موجودگی میں ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔[683]

فتاویٰ عالمگیری

ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں:

وتکرہ الصلوۃ حاسرا رأسه اذا کان یجد العمامۃ وقد فعل تکاسلا او تھاوناً بالصلوۃ

ترجمہ: نماز کی عدم اہمیت یا سستی سے عمامہ پانے کے باوجود ننگے سر نماز مکروہ ہے۔[684]

طحطاوی علی الدر المختار

علامہ سیّد احمد طحطاوی حنفی متوفی ۱۲۳۱ھ لکھتے ہیں:

ننگے سر نماز مطلقاً مکروہ ہے اس لئے کہ خشوع تو حقیقتاً دل کا خشوع ہوتا ہے ننگے سر نماز سے نماز کی تعظیم وہیبت کا ترک لازم آتا ہے۔[685]

---

682 (غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۸ مطبوعہ مصر)

683 (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۵۸ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

684 (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۶ مطبوعہ مصر)

685 (طحطاوی علی الدر المختار ج ۱ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

عمامہ شریف پر مسح کرنا

(۳) مسئلہ: صرف عمامہ شریف پر مسح کرنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام مالکص اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جائز نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک صرف عمامہ شریف پر مسح جائز ہے۔

حدثنا محمد بن بشار و محمد بن حاتم جميعا عن يحيى القطان قال بن حاتم حدثنا يحيى بن سعيد عن التيمي عن بكر بن عبدالله عن الحسن عن المغيرة ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه و آلهٖ و اصحابهٖ و سلم توضا فمسح بناصيته و على يباع و على الخفين۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضوء کیا پس اپنی پیشانی کی مقدار (سر پر) مسح کیا اور عمامہ اور موزوں پر (مسح کیا)۔[686]

جمہور کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَامۡسَحُوا بِرُءُوسِكُمۡ (المائدة ٦)

اس میں صراحتاً سر کا ذکر ہے تو اس لئے عمامہ پر صرف مسح سر کا مسح نہ ہوا۔ اور سر پر مسح کی دلیل میں کوئی شبہہ نہیں اور عمامہ شریف کے مسح میں شبہہ ہے اس لئے یقینی دلیل کو چھوڑ کر شبہہ والی دلیل کی طرف جانا درست نہیں۔

قال الخطابى فرض الله مسح الرأس و حديث مسح العمامة محتمل للتاويل فلا يترك المتيقن للمحتمل۔

ترجمہ: اللہ نے سر کا مسح فرض کیا اور **مسح على العمامه** کی حدیث میں احتمال ہے اس لئے یقینی کو احتمال سے ترک نہیں کریں گے۔[687]

---

[686] (صحيح مسلم ج ۱ ص ۲۳۱ رقم الحديث ۲۷۴ مطبوعه دار احياء التراث العربى بيروت)

[687] (معالم السنن ج ۱ ص ۱۱۱)

امام عینی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

محدث کبیر امام بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

عمامہ پر مسح کرنے میں فقہاء کا اختلاف ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ اگر کامل وضوء کر کے عمامہ پہنا ہو تو عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے جس طرح موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ جو فقہاء عمامہ پر مسح کرنے کا انکار کرتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے:

وَامۡسَحُوا بِرُءُوسِکُمۡ (المائدۃ ٦) اپنے سروں پر مسح کرو اور جو شخص عمامہ پر مسح کرے گا وہ سر پر مسح نہیں کرے گا اور اس پر اجماع ہے کہ چہرے پر کوئی کپڑا لپیٹ کر اگر اس کپڑے پر مسح کیا جائے تو تیمم میں کافی نہیں ہو گا اس کا مفاد یہ ہے کہ جس عضو پر مسح کرنا ہے اس عضو پر کپڑا رکھ کر مسح کیا جائے تو وہ کافی نہیں ہو گا اسی طرح سر پر عمامہ رکھ کر مسح کیا جائے تو وہ سر کے مسح سے کفایت نہیں کرے گا علامہ خطابی نے کہا اللہ تعالیٰ نے سر پر مسح کرنے کو فرض کیا ہے اور عمامہ پر مسح کرنے والی حدیث تاویل کی محتمل ہے تو محتمل چیز کی وجہ سے یقینی چیز کو ترک نہیں کیا جائے گا۔[688]

علامہ ابن بطال مالکی کی تحقیق

علامہ علی بن خلف بن عبد الملک ابن بطال مالکی متوفی ۴۴۹ھ لکھتے ہیں:

وممن کان لا یری المسح علیھا علی و ابن عمر و جابر۔

---

688 (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری)

ومن التابعين عروة والنخعی والشعبی والقاسم وبه قال مالک وابو حنیفة والشافعی واحتجوا بقوله تعالی {وامسحوا برؤوسکم} (النساء۴۳المائدة:٦) ومن مسح علی العمامةلم یمسح براسه۔[689]

اس مسئلہ کی اور زیادہ تفصیل دیکھنے کے لئے فقیر ناچیز کی کتاب "فقہ حنفی احادیث وآثار صحابہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔

عمامہ شریف کے بل پر سجدہ کرنا

(۴) مسئلہ: عمامہ شریف کے ول پر سجدہ کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ بعض علماء نے اس کو مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن ہمارے نزدیک مکروہ تنزیہی نہیں اس لئے کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سے یہ فعل ثابت ہے اور اس کے منع پر کوئی حدیث ہماری نظر سے نہیں گزری۔

حضور ﷺ نے عمامہ کے پیچ پر سجدہ فرمایا

امام حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن محمویه نا معمر بن سهل ثنا سعید بن عنبسة عن فائد ابی الورقاء عن عبداللہ بن ابی اوفی قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم سجد علی کور یبا ع۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے عمامہ کے پیچ پر سجدہ فرمایا۔[690]

---

[689] (شرح ابن بطال علی صحیح البخاری کتاب الوضوء باب المسح علی الخفین ج ۱ ص ۳۱۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولی ۲۰۰۳ء بتحقیق مصطفیٰ عبد القادر عطا)

[690] (طبرانی الاوسط ج۷ ص ۱۷۰ رقم الحدیث ۷۱۸۴ مطبوعہ دار الحرمین القاهرة)

حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن عبد اللہ الحضرمی ثنا احمد بن یونس ثنا کثیر بن سلیم قال رأیت انس بن مالک یسجد علی عمامۃ۔

ترجمہ: کثیر بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عمامہ (کے ول) پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔[691]

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا عبد الرزاق قال اخبرنا عبد اللہ بن محرر قال اخبرنی یزید انہ سمع اباھریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم یسجد علی کور عمامۃ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عمامہ کے پیچ پر سجدہ فرماتے تھے۔[692]

امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابو یعلی الحسین بن محمد الزبیری حدثنا ابو الحسن عبد اللہ ابن موسی الحافظ الصوفی البغدادی حدثنا لاحق بن الھیثم حدثنا الحسن بن عیسی الدمشقی حدثنا محمد بن فیروز المصری حدثنا بقیۃ بن الولید حدثنا ابراھیم بن ادھم عن ابیہ ادھم بن منصور العجلی عن سعید بن جبیر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یسجد علی کور العمامۃ۔

---

691 (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۲۴۴ رقم الحدیث ۶۸۸ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

692 (مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۴۰۰ رقم الحدیث ۱۵۶۴ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے۔[693]

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

قال الحسن کان القوم یسجدون علی العمامۃ والقلنسوۃ ومداہ فی کمہ۔

ترجمہ: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ قوم (یعنی صحابہ کرام ث) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔[694]

امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عبدالرزاق عن معمر عن قتادۃ عن الحسن قال لا باس بالسجود علی کور علی بیاع۔

ترجمہ: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمامہ کے پیچ پر سجدہ میں حرج نہیں۔[695]

یہی امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عبدالرزاق عن ھشام بن حسان عن الحسن قال ادرکنا القوم وھم یسجدون علی العمائمھم ویسجد احدھم ویدیہ فی قمیصہ۔

ترجمہ: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعین کرام رحمہم اللہ) عمامہ پر سجدہ کرتے تھے اور ہاتھ قمیص میں ہوتے اور سجدہ کرتے تھے۔[696]

---

693 (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ترجمۃ ابراھیم بن ادھم ج۸ ص ۵۸ برقم ۱۱۳۸۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت الطبعۃ الاولی ۱۹۹۷ء بتحقیق مصطفی عبد القادر عطا)

694 (صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

695 (مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۳۹۹ رقم الحدیث ۱۵۶۳ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

696 (مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۴۰۰ رقم الحدیث ۱۵۶۶ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

نیز امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

عبدالرزاق عن الثوری عن الاعمش عن ابی الصحی ان شریحا کان یسجد علی برنسہ۔

وعبدالرحمن بن یزید کان یسجد علی عمامۃ۔

ترجمہ: ابی صحی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام شریح رحمۃ اللہ علیہ ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔

امام عبد الرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ عمامہ پر سجدہ کرتے تھے۔[697]

امام ابو الحسن علی بن ابی بکر غینانی متوفی ۵۹۳ھ لکھتے ہیں:

فان سجد علی کور عمامۃ او فاضل ثوبہ جاز لان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یسجد علی کور عمامۃ۔

ترجمہ: عمامہ کے پیچ یا کپڑے پر سجدہ جائز ہے حضور ﷺ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے۔[698]

علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں:

ولو سجد علی کور عمامۃ ووجد صلابۃ الارض جاز عندنا وقال الشافعی لایجوز والصحیح قولنا لما روی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کان یسجد علی کور عمامۃ۔

---

[697] (مصنف عبدالرزاق ج ۱ ص ۴۰۰ رقم الحدیث ۱۵۶۷ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

[698] (ہدایہ ج ۱ ص ۱۰۰)

ترجمہ: اور اگر عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اور زمین کی سختی محسوس کی جائز ہے احناف کے نزدیک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جائز نہیں ہے ہماری دلیل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عمامہ کے پیچ پر سجدہ فرماتے تھے۔[699]

اور زمین کی گرمی کے وجہ سے اس پر سجدہ کرنا جائز ہے اور بعض علماء نے اس کو مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن زمین کی گرمی کے وجہ سے اس پر سجدہ کرنے پر ان کے نزدیک بھی مکروہ تنزیہی نہیں۔

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاھر بن عبد الرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

ولو سجد علی ذیلہ او کمہ او کور عمامۃ یتقی بذالک حر الارض او بردھا یجوز عندنا۔

ترجمہ: دامن، آستین یا عمامہ کے پیچ پر سجدہ زمین کی گرمی یا سردی کی وجہ سے ہمارے نزدیک جائز ہے۔[700]

عمامہ شریف کے کھولنے کا طریقہ

(۵) مسئلہ: عمامہ شریف کے کھولنے کا طریقہ

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں:

ومنھم من قال اراد ان یجدد للف لعمامۃ لاینبغی ان یرفعھا من راسہ دفعۃ واحدۃ لکن ھکذا بعمامۃ ابن عوف وذلک بمنزلۃ النشر عن الطی فیکون اولی من النشر والالقاء علی الارض دفعۃ واحدۃ واللہ اعلم بالصواب۔[701]

[699] (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۱۰ مطبوعہ مصر)
[700] (خلاصۃ الفتاوی ج ۱ ص ۸۹ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)
[701] (شرح السیر الکبیر باب العمائم فی الحرب ج ۱ ص ۷۶ مطبوعہ بمطبعۃ دائرۃ المعارف النظامیۃ بحیدر آباد دکن ھند)

امام فخر الدین عثمان بن علی متوفی ۷۴۳ھ تبیین الحقائق میں اور علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ البحر الرائق میں لکھتے ہیں:

ومن اراد ان یحدد اللف للعمامة ینبغی له ان ینقضها کورا فکورا فان ذلک احسن من رفعها علی الراس و القائها فی الارض دفعة واحدۃ۔[702]

امام برہان الدین متوفی ۶۱۶ھ لکھتے ہیں:

وان ومن اراد ان یجدد اللف بعمامة ینبغی ان ینقضها کوراً کوراً وان ذلک احسن من رفعها عن راسه والقائها فی الارض دفعة واحدۃ۔

ترجمہ: جو عمامہ دوبارہ باندھنا چاہے تو ایک ایک پیچ کھول کر باندھے یہ احسن ہے نہ کہ سر سے اٹھا کر پھینک دے۔[703]

ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں:

واذا اراد ان یجدد لف العمامة نقضها کما لفها ولا یلقیها علی الارض دفعة واحدۃ کذا فی خذانة المفتین۔[704]

نماز میں اگر عمامہ شریف پیشانی پر آجائے یا گر جائے تو کیا کریں؟

(۶) مسئلہ: نماز میں اگر عمامہ شریف پیشانی پر آجائے یا گر جائے تو کیا کریں؟

---

702 (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مسائل شتیٰ ج ۶ ص ۲۲۸۔ ۲۲۹ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)، (البحر الرائق ج ۸ ص ۴۸۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

703 (المحیط البرھانی کتاب الاستحسان و الکراھیة الفصل العاشر فی اللبس مایکرہ من ذلک وما لا یکرہ ج ۶ جز ۱۱ ص ۴۷ مطبوعہ مطبوعہ المکتبة الغفاریة کانسی روڑ کوئٹہ)

704 (فتاوی عالمگیری کتاب الکراھیة باب اللبس مایکرہ من ذلک الباب التاسع فی اللبس مایکرہ من ذلک وما لا یکرہ ج ۵ ص ۴۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

نماز کے دوران اگر عمامہ شریف پیشانی پر آجائے اور سجدہ کرنے میں دشواری ہو تو ایک ہاتھ سے عمامہ شریف کو اوپر کریں اور یہ بلا کراہت جائز ہے۔

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا محمد بن معاویۃ النیسابوری اخبرنا ابن لھیعۃ عن بکر بن سوادۃ عن صالح بن خیوان ان النبی اکان اذا سجد رفع العمامۃ عن جبھۃ۔

ترجمہ: حضرت صالح بن غیون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے عمامے کو اپنی پیشانی سے اٹھادیتے تھے۔[705]

حضور ﷺ سجدہ فرماتے تو پیشانی سے عمامہ اٹھاتے

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روایت کرتے ہیں:

کان اذا سجد رفع العمامۃ عن جبھۃ۔

ترجمہ: حضور ﷺ سجدہ فرماتے تو پیشانی سے عمامہ اٹھاتے۔[706]

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاھر بن عبد الرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

ولو لم یمکنہ العمامۃ من ان یسجد فرفعھا بید واحد او سوی العمامۃ بید واحد لا یکرہ۔

ترجمہ: اگر عمامہ میں سجدہ ممکن نہ ہو تو ایک ہاتھ سے عمامہ اٹھائے یا برابر ٹھیک کر دے۔[707]

اور اگر عمامہ شریف نماز کے دوران گر جائے تو اس کو ایک ہاتھ سے اٹھائے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

---

705 (طبقات الکبری ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۵ مطبوعہ دار صادر بیروت)

706 (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف الکاف ج ۲ ص ۲۱۷ رقم الحدیث ۶۷۱۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۳۷ رقم الحدیث ۹۰۹۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

707 (خلاصۃ الفتاوی مع مجموعۃ الفتاوی ج ۱ ص ۵۷ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاھر بن عبد الرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

ولو رفع العمامة من الراس ووضعها على الارض او رفعها من الارض ووضعها على الراس لاتفسد الصلوة۔

ترجمہ: اگر عمامہ سر سے اٹھایا اور زمین پر رکھا یا زمین سے اٹھایا اور سر پر رکھا نماز فاسد نہ ہو گی۔[708]

رومال باندھنے سے عمامہ کی سنت ادا نہیں ہوتی

(۷) مسئلہ: رومال باندھنے سے عمامہ کی سنت ادا نہیں ہوتی

مفتی اعظم پاکستان وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

مفتی اعظم پاکستان وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

الاستفتاء: عام ائمہ کرام بوقت جماعت گز سوا گز بھر کا رومال کبھی ٹوپی پر اور کبھی بغیر ٹوپی کے باندھ لیتے ہیں۔ کیا مذکورہ صورت میں سنت عمامہ پوری ہو جاتی ہے؟

الجواب: رومال باندھنے سے عمامہ کی سنت پوری نہ ہو گی اور نہ ہی عمامہ کا ثواب ملے گا۔[709]

میت کو کفن میں عمامہ شریف دینے کا حکم

(۸) مسئلہ: میت کو کفن میں عمامہ شریف دینے کا حکم

میت کو کفن میں عمامہ شریف دینا مستحب ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کفن میں عمامہ

---

708 (خلاصۃ الفتاوی مع مجموعۃ الفتاوی ج ۱ ص ۱۳۰ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

709 (وقار الفتاویٰ ص ۲۴۹ ناشر بزم وقار الدین کراچی)

محدث کبیر امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں:

حدثنا سلیمان بن احمد ثنا ابو الزنباع روح بن الفرج ثنا یحیی بن بکیر قال ولی غسلہ یعنی عمر ابنہ عبداللہ بن عمر و کفنہ فی خمسۃ اثواب و صلی علیہ صہیب و دفن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غسل دیا اور پانچ کپڑوں میں کفن دیا حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی اور آپ ﷺ کے قریب دفن کیا۔[710]

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

امام ابی الفرج عبد الرحمن بن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

مسالۃ یکرہ ان یکفن المیت فی قمیص و عمامۃ و قال ابو حنیفۃ یستحب ذلک۔

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مستحب ہے میت کو قمیص اور عمامہ میں کفن دے۔[711]

امام مسعود کاسانی حنفی کا فتویٰ

علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں:

واستحسنہ بعض مشائخنا ابن عمر انہ کان یعمم المیت ویجعل ذنب العمامۃ علی وجہہ بخلاف حال الحیاۃ فانہ یرسل ذنب العمامۃ من قبل القفاء لان ذلک لمعنی الزینۃ وقد انقطع ذلک بالموت۔

---

710 (معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم الاصبہانی ج ۱ ص ۶۷ برقم ۱۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

711 (التحقیق فی احادیث الخلاف ج ۲ ص ۱۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: اور ہمارے بعض مشائخ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی رو سے اسے مستحسن قرار دیا ہے کہ وہ میت کو عمامہ پہناتے اور عمامے کا شملہ اس کے چہرے پر رکھ دیتے بخلاف حالت حیات کے کہ وہ عمامے کا شملہ گدی کی جانب لٹکا دیتے تھے کیونکہ زندگی میں یہ طریقہ حصول زینت کے لئے تھا اور موت کے ساتھ مقصد زینت ختم ہو گیا۔[712]

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف العبدری مالکی متوفی ۷۸۹ھ لکھتے ہیں:

قال مالک من شان المیت عندنا ان یعمم۔

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک میت کے لئے پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ اسے عمامہ پہنایا جائے۔[713]

محمد بن ابی بکر الدمشقی الشہیر بابن قیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ لکھتے ہیں:

وحملہ مالک علی انہ لیس بمعدود من الکفن بل یحتمل ان یکون الثلاثۃ الاثواب زیادۃ علی القمیص و العمامۃ۔

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کفن میں کپڑے محدود نہیں بلکہ احتمال یہ ہے کہ تین کپڑے قمیص اور عمامہ کے علاوہ ہوں۔[714]

عمامہ شریف کی سنیت کا انکار اور توہین کرنا کفر ہے

(۹) مسئلہ: عمامہ شریف کی سنیت کا انکار اور توہین کرنا کفر ہے۔

---

712 (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۳۲۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

713 (التاج و الاکلیل شرح مختصر خلیل ج ۲ ص ۲۲۵ مطبوعہ مکتبہ النجاح لیبیا)

714 (حاشیۃ ابن القیم ج ۸ ص ۲۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

وجیز کردری پھر نہر الفائق پھر رد المحتار میں ہے:

لو لم السنۃ حقا کفر لانہ استخفاف۔

ترجمہ: اگر کوئی شخص سنت کو حق و سچ نہیں جانتا تو اس نے کفر کیا کیونکہ یہ اس کا استخفاف ہے۔[715]

مرقات میں ہے:

من ترک السنۃ استخففاً فابہ او لقلۃ مبالاۃ یکفر بالاجماع۔

ترجمہ: جس نے سنت کو استخففا اور قلۃ مبالاۃ کی وجہ سے ترک کیا تو وہ اجماعاً کافر ہو جاتا ہے۔ (مرقات)

الشیخ الاجل والامام الاکمل طاھر بن عبد الرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

لو قال لاٰخر اقلم الاظفار فانہ سنۃ النبی علیہ الصلوۃ والسلام فقال الرجل لا افعل ذالک وان کان سنۃ یکفر۔

ترجمہ: اگر کسی شخص کو کہا گیا کہ ناخن کاٹ لو کیونکہ یہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنت ہے تو وہ آدمی کہے کہ میں ناخن نہیں کاٹتا اگرچہ سنت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہو تو کافر ہو جاتا ہے۔ (کیونکہ اس نے استخفاف سنت کیا)۔[716]

نیز الشیخ الاجل والامام الاکمل طاھر بن عبد الرشید البخاری متوفی ۵۴۲ھ لکھتے ہیں:

وفی مجموع النوازل رجل قال چہ بکار آید سبلت پست یکفر لانہ استخف بالسنۃ۔

---

715 (فتاویٰ البزازیۃ مع الفتاوی الھندیۃ نوع فی السنن من کتاب الصلوۃ ج ۴ ص ۲۸ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور)، (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۶ ص ۲۰۹۔۲۱۰ مطبوعہ رضا فاونڈیشن لاھور)

716 (خلاصۃ الفتاوی مع مجموعۃ الفتاوی ج ۱ ص ۳۸۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ترجمہ: فتاویٰ النوازل میں ہے کہ اگر ایک آدمی نے کہا کہ مونچھیں کتروانے کی کیا ضرورت ہے؟ تو کافر ہو جاتا ہے۔(کیونکہ اس نے استخفاف سنت کیا)[717]

احرام کی حالت میں عمامہ شریف پہننا جائز نہیں

(۱۰)مسئلہ: احرام کے حالت میں عمامہ شریف پہنا جائز نہیں

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنهما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم وعن الزهری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم ان رجلاً ساله ما یلبس المحرم؟ فقال لا یلبس القمیص ولا العمامة ولا السراویل ولا البرنس ولا ثوباً مسه الورس او الزعفران فان لم یجد النعلین فلیلبس الخفین ولیقطعهما حتی یکونا تحت الکعبین۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضور ﷺ سے سوال کیا محرم کیا پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ قمیص نہ پہنے اور عمامہ نہ پہنے اور شلوار نہ پہنے اور نہ ٹوپی پہنے اور نہ ایسا

717 (خلاصۃ الفتاوی مع مجموعۃ الفتاوی ج ۱ ص ۳۸۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

کپڑا پہنے جس کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو پس اگر اس کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور ان کو کاٹ لے حتیٰ کہ وہ ٹخنوں کے نیچے ہو جائیں۔[718]

عورتوں کو عمامہ باندھنا جائز ہے

(۱۱) مسئلہ: عورتوں کو عمامہ باندھنا جائز ہے۔

امام ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا زهير بن حرب اخبرنا عبد الرحمن و اخبرنا مسدد اخبرنا يحيى عن سفيان عن حبيب ابن ابی ثابت عن وهب مولى ابى احمد عن ام سلمة ان النبی صلى الله تعالىٰ عليه و آلهٖ و اصحابهٖ وسلم دخل عليها وهی تختمر فقال لية لا ليتين قال ابو داؤد و معنى قوله لية لا ليتين يقول لا تعتم مثل الرجل لا تكرره طاقاً او طاقين۔

ترجمہ: حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ان کے پاس تشریف لائے اور وہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں فرمایا کہ ایک ہی پیچ رکھو دو پیچ نہ بناؤ۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لیۃ لا لیتین فرمانے سے مراد یہ ہے کہ ایسے نہ لپیٹیں جیسے مرد عمامہ لپیٹتے ہیں یعنی لپیٹنے میں مزید تکرار نہ کی جائے۔[719]

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

---

718 (بخاری شریف ج ۱ ص ۲۰۹، ج ۲ ص ۸۶۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۳۴ رقم الحدیث ۱۱۷۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (مسند احمد ج ۲ ص ۶۳ رقم الحدیث ۵۳۰۸ مطبوعہ موسسة قرطبة مصر)

719 (سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب کیف الاختمار ج ۴ ص ۶۴ رقم الحدیث ۴۱۱۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند ابویعلی ج ۱۲ ص ۴۰۶ رقم الحدیث ۶۹۷۱ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)

يشبه ان يكون انما كره لها ان تلوى الخمار على راسها ليتين لئلا تكون اذا تعصيت بخمارها صارت كالمتعمم من الرجال يلوى اطراف العمامة على راسه۔[720]

غیر مقلدوں کا امام ابن تیمیہ کہتے ہیں:

هذه العمائم التى تلبسها النساء حرام بلاريب ففى الصحيح عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم صنفان من اهل النار من امتى لم ارهما بعد نساء كاسيات عاريات مائلات مميلات على رؤوسهن مثل اسنمه البخت لايدخلن الجنة ولا يجدن ريحها ورجال معهم سياط مثل اذناب البقر يضربون بها عباد الله وايضا فقد صح عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم انه قال لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال والمتشبهين من الرجال بالنساء وفى لفظ لعن الله المتخثين من الرجال والمترجلات من النساء وفى سنن ابو داؤد انه صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم راى ام سلمة تعتصب فقال يا ام سلمة لية لا ليتان و كان من لباس الرجال مثل العمامة والخف والقباء الذى للرجال والثياب التى تبدى مقاطع خلقها والثوب الرقيق الذى لا يستر البشرة وغير ذلک فان المراة تنهى عنه وعلى وليها كابيها وزوجها ان ينهاها عن ذلک والله اعلم۔[721]

حضور ﷺ نے مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں پر لعنت کی ہے

امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ لکھتے ہیں:

عن ابن عباس قال لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وآلهٖ واصحابهٖ وسلم المتشبهات بالرجال من النساء والمتشبهين بالنساء من الرجال۔

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح۔

---

720 (معالم السنن ج۴ ص ۳۶۳)

721 (مجموع الفتاویٰ ج ۲۲ ص ۸۲۔۸۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں اور عورتوں کے مشابہ بننے والے مردوں پر لعنت کی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔[722]

عمامہ کھڑے ہو کر باندھنا چاہیئے

(۱۲) مسئلہ: عمامہ کھڑے ہو کر باندھنا چاہیئے

امام عبداللہ محمد بن محمد المعروف بابن الحاج متوفی ۷۳۷ھ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

فعلیک ان تتسرول قاعداً وتتعمم قائماً۔

ترجمہ: پس چاہیئے کہ آپ شلوار بیٹھ کر اور عمامہ کھڑے ہو کر باندھے۔[723]

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی متوفی ۹۴۲ھ شیخ برہان الدین الباجی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

قال فی کتابہ قلائد العقیان فیما یورث الفقر والنسیان مانصہ ان التعمم قاعداً والتسرول قائماً یورثان الفقر والنسیان۔

ترجمہ: کہ قلائد العقیان میں ہے فقر اور نسیان کی وجہ بیٹھ کر عمامہ باندھنا اور کھڑے ہو کر شلوار پہننا ہے۔[724]

قال صاحب المدخل وعلیک ان تتسرول قاعداً وتتعمم قائماً۔

---

722 (سنن الترمذی ج ۵ ص ۱۰۵ رقم الحدیث ۲۷۸۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۱۷ مطبوعہ دارالجیل بیروت)

723 (المدخل لابن الحاج ج ۱ ص ۱۴۳)

724 (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۷ ص ۲۸۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: صاحب مدخل نے فرمایا کہ تو بیٹھ کر شلوار پہننے اور کھڑے ہو کر عمامہ شریف باندھنے کو لازم کر لے۔[725]

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ روایت کرتے ہیں:

ودستار را نشستہ نہ بندد وازار را استادہ نپوشد چنانچہ در خبر ست۔

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم من تعمم قاعداً او تسرول قائماً ابتلاہ اللہ تعالیٰ ببلاء لا دواء لہ۔

عمامہ بیٹھ کر نہ باندھے اور ازار کھڑے ہو کر نہ پہنے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا یا کھڑے ہو کر سراویل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی مصیبت میں مبتلاء فرمائے گا جس کی کوئی دواء نہیں۔[726]

لیکن یہ کوئی واجب نہیں اور نہ کوئی گناہ کی بات ہے بلکہ ایک مستحب ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی اس مبارک سنت (یعنی عمامہ شریف پہننے) کو اپنائے اور جب بھی عمامہ شریف باندھے تو کھڑے ہو کر باندھے اور جب شلوار پہنے تو بیٹھ کر پہنے۔

ضمیمہ

امام صالحی امام طبرانی اور ضیاء مقدسی سے نقل کرتے ہیں:

---

[725] (مرقاۃ ج۸ ص ۲۵۰)

[726] (کشف الالتباس فی استحباب اللباس فارسی اردو ص ۱۶ مطبوعہ دار احیاء العلوم کراچی)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف روانہ فرمایا تو ان کے سر پر سیاہ عمامہ باندھا اور اس کا شملہ پیچھے لٹکایا۔[727]

امام حافظ ابو عمار مروزی رحمۃ اللہ علیہ کا سبز عمامہ

صحاح ستہ کے راوی امام حافظ حجہ ابو عمار الخزاعی مروزی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں امام یوسف بن زکی عبدالرحمن مزیؒ متوفی ۷۴۲ھ لکھتے ہیں:

وقال ابو بکر بن خزیمۃ رایت ابا حمار الحسین بن حریث المروزی فی المنام بعد وفاتہ کانہ علی منبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم وکان علیہ ثیابا بیضا وفی راسہ عمامۃ خضراء۔

ترجمہ: امام الائمہ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں امام ابو عمار حسین بن حریث مروزی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد سفید کپڑوں میں اور سر پر سبز عمامہ باندھے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ کی منبر انور پر دیکھا۔[728]

نیز اسی طرح اس کو امام احمد بن علی ابو بکر الخطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ نے "تاریخ بغداد ج ۸ ص ۳۶ برقم ۴۰۸۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت" میں امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی متوفی ۷۴۸ھ نے "سیر اعلام النبلاء ج ۱۱ ص ۴۰۱ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۴ء بتحقیق شعیب الارنؤوط" میں نقل کیا ہے۔

غیر مقلدوں کے امام محمد ناصر الدین البانی اپنی "سلسلۃ الصحیحۃ" میں پھر اس کے شارح ابو میمون محمد محفوظ اعوان وہابی لکھتا ہے:

---

727 (سبل الھدی ج ۷ ص ۲۷۹)

728 (تھذیب الکمالج ص ۶ ص ۳۶۱ برقم ۱۳۰۳ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۰ء بتحقیق بشار عواد معروف)

آپ کو سبز رنگ پسند تھا

(۲۰۰۸)عن انس قال کان احب الالوان الی رسول اللہ ﷺ الخضرۃ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو سبز رنگ بہت زیادہ پسند تھا۔[729]

شرح: سیدنا ابورمثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے باپ کے ساتھ چلا اور نبی کریم ﷺ کے پاس گیا میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے دو سبز رنگ کی چادریں زیب تن کی ہوئی تھیں۔[730]

یہ رنگ آنکھوں کے لیے بہت مفید ہوتا ہے اور دیکھنے والوں کو بھی بڑا خوبصورت لگتا ہے۔ جنتی لوگوں کا لباس بھی سبز ہوگا۔[731]

دیوبندیوں کے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سبز عمامہ

دیوبندیوں کے مستند رائٹر جانباز مرزا اپنی کتاب "حیات امیر شریعت" میں لکھتے ہیں:

لباس: اوائل جوانی میں جب آپ بہار سے پنجاب آئے تو تنگ موری کی بہاری طرز کی شرعی شلوار گھٹنوں تک گول آستین کا لمبا کرتہ سبز رنگ کی پگڑی اور پاؤں میں سرخ بہاری قسم کی جوتی پہن رکھی تھی۔[732]

مستند دیوبندی عالم سخی داد خوستی کا فتویٰ سبز عمامہ پہننا مستحب ہے

---

729 (الصحیحۃ: ۲۰۵۴، تخریج اخرجہ البزار فی مسندہ ص ۱۷۱۔ زوائدہ والبیھقی فی الشعب ۱/۲۲۴۸/۲، والبزار والطبرانی فی الاوسط)

730 (ابوداؤد: ۴۰۶۵، ترمذی: ۲۸۱۲، نسائی: ۱۵۷۲)

731 (سلسلۃ احادیث صحیحہ (اردو) کتاب اللباس والزینۃ واللھو والصور ج۳ ص ۴۰۵ مطبوعہ انصار السنہ پبلیکیشنز لاھور)

732 (حیات امیر شریعت ص ۴۶۹ مطبوعہ مکتبہ احرار لاھور اشاعت مئی ۲۰۰۶ء)

پشتو زبان میں لکھی ہوئی جامعہ فاروقیہ کے فاضل سخی داد خوستی دیوبندی کی یہ کتاب "دپٹکی شرعی احکام مکمل و مدلل بیان" دیوبندی مذہب کی مستند کتاب ہے اس کتاب پر دیوبندیوں کے شیخ الحدیث سلیم اللہ خان کی تقریظ ہے ان کے علاوہ دیوبندیوں کے مفتی اعظم مفتی نظام الدین شامزئی اور قاضی حمید اللہ مہتمم انوار العلوم و مظاھر العلوم گوجرانوالہ کی تقاریظ بھی موجود ہیں۔ ان تینوں نے اس کتاب کی بڑی تعریف فرمائی ہیں۔

فاضل جامعہ فاروقیہ سخی داد خوستی دیوبندی لکھتے ہیں:

(صفحہ ۴۸۔۴۹ پر دیوبندی عالم عبد الصمد صارم ترجمان الاسلام لاہور ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ کے حوالے سے جواز نقل کیا ہے کہ سبز عمامے کا حکم باقی عماموں کے مثل ہیں) اور ص ۵۳ پر لکھتے ہیں:

دپٹکی توراور سپین او شین رنگ خو مستحب دے۔

ترجمہ: یعنی عمامے شریف کا سیاہ، سفید اور سبز رنگ تو مستحب ہے۔[733]

سبز عمامہ کا جواز اور دیوبندی کذاب

مناظر اہل سنت محمد کاشف اقبال مدنی مدظلہ العالی اپنے مضمون "سبز عمامہ کا جواز اور دیوبندی کذاب" مجلہ سہ ماہی کلمہ حق میں لکھتے ہیں:

---

733 (دپٹکی شرعی احکام مکمل و مدلل بیان ص ۵۳ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ننگرھار پلازہ منزل بالمقابل بزازی مسجد جلال آباد افغانستان)

حضور اکرم ﷺ کے سبز عمامہ باندھنے پر دیوبندی اکابر سے تائید

دیوبندی محقق وشارح ترمذی محمد سعید پالن پوری کے افادات پر مرتب کتاب تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی میں مرقوم ہے کہ:

پگڑی کسی بھی رنگ کی باندھنا جائز ہے نبی ﷺ نے سیاہ پگڑی بھی باندھی ہے ہری (سبز) بھی اور سفید بھی، پس لال پگڑی تو مناسب نہیں باقی جس رنگ کی چاہے باندھ سکتا ہے۔[734]

دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام جسٹس مفتی تقی عثمانی صاحب رقم طراز ہیں کہ حضور اقدس ﷺ سے سفید عمامہ پہننا بھی ثابت ہے اور سیاہ عمامہ پہننا بھی ثابت ہے اور بعض روایات میں سبز عمامہ پہننا بھی ثابت ہے۔[735]

اصلاحی خطبات کے جدید ایڈیشن میں سبز عمامہ کے اثبات کی عبارت کو دیوبندیوں نے نکال کر تحریف وبددیانتی کا ثبوت دیا ہے۔

ہوشیار اے سنی مسلمان ہوشیار

دیوبندی مبلغ طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

آپ (ﷺ) کا رنگ سفید تھا جس میں سرخی ملی ہوئی تھی پگڑی کون سی باندھتے تھے؟ سفید، سیاہ اور سبز تینوں پگڑیاں باندھتے تھے۔[736]

سبز عمامہ کے مخالفین کے اکابرین سے سبز کا ثبوت

---

734 (تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی ج۵ ص ۷۰ طبع کراچی)
735 (اصلاحی خطبات ج۵ ص ۳۰۷ طبع کراچی)
736 (خطبات جمیل ج۲ ص ۱۰۳ طبع گوجرانوالہ)

دیوبندی اکابر کے پیر و مرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی نے حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کے حصول کا طریقہ یوں بیان کیا ہے کہ:

عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کرکے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کرکے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی داہنے اور الصلوۃ والسلام علیک یانبی اللہ کی بائیں اور الصلوۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہوسکے درود شریف پڑھے... انشاءاللہ مقصد حاصل ہوگا۔[737]

مدرسہ دیوبند میں سبز عمامہ سے دستار بندی

دیوبندی ترجمان ماہنامہ الرشید کے دارالعلوم نمبر میں مرقوم ہے کہ ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء سے انتظامیہ نے دستار بندی اور عطائے سند کا سلسلہ شروع کردیا دارالعلوم کے سرپرست اعلیٰ فارغ التحصیل طلبہ کے سرپر اپنے ہاتھ سے سبز دستار باندھتے اور سند عطا فرماتے۔[738]

انور شاہ کشمیری کا سبز عمامہ

دیوبندیوں کے محدث العصر انور شاہ کشمیری کے متعلق ان کی سوانح میں مرقوم ہے کہ اس حسین اور پرکشش جسم پر جب موسم سرما آتا سبز عمامہ زیب سر اور سبز قبا زیب بدن کرتے تو ایک فرشتہ انسانوں کی اس دنیا میں چلتا پھرتا نظر آتا۔[739]

---

737 (ضیاءالقلوب مشمولہ کلیات امدادیہ ص ۱۶ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

738 (ماھنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص ۱۵۵)

739 (حیات کشمیری نقش دوام ص ۷۵)

مہتمم مدرسہ دیوبند کا سبز عمامہ باندھنا

دیوبندی ابن الحسن عباسی رقم طراز ہیں کہ:

میں اٹھنے ہی والا تھا کہ ایک سبز رنگ کا پٹکا باندھے آئے اور اسلام کر کے بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا آپ کی تعریف؟ بولے کہ میں مہتمم ہوں اور تین بڑے بڑے رجسٹر میرے سامنے رکھ دیئے اور بتلایا کہ یہ سال بھر کے آمد و صرف کا حساب۔[740]

یہ عبارت تاریخ دارالعلوم دیوبند از مولوی محبوب اور ماہنامہ الرشید دار العلوم دیوبند نمبر میں بھی موجود ہے صرف فرق یہ ہے کہ ان میں ابتداء کی جملہ سبز پٹکا کی جگہ یوں ہے ایک صاحب سبزہ رنگ آئے۔[741]

خلیل احمد انبیٹھوی کا سبز عمامہ باندھنا

دیوبندی محدث خلیل احمد انبیٹھوی کے متعلق دیوبندی محقق و مؤرخ عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ:

عمامہ حضرت متوسط طول کا باندھتے تھے مگر نہایت خوبصورت شملہ دو سوا دو بالشت پیچھے چھوڑتے اور اکثر مشروع بھاگلپوری کا سبز یا کاہی ہوتا تھا ہمیشہ آپ کھڑے ہو کر عمامہ باندھتے۔[742]

حسین احمد مدنی کی سبز عمامہ سے دستار بندی

دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام حسین احمد مدنی خود اپنے متعلق لکھتے ہیں کہ:

---

740 (دینی مدارس ص ۸۵)

741 (تاریخ دار العلوم دیوبند ج ۱ ص ۱۸۰ ماھنامہ الرشید دار العلوم دیوبند نمبر ۱۹۵)

742 (تذکرۃ الخلیل ص ۳۶۲ طبع کراچی)

مجھ کو ایک عمامہ سبز حسب اصول مدرسہ (دیوبند) از دست حضرت شیخ الہند بندھوایا گیا۔[743]
دیوبندی سوانح نگار فرید الوحیدی اپنے دیوبندی شیخ الاسلام حسین احمد مدنی کے حلیہ میں رقم طراز ہیں کہ سر پر سبز رنگ کا عربی انداز کا اونی رومال جسم پر کتھئی رنگ کا عربی مصلح (عباء)۔[744]

عبد الستار تونسوی کی سبز عمامہ سے دستار بندی

مولانا محمد حسین صاحب نے مناظر اعظم تنظیم اہل سنت علامہ (عبد الستار) تونسوی کے سر پر سبز رنگ کی دستار بندھوائی۔[745]

سلیم اللہ خان دیوبندی

شیخ الحدیث سلیم اللہ خان لکھتے ہیں کہ:
رسول اللہ ﷺ کو سبز رنگ سب سے زیادہ پسند تھا لہٰذا سبز رنگ کی پگڑی کو دوسرے رنگوں پر ترجیح دیئے بغیر اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو جائز ہے۔[746]

دعا

---

[743] (نقش حیات ج ۱ ص ۱۴۷ طبع کراچی)
[744] (شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی ایک تاریخی و سوانحی مطالعہ ص ۷۹۵)
[745] (بے نظیر و لاجواب مناظرہ ص ۲۲۰)
[746] (کشف الباری ج ۱ ص ۱۷۳ کتاب اللباس) (کلمہ حق شمارہ ۲ ص ۳۴۔۳۵ و شمارہ ۴ ص ۸۴)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ یا اللہ! ہم تمام مسلمانوں کو مسلک اہل سنت و جماعت کے دامن سے وابستہ فرما۔ اور عقیدہ اہل سنت و جماعت پر ہی ہماری حیات و وفات ہو۔ اور ہر قسم کے فتنوں سے ہمیں محفوظ فرما۔

بحرمۃ الانبیاء العظام و الاولیاء الکرام اٰمین یا رب العالمین و صلی اللہ تعالٰی علی سیدنا و محبوبنا و نبینا محمد و علی الہ و اصحابہ و ازواجہ و اتباعہ الی یوم الدین۔

و اللہ تعالٰی و رسولہ الاعلی اعلم بالصواب

سعید اللہ خان قادری

2010/3/13

آستانہ عالیہ قادریہ غوثیہ پہاڑ گنج نارتھ ناظم آباد کراچی